کا شرعی حکم قرآن وسنت، مفتیان عظام اور علماء کرام کے بیانات کی روشنی میں

مرتبہ : ابراہیم یوسف باوا تبلیغی

ناشر

ادارہ اشاعت الاسلام

IDARA ISHA'AT AL-ISLAM
15 Stratton Road, Gloucester GL1 4HD, **ENGLAND.**
Phone : 0452-306623.
P.O.Box : 36 Manchester M16 7AN, U.K.





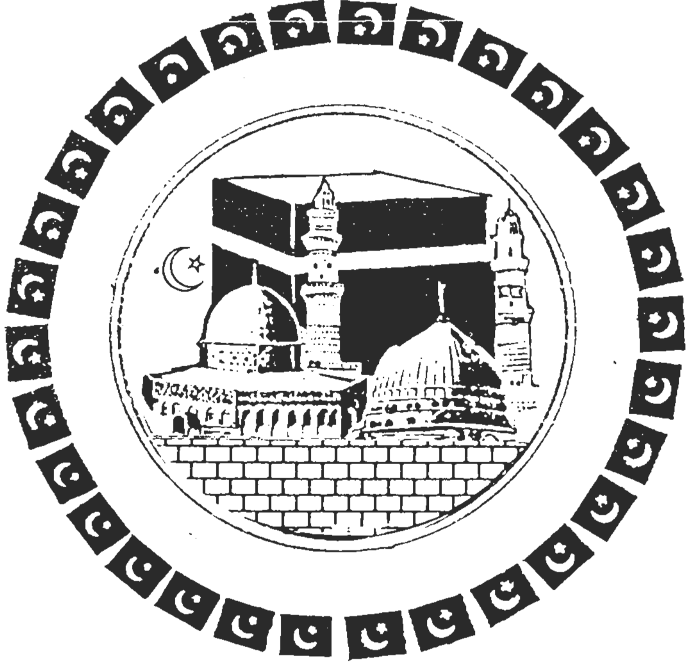


ID
15 Strat
P.O.Bo

مستورات کی تبلیغی جماعت

شریعت مطہرہ کی روشنی میں ناجائز۔غیر مقصود
مَردُود۔ممنوع۔بدعتِ قبیحہ۔ فتنئہ عظیم اور حرام ہے۔

﴿ حصہ اول ﴾



مرتبہ: ابراھیم یوسف باوا تبلیغی

IDARA ISHA'AT AL-ISLAM
15 Stratton Road, Gloucester GL1-4HD. England/UK.
[Phone/Fax: 01452-306623]
Old Trafford P.O.Box No.36, Manchester M16-7AN, England/UK.
[Phone/Fax: 0161-232 9851]

مستورات کی تبلیغی جماعت جائز نہیں

حصہ ۱

ناشر : ادارہ اشاعت الاسلام ...... برطانیہ

IDARA ISHA'AT AL-ISLAM,

15 Stratton Road, Gloucester GL1-4HD, England/UK.

{Tel/Fax: 01452-306626; 0161-232 9851....Email: idarauk@hotmail.com}

سنت کو پکڑو......بدعت کو چھوڑو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت ﷺ نے فرمایا(مفہوم و خلاصہ)......

﴿۱﴾ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جبتک تم انھیں پکڑے رہو گے، ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔اول کتاب اللہ اور دوم سنت رسول (مؤطا مظاہر حق ج ٤ ص ٢)

ف: مطلب یہ ہے کہ جبتک کوئی شریعت مطہرات کے احکام پر قائم رہیگا، گمراہ نہ ہوگا اور شریعت نام ہے کتاب اللہ، سنت نبوی و اجماع صحابہ کا۔

﴿۲﴾ جب کوئی قوم (دین میں) نئی بات نکالتی ہے تو اسکے مثل ایک سنت اٹھالی جاتی ہے لہذاء سنت کو مضبوط پکڑنا نئی بات نکالنے سے بہتر ہے (احمد)...... دارمی کی روایت میں ہے کہ اسکے مثل سنت دنیا سے اٹھالی جاتی ہے، پھر وہ سنت قیامت تک اسکی طرف واپس نہیں کیجاتی۔

﴿۳﴾ یہودیوں کے ۷۱ یا ۷۲ فرقے ہو گئے اور نصرانی بھی اسی طرح لیکن میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیگی (ترمذی)......ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کے ۷۲ فرقے ہو گئے لیکن میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیگی۔ان میں ایک کے سواء باقی سب دوزخ میں ہیں (یعنی دوزخ میں جائینگے)۔دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ نجات پانیوالا وہی ہے جس پر میں ہوں اور میرے ساتھی (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم)

﴿۴﴾ تم میں سے جو زندہ رہے گا، وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔پس نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تو تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے تو میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ مہدی (مراد خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم) کی سنتوں کو مضبوط پکڑ لینا۔ اے لوگو! اس سنت کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا (ترمذی)۔

﴿۵﴾ میرے بعد بہت سے نئی چیزیں ظاہر ہونگی۔تم اسکو لازم پکڑو، جس چیز کا (سیدنا حضرت) عمر (فاروقؓ) فیصلہ کریں (اوجز المسالک ج ۲ ص ۳۰۵ از ماہنامہ بینات کراچی)۔

ف: دین کا کام کرنیوالی ہر جماعت ان روایات پر غور کریں وما توفیقی الا باللہ۔ (۲۰۰۳: ۱)

مستورات کی تبلیغی جماعت فتنہ اور حرام ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (مفہوم)......﴿۱﴾ جس قوم نے عورت کو اپنے امور (کاموں) کا والی بنایا، وہ ہرگز فلاح نہیں پاتی (بخاری)......﴿۲﴾ عورتوں کی بہترین مسجد انکے گھر ہیں (احمد)......﴿۳﴾ شیطان کا ہتھیار عورتوں کا فتنہ ہے (دیلمی)......﴿۴﴾ شرم و حیاء ایمان کا ایک جز ہے۔ جس میں حیاء نہیں اُس میں ایمان نہیں (مشکوۃ)۔﴿۵﴾ جب عورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسکے تاک میں لگتا ہے (تاکہ اسے بھکا کر برائی میں پھنسادے)۔

ف: شیطان اور نفس انسان کا ازلی دشمن ہے۔ ان دونوں کا ہمیشہ سے یہ کام رہا کہ انسان کو تباہ و برباد کرے یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام سے بغاوت اور من مانی کام کرنے پر ابھارے۔ شریعت (یعنی کتاب اللہ، سنت نبوی اور اجماع صحابہ) نے جنکام کی ذمہ داری مردوں پر رکھی ہے، اگر عورتیں وہ کام کرنے لگ جائیں یا اس سے بدتر ان کو وہ کام سونپا جائے تو وہ قوم فلاح نہیں پاسکتی مثلاً گھر سے باہر نکل کر روزی کمانا، امامت و تبلیغ کرنا، جہاد میں حصہ لینا، جنازہ میں شریک ہونا، عورتوں کی پارٹی میں جانا، شادی بیاہ میں انکی ناجائز باتوں کو ماننا وغیرہ۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے (جسکا ماننا فرض ہے) کہ عورتیں قرار سے اور جم کر گھروں میں بیٹھی رہیں سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ۱۴۰۰ سال پہلے فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ بقید حیات ہوتے اور عورتوں کے حالات دیکھتے تو عورتوں کو مسجد جانے سے روک دیتے (دنیا میں سب سے اچھی جگہیں مساجد ہونے کے باوجود روکا جارہا ہے)۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کی نماز کیلئے اس کے گھر کا اندر ترین حصہ بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دَور میں عورتیں آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ کے جلیل القدر صحابہؓ سے بڑی کڑی شرطوں کیساتھ دین سیکھنے مسجد نبوی جاتی تھیں اور انہیں ۵۰ ہزار نیکیاں بھی زیادہ ملتی تھیں۔ اُس وقت کتابیں نہیں تھیں، کیسٹ ٹیپ نہیں تھے، مسجد سے نشر ہونیوالے دینی بیانات گھر بیٹھے سننے کے آلات نہیں تھے، اس کے باوجود سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خداداد بصیرت سے یہ سلسلہ بند کرادیا۔ کسی ایک صحابیؓ نے اعتراض کجا، سوال تک نہیں کیا۔ اسی بناء پر آج بھی جمہور علماء ترغیب دیتے ہیں کہ عورتیں نماز باجماعت کیلئے مسجد حرام اور مسجدِ نبوی نہ جائیں، اپنی جگہ نماز پڑھ لیں...... **دین** سیکھنے کے بہانے عورتوں کا گھروں سے باہر نکلنا اور انکو نکالنا فقہاء کے نزدیک ناجائز، بدعت قبیحہ، بڑا فتنہ ہی نہیں، **حرام** ہے۔ دین سیکھنے کے شرعی و عقلی مفید ذرائع ہونے کے باوجود یہ کام کرنا اللہ کی غیرت کو للکارنا اور عذاب الٰہی کی دعوت دینا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے ۲۰۰۰ ۲۰۰۱ء میں جو مضامین لکھے اور ماہنامہ **التبلیغ** میں شائع کئے تھے، اسے یکجا کر کے کتابی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ مدیر

(۳۳۵:۲۰۰۲)

☆ مستورات کے کام کی شروعات ☆

مرکز نظام الدین والوں کی کم فہمی یا من مانی؟

☆......ابراھیم یوسف باوا تبلیغی

مرکز نظام الدین نے خفیہ طور پر ☆ مستورات کے کام کی شروعات ☆ کے عنوان سے ایک پرچہ شائع کیا ہے جو مراکز تبلیغ اور مستورات کی جماعت میں شریک لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس پرچہ کا جواب شیخ التفسیر و الحدیث و صدر مفتی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حضرت مولانا مفتی سیف اللہ مدظلہ، مفتی اعظم شہر آگرہ حضرت مولانا مفتی عبد القدوس رومی مدظلہ نے دیا اور وہ ماہنامہ **التبلیغ** ج ۴ شمارہ ۱۲ میں شائع ہوا ہے۔

اس پرچہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ عورتوں کو بلا محارم جماعت میں نکالنے کے قائل تھے اور دلیل یہ پیش کی عورتیں کہاں نہیں جاتیں؟ شادی بیاہ، بازاروں میں نہیں گھومتیں؟ پھر اگر تبلیغ میں گئیں تو کیا نقصان ہوا؟ (مفہوم) (اس قسم کی باتیں ایک مجنون جو ہر وقت احرام میں رہتا تھا، نے بھی کہی تھی کہ عورتیں کہاں نہیں جاتیں۔ اگر میں انکو ذکر اللہ کیلئے مردوں کیساتھ سفر میں لے چلوں اور وہاں کچھ طبلے موسیقی بھی ہو جائے تو کیا نقصان ہے؟ توبہ توبہ)۔

بندہ کا جواب اور مشورہ یہ ہے کہ......

﴿۱﴾ ماہنامہ **التبلیغ** ج ۴ کے شمارے، خصوصاً شمارہ ۱۲ میں فقہاء کے جوابات دیکھے جائیں۔

﴿۲﴾ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے ملفوظات (خصوصاً ۱۱۷ اور ۲۱۰) سے بالکل صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شریعت کا پورے خیال رکھتے تھے۔ وہ ہرگز کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں کر سکتے تھے۔ انکا ملفوظ ہے کہ "صرف میری باتوں پر عمل کرنا بدینی ہے۔ میری باتوں کو شریعت پر تولو اور غور کر کے اپنی ذمہ داری پر عمل کرنا"

﴿۳﴾ ملفوظ ۱۵۰ اور ۱۶۶ میں یہانتک فرمایا کہ اگر مجھ سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو میری اصلاح کرنا (روک ٹوک کرنا)۔ کیا ایسا شخص دین کے خلاف کوئی کام کر سکتا ہے، خصوصاً جبکہ آپؒ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے صحبت و تربیت یافتہ تھے؟ آپؒ کا پورا وقت طالب علمی کے زمانے میں بزرگوں کی صحبت میں گزرا اور جب اللہ نے آپؒ کو تبلیغی کام عطاء فرمایا، تب بھی آپؒ اپنے روح کی صفائی کیلئے خانقاہ جاتے تھے؟۔ یہی نہیں آپؒ کی پوری تمناء و چاہت یہ تھی کہ تبلیغی جماعتیں خانقاہ کے بزرگوں کے پاس بھیجی جائیں بلکہ آپؒ نے نظام الدین والوں کو بھی لکھا کہ تم کم از کم ایک چلہ کیلئے خانقاہ (رائے پور) جایا کرو۔

﴿۴﴾ شریعت کا حکم یہ ہے کہ عورتیں بلا محارم فرض حج کیلئے بھی نہ جائیں۔ کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ حضرتؒ کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا؟ یا یہ مسئلہ جاننے کے باوجود عورتوں کو بلا محارم تبلیغ میں نکالنے کے قائل ہوئے؟ قائل ہی نہیں، خلافِ شرع کام کرنے کی ہمت کی؟ کیا وہ مجدد تو تھے جو ایسا کام کرتے؟ مجدد کجا مفتی بھی نہیں تھے

﴿۵﴾ اگر حضرت مولانا محمد الیاسؒ بالفرض مغلوب الحالی میں تھے یا جوش میں تھے تو اسی پرچہ میں درج کردہ بات کے مطابق حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ نے انکار کر کے متوجہ کیا تھا پھر کیوں انہوں نے نہیں سوچا؟

﴿۶﴾ اُسی زمانے میں مفتی اعظم حضرت محمد کفایت اللہؒ، صدر مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مفتی سید مہدی حسنؒ اور صدر مفتی مظاہر علوم سہارنپور حضرت مفتی سعید احمدؒ کے فتوے عدم جواز کے چھپے تھے۔ کیا حضرتؒ اتنے مغلوب الحال تھے کہ ان فتاوی کی طرف بھی التفات نہیں فرمایا؟ یاد رکھا جائے کہ شریعت کی باتیں سامنے آجانے کے بعد کسی کیلئے گنجائش نہیں کہ انکار کرے یا اسکے خلاف کرے۔ دین کی باتوں میں ضد کرنا انسان کو بعض صورتوں میں کفر کے دروازہ پر پہنچ جاتا ہے، اُسے سمجھنے کی ضرورت ہے (اللھم الحفظنا منھم)۔

کیا نظام الدین کے موجودہ بچے اپنے آپکو "عقلِ کُل اور دوسروں کو بے وقوف سمجھتے ہیں"؟

﴿۷﴾ حضرت مولانا محمد الیاسؒ اگر کچھ کرنا چاہتے تو یوں فرماتے کہ عورتوں کو مسجدوں میں آنے کی اجازت ملنی چاہیئے۔ وہاں علماء سے دین سیکھنے کا اچھا موقع ہے۔ جماعت کی نماز کا اجر ۲۵۔ ۲۷ گنا ہے اور دنیا میں سب سے بہتر جگہیں مساجد ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں عورتیں مسجد جاتی تھیں لیکن انہوں نے یہ بات نہیں فرمائی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جمہور علماء کے نزدیک عورتوں کا مسجد جانا جائز نہیں اور وہ سلسلہ جو رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں تھا، وہ سلسلہ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے بند کرا دیا تھا جس سے سارے صحابہؓ نے اتفاق کیا یہانتک کہ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ بقید حیات ہوتے تو یہ سلسلہ بند کر دیتے۔

اس مسئلہ کے بعد کوئی شخص یہ سوچ سکتا ہے کہ حضرتؒ عورتوں کو تبلیغ میں اور وہ بھی بلا محارم نکالنے کے قائل تھے؟ وہ شخص یقیناً پاگل اور بے وقوف ہوگا جو یہ سوچے۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ مشائخ کے پاس جا کر اپنے دل و دماغ کا علاج کرائے۔ حضرتؒ تو اللہ سے ڈرنے والے تھے۔ وہ شریعت کے خلاف کوئی کام کیسا کر سکتے تھے

﴿۸﴾ حضرتؒ تبلیغ والوں سے یوں کہیں کہ "اگر تم اس راہ میں چل گئے تو صدیوں میں آنیوالے فتنے مہینوں میں آجائیں گے، اسکو سمجھنے کی ضرورت ہے" تو کیا ایسا شخص خود فتنہ پیدا کرنے کا کوئی کام کر سکتا ہے؟

﴿۹﴾ جو شخص دن رات یہ روئے کہ اے **اللہ!** میں کیا کروں، علماء نہیں لگتے؟ کیا ایسا شخص دین کے خلاف کوئی کام کر سکتا ہے؟

﴿۱۰﴾ جو شخص اپنے کام میں استدراج سمجھے اور اسے اللہ تعالی کا ہر وقت خوف دامنگیر ہو، کیا ایسا شخص کوئی کام شریعت کے خلاف کر سکتا ہے؟ اگر یہ سوال سمجھ میں نہ آئے تو حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی تقریر ترمذی ج ۲-۲۰۹ میں حضرتؒ اور حضرت مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کے درمیان جو مکالمہ ہوا تھا، اسے دل و جان سے پڑھے اور غور کرے۔

﴿۱۱﴾ ظالموں کے پرچہ جاری کرنے سے ایسا ثابت ہو رہا ہے کہ العیاذباللہ نعوذباللہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ اسکام میں اسقدر مغلوب الحال تھے کہ انکی نظر شریعت پر سے ہٹ گئی تھی۔ ہم اسے قبول کرنے کیلئے تیار نہیں۔ بالفرض اگر صحیح بھی ہو تب بھی خود حضرتؒ کا اپنا ملفوظ ۱۱۷ اور ۲۱۰ جو عین شریعت کے مطابق ہے، ایسے فاسد نظریہ کو شدومد سے رد کرتا ہے۔

مجدد الف ثانی حضرت احمد سرہندیؒ نے فرمایا کہ جو لوگ مغلوب الحال ہوتے ہیں، انکے اقوال و افعال جو شریعت کی تعلیمات کے خلاف ہوں، وہ ہرگز قابلِ قبول نہیں ہوتے ۱۲۔ بس اس سے حجت پوری ہو جاتی ہے نظام الدین والوں کو چاہیئے کہ مستورات کی جماعت کا سلسلہ بند کر دیں۔ اسی میں انکی اور سب کی بھلائی ہے۔

﴿۱۲﴾ حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے فرمایا...... "میں مستورات سے کہتا ہوں کہ دینی کام میں تم اپنے گھر والوں کی مددگار بن جاؤ۔ انھیں اطمینان کیساتھ دین کے کاموں میں لگنے کا موقع دو اور گھریلو کاموں کا ان کا بوجھ ہلکا کر دو تا کہ وہ (یعنی مرد) بے فکر ہو کر دین کا کام کریں۔ اگر مستورات ایسا نہ کریں گی تو **حبالتہ الشیطان** (یعنی شیطان کے جام اور پھندے جن میں پھانس کر وہ آدمیوں کو دین کی راہ سے روکتا ہے) ہو جائیں گی" الخ (ملفوظ نمبر ۱۵۰)۔

نوٹ :اس ملفوظ میں آپؒ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ مردوں کو تبلیغ میں نکالو پھر عورتوں کا کیا سوال؟

﴿۱۳﴾ مستورات کی جماعت کا جواز دینے والے نظام الدین کے بچوں سے میں پوچھتا ہوں کہ کیا حضرت مولانا محمد الیاسؒ حضرت شیخ الحدیثؒ حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ اور مولانا انعام الحسنؒ کبھی اپنے مستورات کو تبلیغ بھی لے گئے تھے یا بھیجا تھا؟ اگر نہیں تو وہ کام امت کیلئے کیوں پسند کرتے ہو جن پر خود عمل نہیں کرتے؟ حضور اقدس ﷺ کی تعلیم تو یہ ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرو، وہ دوسروں کیلئے بھی پسند کرو۔ **اللہ تعالی** مراکز تبلیغ کے ذمہ داروں کو ہدایت دیں اور صحیح و شرعی تبلیغی کام کرنے کی توفیق دیں اور ہمارے علماء کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ منکرات کی روک ٹوک کریں اور علماء کے تبلیغی مراکز قائم کریں۔ **مدیر**

حضرت مولانا شیخ محمد حسین شاہد مدظلہ

بعد حمد و ثناء اور دعاء سلام لکھتے ہیں...... ﴿۱﴾ آپکا مجلہ التبلیغ اول تا آخر مطالعہ کیا۔ اس میں علماء کرام اور مفتیان عظام کے جتنے بھی فتاوی اور باتیں ہیں' وہ سب برحق اور وقت کی اہم ترین ضروریات سے ہیں......

﴿۲﴾ اس دَورِ فتن میں عورتوں کا جماعتوں میں نکالنا در کنار' ایسا سوچنا بھی حرام ہے۔ فتنے عموماً عورتوں کی وجہ ہی سے اٹھتے اور پیدا ہوتے ہیں اسلئے انکو گھر سے نکال کر نہیں' گھر کی چار دیواری میں رکھ کر تعلیم وتربیت کا انتظام کرنا چاہیے...... ﴿۳﴾ آقائے دو عالم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور مابعد کے دَور میں عورتیں کبھی تبلیغی سلسلہ میں نہیں نکلتی تھیں حتی کہ ایک وقت ایسا آیا کہ مسجد نبوی زاداللہ شرفا و تعظیما میں بھی عورتوں کا آنا بند ہو گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ علیہم اور بعد کے کسی زمانہ میں عورتوں کو تبلیغ کی خاطر گھر سے باہر نہیں نکالا گیا پھر اسے کیونکر جائز کہا جاسکتا ہے؟ یہ تو کھلی بدعتِ قبیحہ ہے......

﴿۴﴾ میں نے حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ کے دَور میں مرکز نظام الدین کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کی ہے اور بڑے بڑے بزرگوں اور تبلیغی اکابر سے فیض حاصل کیا ہے۔ اُس دَور میں کوئی عورت تبلیغ میں نہیں نکلی نکالی جاتی تھی۔ یہ فتنہ اُن بزرگوں کے بعد' موجودہ ذمہ داروں کے ایماء پر اٹھایا گیا ہے اور عموماً اس میں جاہل طبقہ حصہ لیتا ہے۔ مر دانی جماعتوں میں بھی عموماً جاہل ناخواندہ لوگوں کی بھیڑ ہے۔ انلوگوں کو نہ طہارت کا صحیح علم ہے اور نہ نماز و ضو کے مسائل اور دعاؤں سے واقف ہیں اور یہی جہلاء اکثر تقریریں کرتے ہیں۔ حالات بہت خراب ہیں' کہاں تک لکھوں۔ آپ نے التبلیغ کا اجراء کر کے دین اور تبلیغ کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور عورتوں کی جماعت کو نکلنے کا جو پروگرام پیش کیا ہے' عظیم کارنامہ ہے۔ اللہ تعالی آپکو اجر عظیم عطاء فرمائے آمین۔ اگر عورتوں کے بارے آپ کی کوئی کتابچہ ہو تو مجھے ارسال کریں۔ والسلام (اے ۳: ۹۸)

حضرت قاری نصیر الدین مدظلہ

بعد دعاء سلام لکھتے ہیں...... اسلام کی ۱۴۰۰ سالہ تاریخ میں سب سے بدترکام جوامت میں شروع ہوا وہ نسائی تبلیغی جماعت اور بنات العلوم ہے۔ اس کی نہ شرعی و عقلی ضرورت ہے اور نہ اسکا جواز مل سکتا ہے۔ جن فقہاء نے اسے فتنہ و حرام لکھا ہے وہ قرینِ قیاس ہے۔ علماء کو چاہیئے کہ شد و مد سے اسکارڈ کریں اور اسکو بند کرا کر رہیں ورنہ جو فتنہ و فساد پیدا ہوگا اور اسکی وجہ سے عذاب الٰہی نازل ہوگا' اسمیں سب ملوث ہونگے۔ اللہ خیر فرمائے کہ آج دین کے نام تبلیغی جماعت والے کئی فتنے پیدا کر چکے ہیں اور آپکے رسائل میں بھی درج ہیں۔

والسلام

ہمارے نزدیک مستورات کی جماعت کے بارے میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی رائے

☆ایک اجتہادی غلطی تھی☆

﴿ ابراھیم یوسف باوا تبلیغی ﴾

قارئین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جامعہ علوم اسلامیہ' علامہ بنوری ٹاؤن' کراچی کے دارالافتاء کے کئی مفتی حضرات کا فتوی ماہنامہ بینات میں چھپا تھا کہ "مستورات کی تبلیغی جماعت جائز نہیں ہے"۔ اسکے جواب میں حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے اپنی ذاتی رائے اور اپنے ذاتی فائدہ کی بناء پر اسے مطلقاً جائز و درست اور ضروری ہونے کا لکھا۔ اس سلسلہ میں چند باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ کرے صحیح ہوں۔

﴿۱﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ اور سنت نبوی کو مضبوطی سے پکڑے رہیگا' وہ ہرگز گمراہ نہ ہوگا ۱۔۲۔ کتاب اللہ' سنت نبوی اور اجماع صحابہ کو ہم شریعت سے تعبیر کرتے ہیں یعنی جو شخص کتاب اللہ اور سنت نبوی کو مدنظر رکھ کر عمل کریگا' وہ انشاء اللہ! کبھی گمراہ نہ ہوگا۔

﴿۲﴾ حضرت شہید اسلامؒ نے مستورات کی جماعت کے بارے میں اپنی ذاتی رائے لکھی ہے۔ شریعت سے ثابت نہیں فرمایا ہے۔ علماء ربانی و حقانی فرماتے ہیں کہ کسی بات کو ثابت کرنے کیلئے شریعت سے ثابت کرنا ضروری ہے۔ ذاتی عمل اور چیز ہے اور شریعت کا مسئلہ اور ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ مجھے کسی عمل سے فائدہ نظر آئے تو میں امت کیلئے بھی اسے ضروری قرار دوں مثلاً میں حفظ قرآن کرنیوالوں کو بہت پسند کرتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے میری ساتوں اولاد (جس میں پانچ دختر بھی شامل ہیں) حافظ قرآن ہیں اور ۱۹۶۳ء سے حفظ قرآن کا مدرسہ بھی قائم کیا ہے اور لوگوں کو ترغیب بھی دیتا ہوں اور کیوں نہ دوں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سب میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ حضرت شہید اسلامؒ نے جب میری دو بیٹیوں کا حفظ قرآن کا آخری سبق سنا تو حاضرین کے سامنے فرمایا کہ "آپ کے خاندان پر رشک آتا ہے"۔ اگر میں کہوں کہ سب کے سب مسلمان اپنی بچیوں کو حافظہ بناؤ تو اچھی تبلیغ ہوگی لیکن میں ایسا نہیں کہتا۔

﴿۳﴾ حضرتؒ کے جملہ میں لفظ "ضروری" لکھا ہے۔ میں نے انکے خلیفہ مفتی جمیل احمد خان سے (مولاناؒ کی حیاتی میں) کہا کہ اگر مستورات کی جماعت اور اس میں نکلنا ضروری ہوا تو عورتیں جو ۱۴۰۰ سال سے گھروں میں دینی تعلیم و تربیت پاتی آئی ہیں اور ان میں کئی حافظہ قاریہ عالمہ مفتیہ متقیہ کاملہ عابدہ بنی ہیں' کیا وہ

"غیر ضروری" ہے؟ ہمارے قدیم وجدید اکابر جو گھروں میں عورتوں کی تعلیم کا انتظام کرتے ہیں' کیا وہ "غیر ضروری" کام کرتے ہیں؟ مفتی صاحب نے جواب دیا کہ لفظ "ضروری" میں ترمیم کی گنجائش ہے۔ میں نے عرض کیا کہ پورا جواز ہی اجتہادی غلطی ہے۔ اس سے رجوع کر لینا چاہیئے (اللہ تعالیٰ مولاناؒ کو معاف فرمائے)۔

﴿۴﴾ حضرت شہید اسلامؒ کا ملفوظ ہے کہ " ١٠٠ گمراہیوں کی ایک گمراہی یہ ہے کہ آدمی کا اعتماد سلف صالحین پر سے اٹھ جائے" (اگر اسے ٩٤ کروڑ گمراہیوں کی ایک گمراہی کہی جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا اسلئے کہ مسلمان اس بات کا مکلف ہے کہ شریعت پر چلے اور چلائے اور جہاں کہیں ناجائز اَمر کو دیکھے تو ہاتھ زبان اور دل سے روکے۔ مدیر)

﴿۵﴾ میں نے مولانا موصوفؒ پر دو مرتبہ سلف صالحین مفتی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ' حضرت مفتی سید مہدی حسن صاحبؒ' حضرت مفتی سعید احمد اجراڑوی رحمہم اللہ اور کوئی ٥٠ قدیم وجدید دار العلوم اور اکابر علماء وفقہاء' کے فتاوی روانہ کئے۔ یہ فتاوی شریعت کی روشنی میں عدم جواز کے ہیں۔ اگر انکے نزدیک یہ حضرات سلف صالحین سے تھے اور قابلِ اعتماد فقہاء تھے تو وہ ضرور اپنے ذاتی جواز سے رجوع فرمالیں (ایک خبر کے مطابق مولانا موصوفؒ نے رجوع فرمالیا ہے لیکن اسکا کوئی تحریری ثبوت نہ مل سکا (واللہ اعلم)۔ اس خبر میں کیا وجود ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی جاننے والے ہیں البتہ انکے خلیفہ مفتی جمیل خان صاحب نے دوبار مجھے قطعی وعدہ کیا تھا کہ وہ حضرت مولاناؒ کو غریب خانہ لے آئیں گے لیکن نہ لائے۔ کیوں نہیں لائے یہ وہی بتلا سکتے ہیں۔ بندہ کو انہوں نے جو عذر پیش کیا تھا' وہ بندہ کے نزدیک شرعی نہ تھا۔ ہاں! انہوں نے مجھے یہ کہا ہے کہ لفظ **ضروری** میں ترمیم کی گنجائش ہے۔

﴿۶﴾ تمام مسلمان اس بات کو جانتے ہیں کہ ایک وہ دَور تھا جب جگہ جگہ ایصال ثواب کیلئے ختم قرآن' شبینہ' مولود شریف کا رواج تھا لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا اور خرابیاں وبرائیاں ظاہر ہوئیں' علماء وفقہاء نے فتاوی جاری کئے کہ ان کاموں سے اب رکنا روکنا چاہیئے "**لیکن** "مستورات کی جماعت کا تو کسی دَور میں رواج نہ تھا بلکہ ١٤٠٠ سال پہلے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ بقید حیات ہوتے تو عورتوں کے حالات دیکھ کر انکو مسجد جانے سے روک دیتے حالانکہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دَور میں عورتیں کئی کڑی شرائط کیساتھ دین سیکھنے مسجد نبوی جاتی تھیں اور انکو ٥٠ ہزار گنا ثواب بھی زیادہ ملتا تھا۔

تبلیغ والو! اللہ نے جو عقل دی ہے' اسے استعمال کر کے ذرا سوچو کہ عورتوں کو مسجد سے روکا گیا' جہاد سے جنازہ میں شرکت' جمعہ وعیدین میں شرکت سے روکا گیا پھر انکو تبلیغ میں اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے کی اجازت

کیسے مل سکتی ہے؟

﴿۷﴾ کوئی ٤٥ سال پہلے حضرت حکیم الامتؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا قاضی عبد السلام نوشہریؒ تبلیغ میں نکلتے تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب "شاہراہ تبلیغ" میں جہاں تبلیغی غلطیوں کے بارے میں شرعی باتیں لکھیں لکھا' وہاں یہ بات بھی لکھی کہ "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ انلوگوں کو مستورات کی جماعت کی نہیں سوجھی ورنہ یہ کام جاری کر کے بڑا فتنہ پیدا کریں گے" (مفہوم)۔ ہائے افسوس کہ آج کے ذمہ داروں نے یہ فتنہ پیدا کر دیا ہے۔ چاہئے اس کے کہ تبلیغی ذمہدار' حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے ملفوظ ٥٧ کے مطابق انکی مبارک کتاب سے استفادہ کرتے' انلوگوں نے اُس کے سارے نسخے خرید کر چھُپا دئے۔ اللہ کا فضل ہے کہ ہمیں ایک نسخہ مل گیا ہے (ہے جو کوئی اسے چھوا کر ٩٤ کروڑ تبلیغی نیکیاں حاصل کرے؟۔ مدیر)

ایک اہم بات یاد رکھی جائے کہ حق بات جاننے کے باوجود کوئی شخص دین کی بات چھُپائے' قیامت کے دن اسکے ہونٹ جہنم کی آگ سے بنی ہوئی قینچی سے کاٹے جائیں گے۔ اللہ کی پناہ! ہر مسلمان پر فرض ہے کہ دین کی حق بات ظاہر اور اُجاگر کرے' نہ کہ چھُپائے۔

﴿۸﴾ بعض بے فہم تبلیغی کہتے ہیں کہ مستورات کی جماعت کا فائدہ ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ عورتوں کا مسجدِ نبوی جانے اور رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے دین سیکھنے کے فائدہ کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے؟ اس سے بڑا فائدہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور اکابر صحابہؓ سے عورتیں دین سیکھیں؟ یہ سلسلہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دَور میں بھی رہا۔ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے خداداد بصیرت سے یہ سلسلہ بند کر دیا؟ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اِس بارے میں انسے اتفاق کیا اور کسی ایک صحابیؓ نے ان سے اختلاف نہیں کیا؟ یہ حضرات خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ حضرت عمرؓ حضرت عائشہؓ منشاء نبوت کو خوب جاننے والے تھے۔ پتہ نہیں آج کا کوئی تبلیغی ہوتا تو ان حضرات کو کیا کہتا؟۔ فائدہ تو شراب اور جواء میں بھی ہے جسکا ذکر قرآن کریم میں ہے پھر کیوں اسے حرام سمجھتے ہیں؟ **مسجد** حرام ومسجد نبوی میں نماز باجماعت کا کیا فائدہ ہے' کون نہیں جانتا؟ لیکن ہمارے اکابرین فرماتے ہیں کہ عورتیں نماز باجماعت کیلئے ان مبارک مساجد میں نہ جائیں بلکہ اپنی جگہ پڑھنے میں زیادہ اجر ہے۔ جب ایسی مبارک جگہوں اور وہ بھی نماز باجماعت سے روکا جا رہا ہے تو تبلیغ میں نکلنے نکالنے کا کیسے سوچا جا سکتا ہے؟ **عورتوں** کی تبلیغ کا جب اتنا ہی فائدہ ہے تو پھر میں کہونگا کہ انہیں مسجدوں میں بلاؤ' منبروں پر بٹھاؤ اور

کی باتوں کا انکار کفر ہے...... سلفِ صالحین سنت کی راہ اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں اور سنت پر ایسے وقت میں چلنے پر جس وقت کہ لوگ اعراض کر رہے ہوں' سو بدری صحابہ کا ثواب ملے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ دین پر مضبوطی سے قائم رہنے والوں کو پچاس (سیدنا حضرت) ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) کا اجر ملیگا...... ﴿۵﴾ ہمارے نزدیک مفتی اعظم حضرت مولانا محمد کفایت اللہ " اور صدر مفتی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا سید مہدی حسنؒ اور صدر مفتی مظاہر علوم سہارنپور حضرت مولانا سعید احمد " سلفِ صالحین میں سے تھے۔ جو بد نصیب نہ مانے وہ اپنی قسمت کو روئے...... ﴿۶﴾ ان حضرات کے شرعی فتاویٰ یہ ہیں کہ مستورات کی جماعت جائز نہیں۔ یہ فتاویٰ شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے دَور میں شائع ہوئے ہیں اور جب تک آپؒ حیات رہے بلکہ ان تمام حضرات کی وفات تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی...... ﴿۶﴾ مرکز نظام الدین والوں نے خفیہ طور پر مستورات کی جماعت کے جواز کا جو پرچہ تقسیم کیا ہے وہ ہر اعتبار سے قابلِ مذمت ہے۔ اس پرچہ میں انھوں نے لکھا ہے کہ مولانا الیاسؒ اس بات کے قائل تھے کہ مستورات کو بلا محرم اور غیر محرم نکالا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ادنیٰ طالبِ علم کی بھی بات نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ کہ مولانا الیاسؒ فرمائیں۔ حضرت مولانا الیاسؒ اہل اللہ میں سے تھے' بزرگوں کے صحبت و تربیت یافتہ تھے' انکی نظر شریعتِ اسلامیہ پر تھی (دیکھئے ملفوظ ۷ ۱۱ ۱۵۰ ۱۶۶ ۲۱۰) بلکہ یہاں تک تاکید فرماتے تھے کو اگر میں شریعت کی راہ سے ہٹوں تو میری اصلاح کرنا۔ کیا ایسا شخص شریعت کے خلاف کر سکتا ہے خصوصاً جبکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ ایک عورت بلا محرم اور غیر محرم کیساتھ فرض حج کیلئے نہیں جا سکتی؟ (دیکھئے انکی وہ فکر جو انھوں نے سابق مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع عثمانیؒ سے فرمائی تھی جسے ہمارے ماہنامہ التبلیغ کے شوال ۱۴۲۲ھ کے شمارہ میں شامل کی ہے)۔ اس بارے ضد کرنیوالا اپنے کئے کا ذمہ دار ہے جیسا کہ حضرت مفتی محمد شفیعؒ نے مولانا الیاسؒ کو فرمایا...... ﴿۷﴾ بعض تبلیغ والے مستورات کی جماعت پر اتنی شدت کرتے ہیں جیسا کہ یہ ایک ضروری و واجب کام ہو اور اسکا ترک کرنیوالا گنہگار ہو جیسا کہ برطانیہ میں چند واقعات ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو میں کہونگا کہ ہمارے سارے ہی علماء (خصوصاً مولانا تھانویؒ مولانا مدنیؒ مولانا الیاسؒ حضرت شیخ الحدیثؒ حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ و مولانا انعام الحسنؒ ترکِ ضرورت اور وجوب کے مجرم ہوئے اور یہ کہ ۱۴۰۰ سال سے جو حضرات عورتوں کی تعلیم گھروں پر کرتے آئے ہیں' وہ سب بھی گنہگار ہوئے پھر حضرت مولانا لدھیانویؒ نے میرے گھر پر حاضرین کے سامنے میری دو بچیوں کا حفظ قرآن کا آخری سبق سنکر یہ فرمانا کہ آپ کے خاندان پر رشک آتا ہے' کیوں فرمایا؟ ...... ﴿۸﴾ سلفِ صالحین میں عام طور پر بچیوں اور عورتوں کی تعلیم گھر ہی پر ہوتی تھی اور

آج بھی اللہ کے ہزاروں لعل گھروں ہی پر مستورات کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔

آخر کوئی تو وجہ تھی کہ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے عورتوں کا مسجد جانے کا سلسلہ بند کرادیا حالانکہ یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حضرت ابو بکرؓ کے دَور میں جاری تھا۔ یہی نہیں بلکہ وہ پاک باز و نیک سیرت عورتیں جلیل القدر صحابہؓ سے دین سیکھتی تھیں اور مسجد نبوی کی عبادت کا درجہ پچاس ہزار گنا جو زیادہ ملتا تھا' اس سے بھی محروم ہو گئیں؟ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے سیدنا حضرت عمرؓ سے اتفاق فرمایا اور فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ بقید حیات ہوتے تو عورتوں کے بدلتے حالات دیکھ کر یہ سلسلہ بند کرا دیتے۔ جو حضرات مستورات کی جماعت کے قائل ہیں' وہ بد دینی عمل کر رہے ہیں (مولانا الیاسؒ ملفوظ ۲۱۰) اور در پردہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم منشاء نبوت کو سیدنا حضرت عمرؓ و سیدہ عائشہؓ سے زیادہ جانتے ہیں۔ توبہ توبہ...... ﴿۹﴾ یاد رکھو کہ کسی کے ذاتی عمل یا قول کا اعتبار اسی وقت قابل قبول ہوتا ہے جب اسکا جوڑ شریعت سے ہو ورنہ نہیں۔ شریعت کی مان کر چلنے میں کامیابی ہے اور شریعت کو چھوڑ کر کرنے میں ناکامی و گمراہی ہے چاہے اسکا نفع عام ہو...... ﴿۱۰﴾ ایک نوجوان غیر صحبت و غیر تربیت یافتہ مولوی جس پر تبلیغی جماعت کا بھوت سوار تھا' اپنی اہلیہ کو لیکر جماعت میں نکلا۔ میں نے پوچھا کہ ہر جگہ پر' ہر مقام پر عورتوں میں آپ تقریر کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپکی جماعت کا امیر کرتا ہوگا؟ انھوں نے کہا کہ ہاں! میں نے پوچھا کہ وہ عالم ہے؟ کہا: نہیں! میں نے عرض کیا کہ آپ کو شرم نہیں آتی کہ آپ عالم ہو کر اپنی اہلیہ کی گھر پر تعلیم نہ کر کے اسکو غیر عالم کی تقریر سناتے ہیں؟ آپ عالم کس کام کے؟ خدا کو کیا جواب دوگے؟ آپ صاف صاف سن لیں کہ آپ اپنا پڑھا لکھا برباد کرتے ہیں اور اپنے بزرگوں اور اساتذہ کو بدنام کر رہے ہیں کہ اپنے گھر والوں کی تعلیم غیر مردوں اور غیر علماء بلکہ جہلاء سے کرواتے ہیں۔ آپ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کے جو احکام ہیں (یعنی ہر شخص اپنے کنبہ کا ذمہ دار ہے کہ وہ اسے جہنم سے بچائے) کو توڑ رہے ہیں اور یہ بہت ہی سخت ہے کہ خود عالم ہو کر جہلاء سے اپنی اہلیہ کو دین بلکہ جہالت سکھائے۔ جو لوگ اپنی من مانیاں کرنے کیلئے دین سے سیاست کھیلتے ہیں' دین کو کھلونا بناتے ہیں اندیشہ ہے کہ انکا انجام بڑا خطرناک ہو۔ اللہ سب کو ہدایت دیں آمین۔

حضرت حکیم الامتؒ نے فرمایا کہ اھل اللہ کی صحبت فرض عین ہے اور **صرف** اسی میں ایمان کی سلامتی ہے ۱۲۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اھل اللہ کی صحبت و تربیت کو چھوڑنے میں بہت بڑا خسارہ ہے' ایمان کی سلامتی کی گرانٹی نہیں اور اسکا انکار؟ اللہ ہی جانیں کہ کیا سزاء ہے؟ واللہ اعلم

(تبلیغ ۴: ۱۳۴)

فتویٰ : اُمّ المدارس دارالعلوم دیوبند

سوال : کیا مروجہ تبلیغ میں عورتوں کا نکلنا جائز ہے ؟

الجواب و با اللہ التوفیق :

قرآن پاک میں عورتوں کیلئے اپنے گھروں میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ ہاں! ضرورت شدیدہ کی بناء پر پردہ کیساتھ نکلنے کی اجازت ہے۔ پنجوقتہ نماز کیلئے محلہ کی مسجد جانا بھی ممنوع ہے جبکہ وہ سنت مؤکدہ بلکہ واجب کے درجہ پر ہے پھر تبلیغ کیلئے نکلنے کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے جبکہ عورتوں کو تبلیغ ودعوت کا مکلف شریعت نے نہیں بنایا ہے ؟ تعلیم واصلاح کا بہانہ لیکر ادھر ادھر دور دراز تبلیغ کیلئے (عورتوں کا نکلنا اور نکالنا) ایک فتنہ کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔۔ عورتیں اپنے شوہروں (محرموں) سے یا محلہ پڑوس کے اہل علم سے پردہ کی پوری رعایت کیساتھ مسائل واحکام سیکھیں۔۔۔ اور آج کے فتنہ وفساد کے دور میں ہرگز باہر نہ جائیں۔۔۔ نئی رسم کی داغ بیل نہ ڈالنے دیں۔ خیر القرون میں یہ طریقہ رائج نہ تھا۔ نہ ہی قرآن وحدیث میں اس کا ذکر ملتا ہے اسلئے یہ واجب الترک ہے۔ اس کے اسکے نتائج بڑے گھناؤنے بعض علاقوں میں نکل چکے ہیں

فقط والسلام (کتبہ) (حضرت مولانا مفتی) حبیب الرحمان (خیر آبادی) عفی عنہ (۲۰ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ)

فتویٰ : مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

مروجہ تبلیغ کیلئے عورتوں کا نکلنا اور نکالنا قطعاً ممنوع وناجائز ہے۔ اس مروجہ تبلیغ کا پتہ خیر القرون میں بلکل نہیں ملتا بلکہ من احدث فی امرنا ھذا مالیس منه فھو ردّ (یعنی جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی جو دین میں نہیں وہ مردود ہے) میں داخل ہے۔۔۔ عزیزم مفتی حبیب الرحمٰن سلمہ کا جواب بالکل صحیح و درست ہے۔ کتبہ محمد نظام الدین (۹ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ) (تبلیغ ۳: ۱۳۵)

﴿جو حضرات دارالعلوم دیوبند و مظاہر علوم کے فتاوی کو نہیں مانتے' انکی گمراہی میں کیا شک ہے ؟۔ مدیر﴾

عورتوں کو خدائی حکم

﴿حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا تھانوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ﴾

'فرمایا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حکم دیا کہ تم اپنے گھروں میں جم کر بیٹھی رہو۔ اس میں تقسیم الآحاد علی الآحاد ہے جسکا مطلب ہے کہ ہر عورت گھر میں جم کر بیٹھی رہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کیلئے اصلی حکم تو یہی ہے کہ وہ اپنے اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ آخر کچھ تو بات ہے کہ حق تعالیٰ عورتوں کو گھر میں (جم کر) رہنے کا حکم دیا ہے ؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر سے باہر نکلنا مضر (نقصان دہ) ہے۔ (الصیانہ لاہور)

ف : ﴿۱﴾ یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت مولانا تھانوی ؒ کی تعلیمات تبلیغی نصاب میں داخل ہیں جیسا کہ حضرت مولانا محمد الیاس ؒ کے ملفوظ نمبر ۵۶' ۵۷ میں ہے اور حضرت شیخ الحدیث ؒ نے مجھے صراحتہ لکھا ہے...... ﴿۲﴾ شرعی ضرورت کی بناء پر عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے اور اس کیلئے کئی شرائط شریعت مطہرہ نے مقرر کئے ہیں۔ دین سیکھنے کے بہانے لڑکیوں اور عورتوں کا باہر نکلنا جائز نہیں اسلئے کہ عورتوں کو دین سکھانا انکے محارم کا ذمہ ہے۔ وہ علماء سے دین سیکھ کر آئیں اور اپنے گھر والوں کو سکھائیں۔ تبلیغی جماعتی کام قائم کرنیکا یہی مقصد ہے۔ آج کے دَور میں علمائے حق کی کتابیں (خصوصاً بہشتی زیور) اور کیسٹ ہر جگہ اور ہر زبان میں آسانی سے مل جاتے ہیں۔ کئی مقامات پر علماء کرام مساجد سے دین کی باتیں نشر کرتے ہیں اور گھر بیٹھے ٹرانس میٹر کے ذریعہ سنا مل جاتا ہے۔ اگر کہیں یہ چیزیں میسر نہیں ہوتیں تو کسی کے گھر مکمل پردہ کیساتھ انتظام کیا جائے جیسا کہ میں نے رنگون برما اور گلاسٹر برطانیہ میں یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور کوئی پختہ عالم دو تین حضرات کیساتھ جاکر پند ونصیحت کردے یا عورتوں میں پڑھی لکھی عورت تبلیغی نصاب کی کتاب پڑھ کر سنا دے۔ (دیکھئے حضرت مفتی لاجپوری ؒ کا فتویٰ ۱۸۹۹۔ ۱۹۰۰ تبلیغ والوں کیلئے)۔ اللہ تعالیٰ اور فتنوں سے محفوظ رکھے آمین۔

واللہ اعلم۔ مدیر

[A6:171]

ہونے کی محنت میں لگنا' یہ آپ ﷺ کی ختم نبوت کی خصوصیت ہے اور حضور ﷺ کی اس امت کا اسی سے خصوصی امتیاز ہے۔ اسی صفت پر پچھلی امتوں کا سردار بنایا۔ یہ مبارک مہینہ جسمیں حق تعالیٰ شانہ کیطرف سے روزانہ دس لاکھ انسانوں کو جہنم کی آگ سے رہائی ہو اور فرشتے بھی انسانوں کی مغفرت کے اسباب میں لگے ہوں اور دعاؤں کی استجابت کا وعدہ ہو اور اسباب ہدایت بھی موجود ہوں' اسمیں تھوڑی سی محنت کر لینا بہت بڑے نتیجے کی امید دلاتا ہے کہ گمراہ اور غفلت شعار دل اللہ تعالیٰ کیطرف ہو کر اپنی ہمیشہ کی کامیابی کیطرف پلٹ جائے۔ اس اعتبار سے اس مبارک ماہ کی جتنی قدر کیجائے' کم ہے۔

پھر ماہ مبارک کا موسم ختم ہوتے ہی موسم حج شروع ہونیوالا ہے جو مکان کے اعتبار سے محنت کی قیمت کو بڑھا دیتا ہے۔ دربار الٰہی اور دیار نبی ﷺ کیطرف جانیوالے حجاج پر محنت کرنیوالوں کی محبوبیت خدا کے نزدیک کتنی ہے' اسے خدا ہی جانتا ہے۔ یہ حجاج حرمین شریفین جو عالمی مراکز ہیں' وہاں پر محنت کرینگے تو اسکا اثر پورے عالم پر پڑیگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس مقدس مقامات سے دعوت کی محنت کو اٹھایا ہے انکی مشابہت کیوجہ سے انکے ثواب میں شریک کروا کر ان کے ساتھ قیامت میں حشر کی امید دلائیگا لہٰذا اس مبارک ماہ میں مقامی کام کو جمانے اور بڑھانے کی پوری فکر کیجائے اور موسم حج میں بھی محنت کی ترتیب قائم کیجائے اور اپنے گھروں کے مردوں کو راہ خدا میں نکلنے کی ترغیب دیجائے (یوسف بھائی پالنپوری ۲۶۴)۔

تبصرہ و نصائح از مدیر ابراہیم یوسف باوا تبلیغی

☆ کوئی صاحب یہ نہ سمجھ لے کہ اللہ کی راہ کا مطلب صرف مروجہ تبلیغی کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ جمعہ کیلئے مسجد کیطرف جانا جہاد (اللہ کی راہ میں نکلنا) ہے۔ اللہ کی راہ کے بے شمار شعبے ہیں' ان میں تبلیغی راہ بھی ہے بشرطیکہ جماعتوں میں تجربہ کار اکابر علماء و فقہاء بھی ہوں کیونکہ شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ تبلیغی کام اسلئے شروع کیا کہ لوگ علم دین کی اہمیت و ضرورت کو سمجھیں پھر وہ علماء کے پاس جا کر دین سیکھیں اور مشائخ کے پاس جا کر اپنے اخلاق کی درستگی کرائیں (خطبات حکیم الاسلام) ۱۲۔

اگر جماعتوں میں وارث الانبیاء ہیں تو جماعتوں میں نکل سکتے ہیں بشرطیکہ ماں باپ' اہل و عیال وغیرہ کے حقوق پامال نہ ہوتے ہوں۔ کسی کا حق کو پامال کر کے جماعت میں نکلنا جائز نہیں۔ حلال روزی کو چھوڑ کر جماعت میں جانا جائز نہیں۔ اس سے کروڑوں گنا بہتر یہ ہے کہ مقامی اہل علم سے دین سیکھے (دیکھو ملفوظ ۳۸)۔

اگر جماعت میں وارث الانبیاء نہیں ہے۔ تو جماعت میں نہ نکلے۔ اسی طرح نیا فارغ ہونیوالا مولوی کیساتھ نہ نکلے۔ غیر عالم' غیر صحبت و غیر تربیت یافتہ کی امارت میں جماعت میں نکلنا ناجائز اور بعض حالات میں حرام ہے۔

☆ جو شخص غلو و تشدد کرتا ہے یعنی یوں کہتا ہے کہ دینی کام صرف اور صرف تبلیغی ہے۔ باقی کام ہیچ و حقیر اور ڈھونگ ہیں تو یہ شخص بڑا فتنہ خور ہے۔ اس کیساتھ جماعت میں نکلنا جائز نہیں۔ ایسے لوگوں کیوجہ سے سالہا سال میں آنیوالے فتنے مہینوں میں آجائیں گے (ملفوظ ۳۸)۔ ایسے لوگ دین اور تبلیغ دونوں کے دشمن ہیں۔

☆ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ (خلیفہ اجل حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ و سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) نے ایک مجلس میں (جس میں بندہ بھی شامل تھا) فرمایا کہ حضور ﷺ کی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ماہ رمضان پورا کا پورا عبادت و ریاضت کا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب مسلمان گھر پر رہتے ہوئے وقت کے اہتمام کیساتھ عبادت و ریاضت کرے' سفر میں یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ بندہ نے عرض کیا کہ تبلیغ والے کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنی عبادات و نوافل میں مشغول رہے تو انلوگوں کا کیا ہوگا جنکے فرائض و واجبات ضائع ہو رہے ہیں؟ فرمایا کہ حضرت مولانا الیاس صاحبؒ مغلوب الحال تھے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں انکا کیا مرتبہ ہے وہ اللہ جانیں۔ میں تو حدیث بتاتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ انسان شریعت کا مکلف ہوتا ہے۔ اگر کسی کا قول و فعل شریعت سے جوڑ نہیں کھاتا' اسے چھوڑ دینا چاہیئے چاہے وہ شخص کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ بعض مرتبہ انسان اپنے دھن میں رہنے کیوجہ سے اپنی نظر شریعت پر سے ہٹا لیتا ہے۔ ایسی باتوں کو شریعت میں اعتبار نہیں ہوتا (ضرور دیکھئے ملفوظ ۱۱۷ اور ۲۱۰)

میں ایک بات اور عرض کرتا ہوں کہ بالفرض دوسری جگہوں پر مسلمان دین سے بہت غافل ہیں۔ واجبات اور فرائض ترک کر رہے ہیں تو بندہ کے نزدیک ان پر دین کی محنت ضروری ہے لیکن اگر یہ حال اپنے گھرانے کا ہو' پڑوسی کا ہو' اپنے محلّہ کے افراد کا ہو' اپنے شہر کے مسلمانوں کا ہو تو وہ آپکی دینی خدمات کے زیادہ محتاج اور حقدار ہیں (خصوصاً اپنے گھر والے اور ماتحت کے افراد غفلت کر رہے ہوں تو ان کی تبلیغ کرنا فرض عین ہے)۔ انکو چھوڑ کر دوسروں کی فکر کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا کہ اپنے قیمتی گٹھڑی سے بے پرواہ ہو کر اور کھو کر دوسروں کی جوتیوں کی حفاظت کرنا ہے۔ ایسا کام کوئی احمق ہی کر سکتا ہے۔ عقلِ سلیم کا تقاضا یہ ہے کہ گھر میں لگی آگ پہلے بجھاؤ۔ یہ کیا حماقت ہے کہ گھر میں جہنم کی آگ بھڑکا کر دوسروں کی چنگاری بجھانے نکلا جائے؟

☆ کوئی صاحب یہ خیال نہ کرے کہ تبلیغی کام ہر امتی پر فرض ہے۔ اسکو سمجھنے میں حضرت مولانا محمد عمر پالنپوریؒ بھی غوطہ کھا گئے۔ میں نے انکو حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ کی تفسیر بھیجی جس میں ہے کہ دعوت و تبلیغ کے دو درجات ہیں (دعوتِ خاصہ اور دعوت عامہ)۔ دعوت خاصہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور وہ یہ ہے

کہ اے ایمان والو! تم اپنے آپکو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ (مفہوم تحریم ٦٦ : ٦) اور حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ ہر شخص سے بروزِ قیامت اپنے ماتحت کے افراد کے دین کے بارے میں پوچھا جائیگا...... اور "دعوت عامہ" کا ثبوت قرآن پاک سے یہ ہے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئیے جو نیک کاموں کا حکم کرے اور برائیوں سے بچائے' (روکے ٹوکے)۔ حضرت لکھتے ہیں کہ یہ ایک خاص جماعت علماء اور صلحاء یعنی وارث الانبیاء کی ہے۔ یہ کام ساری امت کا نہیں' اس کیلئے عالم کا ہونا لازم ہے۔ (مفہوم) ١٢۔

وارث الانبیا میں بر فہرست حضرات صحابہ کرامؓ تھے۔ انکے بعد یہ ذمہ علماء و صلحاء کا ہے۔ ہر کس ناکس کا یہ کام نہیں۔ اس کیلئے انبیاء کرام والا علم و فہم اور حکمت و صفات چاہئیے جو ٩٤ کروڑ چلے لگانے کے بعد بھی عوام کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ میں نے یہ تفسیر جناب حافظ پٹیل صاحب (امیر جماعت تبلیغ برطانیہ) کو بھیجی اور ٢٠ رمضان ١٤١٩ھ کو فون سے بات ہوئی تو انہوں نے اسکا اقرار کیا کہ یہ کام علماء کا ہے۔

البتہ: حضرت تھانویؒ کی ایک بات سے استنباط ہوتا ہے کہ جو شخص اہل اللہ اور مشائخ سے گہرا نسبت و تعلق رکھتا ہے' اپنے شیخ سے استفادہ کرتا رہتا ہے' بزرگوں کی کتابوں کا دن رات مطالعہ کرتا رہتا ہے (خصوصاً حضرت تھانویؒ کی کہ انکی کتابیں تبلیغی نصاب میں داخل ہیں۔ دیکھئے ملفوظ ٥٦ ٥٧ اور ٥٧)' علماء حقانی کی مجالس میں شرکت کرتا رہتا ہے' وہ بڑی احتیاط کیساتھ ایک حد تک لوگوں کو پند و نصیحت کر سکتا ہے۔

آج تبلیغی جماعت میں ایسے حضرات کہاں ملیں گے؟ اکثر جاہل بلکہ جاہل جھٹ گھسے ہوئے ہیں۔ علماء سے دین سیکھنے کے بجائے کہتے ہیں کہ تبلیغی کام کیلئے نہ علم کی ضرورت ہے نہ علم کی' نہ قابلیت کی نہ صلاحیت کی۔ ایک جاہل نے کہا کہ ہم چلہ لگانے والے' ہم سب کچھ جانتے ہیں' ہمیں علماء کی ضرورت نہیں۔ دوسرے نے کہا کہ بزرگوں کی کتابیں فتنہ ہیں۔ تیسرے نے مرکز کی تعلیم میں کہا کہ تبلیغی نصاب کی کتابوں کے علاوہ دوسری کتابیں پڑھنے والوں کا دماغ خراب ہو جائیگا۔ چوتھے نے ایک امام سے پوچھا کہ تم عالم ہو؟ کہا: ہاں۔ پوچھا: تم نے ایک سال لگائے ہیں؟ کہا: نہیں۔ اس لیڈر نے کہا: تمہارے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور خود نماز پڑھانے مصلی پر چڑھ گیا۔ جاہلوں کی زبان پر یہ بات عام ہے کہ مدارس اور خانقاہیں ڈھونگ ہیں' ایسے مدارس کی مدد کرنا حرام ہے جن کے اساتذہ نے نو چلے نہ لگائے ہوں۔ تفاسیر اور بزرگوں کی کتابوں فتنہ ہیں۔ علماء کی مجالس میں شرکت سے اللہ کی راہ میں نکلنے کا جذبہ نہیں بنتا۔ اہل اللہ کی صحبت کے بجائے تبلیغی چلہ لگانے سے لوگ عمل کرتے ہیں۔ تبلیغ میں مدرسہ بھی ہے اور خانقاہ۔ میں (ابراہیم باوا) کہتا ہوں کہ ایسے لوگ ٩٤ کروڑ چلے لگالیں' مراکز کے ذمہ دار بن جائیں' منبر پر چڑھ کر تقریر کر لیں' گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اللہ کی پناہ!

دوسری طرف ہمارے تبلیغی اکابر فرماتے ہیں کہ ...... ☆ حضرت مولانا محمد الیاسؒ: تم علماء کے پاس جا کر دین سیکھو اور مشائخ کے پاس جا کر اپنے اخلاق کی درستگی کرو...... ☆ حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ: تم ہمیشہ علماء (وارث الانبیاء یعنی علماء حقانی و ربانی) کے محتاج بن کر کام کرو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا اور کوئی کام شروع کر دیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ جنبی (ناپاک شخص) کو امامت کیلئے کھڑا کر دیا جائے جس سے نہ اسکی نماز ہو گی اور نہ کسی کی...... ☆ حضرت مولانا محمد عمر پالنپوریؒ: یہ جو تبلیغ میں بھول چوک کرتے ہیں' یہ غیر تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ یہ تبلیغی اصول نہیں ہیں' ہم ایسی باتیں نہیں بتلاتے۔ اللہ رحم فرمائیں آج ایسے ہی قسم کے لوگ تبلیغی لیڈر صرف بنے ہی نہیں' بنائے جاتے ہیں جس سے روز بروز جہالت و فتنہ بڑھ رہا ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاسؒ عورتوں سے فرماتے ہیں کہ تم اپنے گھر والوں کو دین کے کام پر لگاؤ۔ حضرت جی مولانا انعام الحسنؒ فرماتے ہیں کہ تم اپنے گھر کے مردوں کا اللہ کی راہ میں (پختہ علماء سے دین سیکھنے کیلئے) نکلنے کی ترغیب دو۔ کسی نے نہیں فرمایا کہ عورتوں کو تبلیغ میں نکالو بلکہ جب حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ کے سامنے مستورات کی تبلیغی جماعت کی بات آئی تو آپؒ نے اسکی مخالفت کی۔ کسی بھی تبلیغی بزرگ نے اپنی مستور کو نہ تبلیغ میں بھیجا ہے اور نہ لے گئے۔ آج کے چند بے فہم عالم جو اپنی عورتوں کو تبلیغ میں لئے پھرتے ہیں اور جاہلوں کی تقریریں سناتے رہتے ہیں' اپنے پڑھنے پڑھانے کو برباد کرتے ہیں اور عظیم ترین گناہ میں مبتلاء ہیں۔

تبلیغی بزرگوں کی ہدایات کے خلاف آج کے تبلیغی ذمہ دار مستورات کی تبلیغی جماعت کی تشکیل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ...... ☆ عورتیں! تم جماعت میں ضرور نکلو اور اگر تمہارے شوہر منع کریں تو انکی بات مت سنو...... ☆ دودھ پیتی چھ ماہ کی بچی کو کہیں رکھ کر اور پانچ سالہ بچی کو دوسری جگہ رکھ کر ایک جوان عورت کا تبلیغ میں نکلنا یہی تو اصل قربانی ہے۔ اسی سے دین زندہ ہوتا ہے...... ☆ عورتوں کا گھر سے باہر دین سیکھنے کیلئے نکلنا یہی تو جہاد ہے...... ☆ اے ماں! تمہارے جوان بچے کو جماعت میں جانے دو چاہے تمہارے اور اسکے اہل و عیال کے حقوق ضائع ہو جائیں اور تم لوگوں کو تکلیف پہنچے۔ اگر تم نے روکا تو تم گنہ گار ہو گی...... ☆ کوئی حرج نہیں اگر عورتیں بلا محرم اور غیر محارم کیساتھ نکلیں۔ عورتیں کہاں نہیں جاتیں؟ اگر اللہ کی راہ میں نکل گئیں تو کیا نقصان ہوا؟ آج کے جاہل ایسی باتیں عمومی بیانوں میں ٹھوک دیتے ہیں جو یہ قطعاً جائز بلکہ حرام ہے۔ وارث الانبیاء اور صحبت و تربیت یافتوں کے علاوہ کوئی بھی شخص تقریر نہیں کر سکتا (دیکھئے تبلیغی مفتی حضرت مولانا محمود الحسن گنگوہیؒ اور حضرت مفتی عبد الرحیم لاجپوری مدظلہ کا فتاوی رحیمیہ کا سوال جواب نمبر ١٨٩٩۔ ١٩٠٠ اور ہمارے اکابرین کی باتیں جو ماہنامہ التبلیغ میں چھپتی ہیں۔

بعض بدنصیب جہلاء اب کہنے لگے ہیں کہ چلے لگانے کے بعد "میں دین میں پورا داخل ہو چکا ہوں" حالانکہ اس کی داڑھی کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ "میرا ایمان صحابہ جیسا ہے" حالانکہ پچاسوں تبلیغی ایسے ہیں کہ سرکار کو دھوکہ دیکر سرکاری پیسے نکالتے ہیں اور درجنوں ایسے ہیں جو اپنے مستور کو بلا پردہ آزاد کافروں مشرکوں اور زانیوں کے یہاں نوکری کیلئے بھیجتے ہیں۔ توبہ توبہ۔ ایسی بیہودہ باتیں کرنا بہت بڑا جرم اور سرکشی ہے۔ سورج کو آئینہ دکھانے کے برابر ہے۔ صحابہؓ کیلئے یہ کام فرض تھا۔ موجودہ تبلیغی کام کے بارے میں......

☆ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے معتمد اور خلیفہ حضرت مولانا احتشام الحسن کاندھلویؒ (جنکی کئی کتابیں تبلیغی نصاب میں داخل ہیں) نے لکھا ہے کہ مولانا الیاسؒ کے زمانے میں یہ کام بدعتِ حسنہ تھا' انکے بعد یہ کام اس سے بھی نیچے گر چکا ہے...... ☆ حضرت مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ کا فتوی ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے...... ☆ حضرت حکیم الامتؒ نے ابتدائی دَور میں جب اس کام کو دیکھا اور سنا تو فرمایا کہ آہ! کام تو یہی لیکن اسکے اہل (یعنی وارث الانبیاء) کریں۔ ایکبار فرمایا کہ مولانا الیاسؒ نے یاس کو آس میں بدل دیا ہے لیکن آخری عمر میں جب جاہلوں کا غلو و تشدد دیکھا تو فرمایا کہ یہ "جاہلوں کی جماعت" ہے...... ☆ حضرت شیخ الحدیثؒ تو اس کام کے اصل سرپرست تھے۔ انسے تو حضرت مولانا الیاسؒ نے کتابیں لکھوائیں۔ انہوں نے اعتراضات کرنیوالوں کے جوابات کی باقاعدہ کتاب شائع فرمائی جسمیں میری کتاب "حقیقتِ تبلیغ" کا بھی ذکر فرمایا لیکن آخری عمر میں آپنے اور حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ نے "بابوؤں کی جماعت" فرمایا ہے۔ مرکز نظام الدین والوں نے تبلیغی نصاب کا کیا حال کیا ہے وہ ہمارے دعوت و تبلیغ نمبر ۹ میں مدینہ منورہ کے اکابرین کے خطوط پڑھیں...... ☆ بندہ 1962 سے اس کام سے وابستہ ہے اور گیارہ سال برما کے شوری میں رہا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ ' مفتی اعظم برما مدظلہ اور اکابر علماء کی صحبت و تربیت میں رہا۔ اللہ نے کئی جانی اور مالی قربانیاں لیں اور الحمد للہ کئی تبلیغی کتابیں اردو اور برمی زبانوں میں چھپوائیں لیکن تبلیغ والوں کے غلو سے عاجز آکر اب "گمراہ لوگوں کی جماعت" کہتا ہے۔ مروجہ تبلیغ میں نکلنا نکالنا فرض ہے نہ واجب۔ حضرت جی نے ☆مقامی کام☆ کو جمانے بڑھانے پر تاکید فرمائی ہے (جو دراصل ریڑھ کی ہڈی کے مانند ہے)۔ یہ نہیں لکھا کہ مستورات اپنے مردوں کیساتھ جماعتوں میں نکلیں بلکہ لکھا کہ اپنے مردوں کو نکالیں (علماء کیساتھ جو ہم کہتے رہتے ہیں)۔

ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ عورتوں کی تعلیم کے دیگر شرعی و عقلی اور کامیاب ذرائع ہوتے ہوئے 'انکو گھر سے باہر نکالنا ناجائز و فتنہ ہی نہیں' بدعتِ قبیحہ اور حرام ہے۔ اللہ ہم پر رحم فرمائے آمین۔ (۴۳۰:۲۰۰۲)

مستورات کے بارے میں

حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ کا ایک اور مکتوب گرامی

......☆بنام سید الطاف حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم...... وفقنا الله و اياكم لما يحب و يرضى...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ احوال معلوم ہوئے۔ امید ہے کہ اپنے معمولات کی پابند کیساتھ مقامی اعمال میں خوب فکر و اہتمام کر رہے ہونگے۔ آپ نے عربی سیکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے تو تھوڑا تھوڑا سیکھتے رہیں۔

خواتین میں دینی ذہن بنایئے۔ آخرت کے اعتبار سے انہیں فکر مند کر کے نماز روزہ تسبیحات و تلاوت کی پابندی اور روزانہ اپنے گھر میں تھوڑی دیر فضائل کی تعلیم اور اپنے مَردوں کا راہ خدا میں نکلنے کیلئے معین و مددگار بنیئے۔ مشورہ کر کے انکو کبھی کبھار کسی پردہ دار مکان میں انہیں جمع کر کے معمر' شادی شدہ' پرانے سمجھدار آدمی سے بات کرائی جاسکتی ہے۔ مستورات میں بات کرنے کیلئے ایک اکیلا آدمی نہ جائے بلکہ تین کی جماعت بنا کر جائیں فقط والسلام

ف: اس مکتوب گرامی میں چند باتیں قابلِ غور ہیں ﴿۱﴾ جو لوگ تبلیغی مستورات کی تبلیغی جماعت کے دلدادہ ہیں اور اسکے خلاف فتاوی بتلانے والوں کو گالیاں دیتے ہیں' برا بھلا کہتے ہیں' جھوٹ اور ور الزام ڈالتے ہیں 'ایمان سلب ہو جانے کا خدائی دعوی کرتے ہیں' موت کی دھمکی دیتے ہیں' وہ جان لیں کہ اس خط میں (اور انکے دوسرے خط میں) مستورات کی جماعت کا کوئی ذکر نہیں ہے اور ذکر کرتے بھی کیسے جبکہ کوئی حضرت جی اپنی مستورات کو جماعت میں لے گئے ہیں اور نہ بھیجا ہے۔ حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ نے تو نسائی جماعت کی مخالفت کی تھی...... ﴿۲﴾ الحمد لله! میں نے رنگون میں ۱۹۶۴ میں اور گلاسٹر میں ۱۹۷۳ میں مستورات کی گھر کی تعلیم کا سلسلہ اپنے گھر سے شروع کرایا ہے اور ابتک جاری ہے لیکن اب چونکہ مساجد سے کرام ٹرانس میٹر کے ذریعے شریعت کی باتیں نشر ہوتی رہتی ہیں اسلئے ایسے مقامات پر مکان کی تعلیم کا سلسلہ بند کر دینا چاہیئے۔ عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت ہی نہ پڑے اور گھر بیٹھے دین کی باتیں سن لیں جو مقصود ہے۔ ہاں! اگر کہیں یہ سہولت نہ ہو تو کسی کے مکان پر پردہ کیساتھ انتظام کیا جاسکتا ہے۔

یاد رکھئے کہ عمومی بیان کرنا تجربہ کار علماء اور صحبت و تربیت یافتوں ہی کا کام ہے دوسروں کا نہیں (۴۳۶:۲۰۰۲)

عورتوں کی تبلیغی جماعت

﴿شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی صوفی عبد الحمید سواتی مدظلہ العالی﴾

حضرت امام عبد الوہاب شعرانیؒ لکھتے ہیں کہ تمام اہلِ حق اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احکامِ شرع کی تبلیغ کا کام مَردوں پر لازمی قرار دیا ہے‘ نہ کہ عورتوں پر۔ عورتوں کو تبلیغ کا کام سونپنا عیسائی مشنریوں کی تقلید ہے۔ اب انکی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی عورتوں کو تبلیغ پر بھیجنا شروع کر دیا ہے مگر یہ غلط ہے ۱۰ عورتیں گھروں میں تعلیم و تربیت کا کام تو انجام دے سکتی ہیں مگر مَردوں کی طرح جماعت کی شکل میں تبلیغ کیلئے نکلنا غیر فطری اَمر ہے۔ اسکے نتائج اچھے نہیں نکل سکتے بلکہ قباحتیں پیدا ہونے کا خطرہ ہے ۲۰ انگریز نے تو اسی آڑ میں بے حیائی کے بڑے بڑے ریکارڈ قائم کئے ہیں۔ آج مسلمانوں میں وہی چیز پر عود کر رہی ہیں جو کہ نہایت شرم کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو ہر معاملہ میں پیچھار کھا ہے حتیٰ کہ نماز میں بھی عورتوں کی صف مَردوں کے پیچھے ہوتی ہے۔ اگر عورتیں اگلی صف میں کھڑی ہو جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ آج دنیا میں ہر جگہ عورتوں کو آگے لایا جاتا ہے۔ اسلامی مملک میں بھی اُنہیں پارلامینٹ کا ممبر‘ وزیر اور مُشیر بنایا جاتا ہے حتیٰ کہ سربراہِ مملکت بنانے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ بخاری شریف میں حضورِ اقدس ﷺ کا واضح ارشاد ہے کہ لن یفلح قوم ولوا امرھم امراۃ ......وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا معاملات عورت کے سُپرد کر دئے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نبی یا رسول بنا کر نہیں بھیجا بلکہ یہ فریضہ ہمیشہ مَردوں کو سونپا جاتا رہا ہے۔ (الشریعہ اپریل ۲۰۰۱ء)

﴿۱﴾ حدیث شریف میں ہے کہ جو غیروں کی مشابہت کرے‘ قیامت میں اسکا حشر اُنہی کیساتھ ہوگا (نسائی) تبلیغی جماعت عیسائی مشن کی تقلید کرتی ہے جو اپنے مردوں کیساتھ ملک و بیرونِ ملک نکلتے ہیں)۔

﴿۲﴾ قباحتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ دار العلوم دیوبند کے فتوی میں ہے کہ اس کے نتائج بڑے گھناؤنے بعض علاقوں میں نکل چکے ہیں (جن کے گھروں میں عورتیں اُترتی ہیں‘ وہاں دو چار پر د جمع ہو جاتے ہیں)۔

﴿۳﴾ جب یہ جماعتوں میں نکلتی ہیں تو انکی اولاد شیطانی و نفسانی راہ اختیار کرتی ہیں۔ (۲۰۰۲: ۴۴۰)

﴿۴﴾ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے فرمایا کہ ۱۰۰ گمراہیوں کی ایک گمراہی یہ ہے کہ آدمی کا اعتماد سلفِ صالحین پر سے اُٹھ جائے ۱۲۔ مفتئی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہؒ حضرت مفتی سید مہدی حسنؒ حضرت مفتی سعید احمدؒ اور کوئی ۱۰۰ دار العلوم و فقہاء کے فتاوی ہیں کہ عورتوں کی جماعت ناجائز ہے۔

خواتین کی تبلیغی جماعت

﴿حضرت مولانا احمد نصر مدظلہ...... خلیفہ مجاز حضرت مولانا صفی اللہ جلال آبادی مدظلہ‘ جانشین حضرت مسیح الامت جلال آبادیؒ...... مہتمم مدرسہ عربیہ امدادیہ‘ POBox 2087‘ مارس یوپی‘ انڈیا﴾

چونکہ آجکل خواتین کی تبلیغی جماعت کثرت سے نکل رہی ہیں اسلئے کئی حضرات نے پوچھا کہ ایسا کرنا کیسا ہے جبکہ مستورات اپنے محَارم کیساتھ نکلیں؟ ہمارا سیدھا سادہ جواب یہ ہے کہ یہ نئی ایجاد ہے۔ پہلے کسی زمانے میں اسکا وجود نہیں تھا اور نہ ہی قرآن و حدیث سے اسکے جائز ہونے کا جواز مل یا نکل سکتا ہے۔ اسلئے یہ غیر ضروری اور ناجائز ہے۔ پھر اپنے سلفِ صالحینؒ اور موجودہ دَور کے اکثر علماء و فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ ناجائز بدعت مَردود اور غیر مقصود و غیر مطلوب ہے۔ دار العلوم دیوبند‘ مظاہر علوم سہارنپور‘ مفتی اعظم پاکستان (دار الافتاء والارشاد کراچی)‘ جامعہ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی‘ جامعہ اشرفیہ لاہور وغیرہ کے فتاوی ناجائز ہونے کے چھپ چکے ہیں...... حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے فرمایا ہے کہ سو گمراہیوں کے ایک گمراہی یہ ہے کہ سلفِ صالحین پر سے اعتماد اُٹھ جائے۔ یہ بڑے خسارہ کی بات ہوگی کہ اتنے سارے علماء منع اور ناپسند کریں‘ وہ کام ضد کیساتھ رواجی و رسمی طور پر جاری کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیں دار العلوم حقانیہ‘ اکوڑہ خٹک کے شیخ التفسیر والحدیث حضرت مفتی سیف اللہ مدظلہ کو کہ انہوں نے بہت جانفشانی و محنت کر کے علماء اور فقہاء کے فتاوی جمع کر کے ”کشف الغطاء عن تبلیغ النساء“ نامی کتاب لکھی ہے اور پوسٹر کی صورت میں بھی چند فتاوی شائع کئے ہیں جو برطانیہ کی مشہور تبلیغی شخصیت جناب ابراہیم یوسف باوا صاحب زید مجدھم نے شائع کی ہے۔ معلوم ہوا کہ باوا صاحب نے بھی دیگر علماء و فقہاء کے فتاوی و تحریرات کو اپنے تبلیغی رسالوں میں شائع کیا ہے اور خصوصی نمبران نکالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو اپنی شایانِ شان اجر دیں آمین۔

ہماری اپنی تحقیقات کے مطابق نہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور نہ کسی حضرت جیؒ نے اسے جائز کہا لکھا ہے اور نہ ہی انھوں نے اپنے گھرانہ کی مستورات کو بھیجا ہے یا ساتھ لے گئے تھے بلکہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے ملفوظ ۱۵۰ میں بھی یہ بات نہیں۔ حضرت جی مولانا محمد یوسف و انعام الحسنؒ کے خطوط میں عورتوں کی تعلیم کو تو ذکر ہے (اور اسکے قائل تو سب ہی علماء ہیں) لیکن جماعتوں میں لیجانا یا بھیجنے کا کوئی جواز نہیں ملتا۔ شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ عورتیں گھروں میں قرار سے اور جم کر بیٹھی رہیں۔ سب سے اہم اور ضروری بات

یہ ہے کہ عورتوں کو دین سیکھنے اور سکھانے کے کئی شرعی ذرائع ہیں مثلاً ہر جگہ علماء کی موجودگی اور انسے استفادہ کرنے کے مواقع 'کتابیں' ٹیپ' مقامی تعلیم کا انتظام اور اب تو گھر بیٹھ ٹرانس میٹر کے ذریعہ گھر گھر علماء کی دینی باتیں پہنچتی ہیں' پھر انکو اسکام کیلئے گھر سے باہر نکال کر ایک نیا فتنہ پیدا کیا جائے؟ میں مرکز نظام الدین کے ذمہ داروں سے عرض کرتا ہوں کہ اسکی وضاحت کریں اور اپنا مؤقف شرعی اعتبار سے ظاہر کریں۔ مسلسل خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اب عورتوں کی جماعتیں چند یوم سے بڑھ کر مہینہ چار مہینہ اور اپنے علاقے سے نکل کر غیر ممالک بھی جانے لگی ہیں۔ معصوم اولاد کو ادھر ادھر حوالہ کر کے نکلتی ہیں جیساکہ یہ فرضِ عین ہو۔ پھر انکے پیچھے اولاد کا جو حال ہے وہ سب جانتے ہیں۔ یہ بھی سنا جارہا ہے کہ اب خواتین کو بلا محرم اور غیر محرم کیساتھ بھی نکالا جارہا ہے جو کہ قطعاً حرام ہے اور یہ دین متین کیساتھ کھلا مذاق ہے۔ ہوائے نفس اور شیطان کے جال میں پھنس کر مَن مانیاں کرنا اور شریعت کو پسِ پشت ڈالنے کا انجام بہت ہی بُرا ہوتا ہے۔ جو لوگ اسے آگے بڑھاتے رہیں گے اور خدا جانے مستقبل میں کیا ہو' اس سب کا گناہ غیر شرعی کام شروع کرنیوالوں کو گناہِ جاریہ کی صورت میں بڑھتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ حفاظت کریں اور نیک سمجھ دیں آمین۔ دار العلوم دیوبند کے فتوی میں یہ بھی بالکل صاف اور واضح طور پر لکھا ہے کہ یہ واجب الترک قطعاً ممنوع و ناجائز ہے۔ اس فتوی کے بعد مزید کسی تحقیق کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ (۴۴۲:۲۰۰۲)

حضرت مفتی محمد شفیع عثمانیؒ نے حضرت مولانا محمد الیاسؒ کو فرمایا "ہر شخص اپنے فعل کو خود ذمہ دار ہے" یعنی شریعت کی بات سامنے آجانے کے بعد غلط راہ اختیار کرنے کرانے والا اپنے فعل کا خود ذمہدار ہے۔ خود حضرت مولانا الیاسؒ نے بالکل صاف صاف فرمایا ہے کہ صرف میری باتوں پر عمل کرنا بددینی ہے۔ میری باتوں کو قرآن وحدیث پر پیش کر کے خود غور وفکر کر کے عمل کیجیو (ملفوظ ۲۱۰)۔ مجھ ناچیز کا کہنا ہے کہ اگر یہاں وہاں سے جواز کی کوئی صورت مل بھی جائے تب بھی موجودہ دَور کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے' ترک کردینا واجب ہے۔ سب سے اہم کام یہ ہے کہ اولاد و نسل کے دین وایمان کی بقاء کی فکر کی جائے۔ اس کیلئے حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے کتنی اچھی نصیحت فرمائی کہ علماء کے پاس جاکر دین سیکھو اور مشائخ کی صحبت میں جاکر اپنے اخلاق کی درستگی کراؤ۔ امت کی اصلاح کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔ فراغت کے بعد عالم کیلئے بھی ضروری ہے کہ اہل اللہ و مشائخ کی صحبت و تربیت حاصل کریں پھر عوام کیلئے کتنا ضروری ہے' ہر شخص سوچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین کی سمجھ بوجھ اور عمل کی توفیق بخشیں آمین۔ واللہ اعلم

مستورات کی جماعت اور شریعت کا حکم

﴿ابراهیم یوسف باوا تبلیغی﴾

آپ اور ہم جانتے ہیں کہ کسی بھی پکی عمارت کیلئے اسکا بنیاد structure کا مضبوط ہونا لازم ہے مثلاً بنیاد [foundation] دیواریں [walls] ستون [pillars] مضبوط بنایا جاتا ہے ورنہ عمارت کا گر جانا اور انسانوں کا ہلاک ہونا ظاہر ہے۔ اسیطرح **اسلام** میں سب سے اہم' سب سے ضروری اور سب سے مضبوط بنیادی چیز "شریعتِ اسلامیہ" یعنی کتاب اللہ' سنت نبوی اور اجماع صحابہؓ ہے۔ اگر شریعتِ اسلامیہ مضبوط ہے تو انسان کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا' کبھی اسکے دین وایمان پر آنچ نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایمان والے کو حکم دیا کہ "تم دین میں پورے پورے داخل ہو جاؤ" یعنی کچھ دودھ کچھ دھئی والا معاملہ نہ رہے۔ ہم نے ایک "شریعت" قائم کی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی حکم دیا کہ تم شریعت ہی پر چلنا اور میرے بندوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا۔ میرے بندے دیکھو! بعض مرتبہ آزمائشیں آئیں گی' تمہارا امتحان لیا جائیگا کہ تم میری اور میرے احکام کی پیروی کرتے ہو (جو تمہیں رسول بتلاتے ہیں) یا عقل ونظر اور طبیعت کے بندے ہو؟ **اگر** تم میرے بندے ہو تو میرے احکام کے سامنے بلا چوں وچرا اپنی گردن جھکادو۔ تمہیں پسند آئے یا نہ آئے' تمہیں نفع ظاہر ہو یا نہ ہو' اسکی پرواہ نہ کرو۔ تم صرف اس بات کے مکلف ہو کہ میرے احکام کو مانو۔ تمہیں یہ اجازت ہے ہی نہیں کہ شریعت کو چھوڑ کر نظر وعقل اور نفس کی راہ چلو۔ اگر تم دینی احکام میں اپنی طبیعت اور نظر وعقل کے غلام بن گئے جسکا تمہیں حکم نہیں دیا گیا تھا تو تم راندے جاؤ گے' تمہاری کوئی نیکی قبول نہ ہوگی...... نہ فرض نہ نفل چاہے اُحد پہاڑ کے برابر نیکیاں لیکر آؤ **بلکہ** تمہیں جہنم کا ایندھن بنادیا جائیگا۔ (۱۹۳:۲۰۰۱)

عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قطعی حکم یہ ہے کہ تم گھروں میں جم کر اور قرار سے بیٹھی رہو اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیم وتاکید یہ ہے کہ تم گھر کے اندر ترین حصہ میں نماز پڑھو۔ دین سیکھنے کے بہانے گھر سے باہر نکلنا بہت بڑی جراءت اور سرکشی ہے خصوصاً جبکہ دین سیکھنے کے کئی شرعی اور عقلی ذریعے (کتابیں' مواعظ کے ٹیپ' علماء کرام کی موجوگی' ٹرانس میٹر کے ذریعہ گھر بیٹھے دین سیکھنا' مَردوں کا علماء اور مشائخ کے پاس جاکر دین سیکھ کر آنا وغیرہ) موجود ہوں۔ **اسلاف** میں کسی نے اپنی مستور کو دین سیکھنے کیلئے گھر سے باہر نہیں بھیجا بلکہ کسی تبلیغی بزرگ نے بھی یہ کام نہیں کیا پھر ہم یہ کام کر کے اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب کا کیوں مستحق بنتے ہیں خصوصاً جبکہ قدیم وجدید علماء اور فقہاء کے کوئی ۱۰۰ فتاوی عدم جواز کے موجود ہوں؟ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی نیک سمجھ دیں آمین

علماء کرام سے درخواست ہے کہ اس معاملہ میں امت کی رہنمائی کریں

خطوط ☆ حضرت مولانا محمد اہل اللہ صاحب مدظلہ

﴿خلیفہ مجاز مسیح الامت، حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خانصاحبؒ، جلال آبادی

و...... عارف باللہ حضرت حاجی ماسٹر شریف صاحب ؒ، ملتانی﴾

تامل ناڈو انڈیا سے لکھتے ہیں...... مستورات میں تبلیغ کیلئے اخراج فتنہ سے کم نہیں۔ واقعی یہ بدعت ہے، اس کی روک تھام بیحد ضروری ہے۔ جو عورتیں دو چار دین کی باتیں اور کچھ مضامین دیکھ کر جس کو وہ رٹ لیتی ہیں' وہ دیگر عورتوں پر فوقیت اور خود کو نعوذ باللہ صحابیات میں شمار کرنے لگتی ہیں۔ دوسری عورتیں جو ناخواندہ ہیں انہیں حقیر اور پھوہڑ سمجھتی ہیں اسی طرح یہ عورتیں خود بینی اور عیب جوئی جیسی روحانی بیماریوں کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ایسی عورتیں دین کو بھی ایک فیشن ہی کی طرح برت رہی ہیں یہ سب چیزیں قابل اصلاح ہیں ورنہ آگے چل کر اس کے نتائج بہت ہی خطرناک بن سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

☆ حضرت مولانا مفتی محمد محی الدین قاسمی مدظلہ

﴿دارالعلوم' انکلیشور' گجرات' انڈیا﴾

عورتوں کی جماعت کے بارے میں آپ نے جو لکھا ہے اس سے متفق ہوں۔ مزید اہل مرکز کو بتلایا جائے کہ وہ اس کو بند کر دیں، صرف مقامی طور پر (تعلیم) تک ہی اس کو محدود رکھیں۔ واللہ اعلم

☆ حضرت مولانا مفتی عبدالحمید نعمانی مدظلہ

﴿آگرہ' انڈیا﴾

بعد دعا سلام لکھتے ہیں...... پردہ کے ساتھ بھی مستورات کی جماعتیں نکالنی نہیں چاہئے۔ کیا کسی حضرت جی نے اپنی مستورات کو لیکر نکلے ہیں ...... یا...... کسی محرم کیساتھ بھیجا ہے؟ (۲۰۰۲: ۳۱۹)

☆ حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہ

﴿خلیفہ مفتی اعظم پاکستان' حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ﴾

حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب (مدظلہم) احمد پور شرقیہ کو لکھتے ہیں دارالعلوم حقانیہ کے مفتی (حضرت مولانا سیف اللہ حقانی مدظلہ) نے جو رسالہ (كشف الغطاء عن تبليغ النساء) عورتوں کا تبلیغ میں نکلنے کے عدم جواز کا لکھا ہے اس کو حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی صاحب مدظلہ نے پسند فرمایا

مستورات کی تبلیغی جماعت

﴿ابراهیم یوسف باوا تبلیغی﴾

ایک بات یاد رکھو کہ کسی ذات کو کسی دینی کام سے فائدہ ہوا ہو اور وہ کام شریعت کے مطابق ہو تو اسے اپنانا چاہیئے...... اور اگر وہ کام شریعت کے مطابق نہ ہو' درجنوں علماء و فقہاء نے شریعت کی روشنی میں اسکے خلاف فتاوی دیئے ہوں تو عقلمندی اسی میں ہے کہ اسے چھوڑ دے۔

﴿۱﴾ تبلیغی مرکز ڈیوزبری برطانیہ کے ظالم ذمہ داروں نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی ایک رائے گرامی پکڑ کر فلیکس کے ذریعہ مجھے گالیاں' موت کی دھمکی' بہتانات والزامات اور میرا ایمان سلب ہو جانے کا خدائی دعوی لکھا...... لیکن انہوں نے حضرتؒ کی یہ شرعی بات ٹھکرا دی جس میں فرمایا ہے کہ "سو گمراہیوں کی ایک گمراہی یہ ہے کہ اسلاف پر سے اعتماد اٹھ جائے"۔ اسلاف کے تمام حضرات (مفتی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ' دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم مولانا محمد مہدی حسن صاحبؒ' مظاہر العلوم سہارنپور کے مفتی اعظم مولانا سعید احمد صاحبؒ) کے فتوی میں مستورات کی جماعت کو ناجائز قرار دیا ہے...... ﴿۲﴾ کسی نے اسلامک اکیڈمی لسٹر کے جلسہ میں بتایا کہ حضرت مولانا لدھیانوی شہیدؒ نے اپنی رائے گرامی سے رجوع فرمالیا ہے (واللہ اعلم)۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ حضرت والاؒ سے ملاقات ہو جائے لیکن وعدے کرنے کے باوجود انکے خلیفہ مفتی جمیل احمد خان نے ملاقات نہیں کرائی لیکن ہمنے فتاوی کے سارے ذخیرے حضرتؒ پر لندن اور کراچی بھیج دئے...... ﴿۳﴾ حضرت والاؒ نے میری دو بچیوں کا حفظِ قرآن کا آخری سبق سن کر مجمع میں مجھے مبارکبادی دی اور فرمایا کہ "آپکے خاندان پر رشک آتا ہے"۔ یہ رشک یہی ہے ناکہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے میں نے بچیوں کی شرعی تعلیم و تربیت اپنے گھر پر کی' نہ انکو مدرسۃ البنات بھیجا نہ تبلیغ میں لے گیا؟...... ﴿۴﴾ الحمد للہ حضرت مولانا سعید احمد خانؒ کے مکان پر (مدینہ منورہ 1985 میں) میری آخری بچی کا حفظ قرآن کا آخری سبق سنایا گیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں...... (۵) الحمد للہ میں تبلیغی ہوں' حضرت شیخ الحدیثؒ کا مرید اور مفتی اعظم برما مدظلہ کا خصوصی طالب علم اور برما کے تبلیغی شوری میں گیارہ سال رہا اور الحمد للہ کئی جانی و مالی قربانیاں دیں لیکن اپنے گھر والوں میں سے کسی کو تبلیغ میں نہیں لے گیا بلکہ گھر ہی پر خود تعلیم و تربیت کی ہے...... ﴿۶﴾ حضرتؒ کے شیخ' حضرت شیخ الحدیثؒ نے فضائل رمضان میں اپنی بچیوں کے بارے میں جو لکھا' وہ گھر ہی کی تعلیم کا نتیجہ ہے...... ﴿۷﴾ سنبھل یوپی کے مفتی اعظمؒ حضرت مولانا حبیب احمدؒ اور انکی اہلیہ محترمہؒ نے اپنی ساتوں بچیوں کو حافظ قرآن بنایا ہے اور دونوں بیٹے عالم بھی ہیں۔ اسی طرح کئی خاندان ہیں جنکی بچیاں گھر پر حافظہ قاریہ عالمہ فقیہہ عابدہ کاملہ اور نیک اطاعت گزار ہیں۔ اللہ پاک ہم پر اپنا فضل فرمائے اور دین کی نیک سمجھ عطاء فرمائے آمین۔ (۲۰۰۱: ۱۹۳)

نعت شریف

عورتوں کو تو مساجد میں جماعت ہے حرام — شرع سے اس کا کہیں کچھ بھی نہیں کوئی مقام
عورتوں کے لئے فرما گئے یہ خیر انام — گھر کے اندر ہی نمازیں وہ پڑھیں اپنی دوام

رہنمایانِ شریعت نے یہ کیا ظلم کیا
مسجدوں میں جو نمازوں کا انہیں حکم دیا

واہ کیا خوب نیا گل یہ کھلایا تم نے — صنفِ نازک کو مساجد میں بلایا تم نے
ایسی امید نہ تھی تم سے کیا کیا تم نے — اک نئے فتنے کو مسجد میں جگایا تم نے

ابتو پہونچیں گے وہاں لوگ اذاں سے پہلے
سن رسیدہ نظر آئینگے جواں سے پہلے

کھول دیگی یہ روشن بڑھکے در فتنہ وشر — رس یہ تھی حضرتِ فاروقؓ کی پہلے سے نظر
ہو نہ جائیں وہ کسی کی کہیں منظورِ نظر — معتکف ہو کے نہ جم جائیں کہیں تا بہ سحر

اور اگر انسے کوئی پوچھے کہاں تھیں شب میں
وہ یہ فرمائیں کہ مسجد میں حضورِ رب میں

مثل غیروں کے اگر قوم یہ آزاد ہوئی — پھر تو کچھ شبہہ نہیں اس میں کہ برباد ہوئی
عہدِ اصحابؓ میں یہ رسم کب ایجاد ہوئی — کیوں ادھر ان کی طبیعت کی نہ افتاد ہوئی

یہ تو مغرب کے تمدن کی زیاں کاری ہے
نقلِ اغیار سے کیا فیض فقط خواری ہے

جو بھی ہو حکمِ شریعت اسے لازم کرلو — دین کے پھولوں سے تم جھولیاں اپنی بھرلو
کوئی تحفہ کوئی سوغات نہ پیہم و زو لو — دین کے باب میں الزام نہ اپنے سر لو

ہے خداوند تعالٰی سے دعا اب یہ نعیم
کرتو بہلے ہوئے لوگوں کو عطا عقل سلیم

فہرست مضامین

کشف الغطاء عن تبلیغ النساء

﴿مروجہ تبلیغ میں عورتوں کا جانا جائز نہیں﴾

مؤلف و مرتب: حضرت مفتی سیف اللہ حقانی مدظلہ العالی'

﴿شیخ التفسیر والحدیث وصدر مفتی دارالعلوم حقانیہ' اکوڑہ خٹک' پاکستان﴾

قیمت: (۱۷:۱۷)

ناشر: ادارہ اشاعت الاسلام......برطانیہ

IDARA ISHA'AT AL-ISLAM,

15 Stratton Road, Gloucester GL1-4HD, England/UK.

{Tel/Fax: 01452-306626; 0161-232 9851....Email: idarauk@hotmail.com}

فہرست مضامین

اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء

﴿ عورتوں کی تبلیغ کے بارے میں فقہاء کے اقوال ﴾

مؤلف و مرتب: شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء اللہ مدظلہ (بلوچستانی)

ناشر: ادارہ اشاعت الاسلام......برطانیہ

IDARA ISHA'AT AL-ISLAM, 15 Stratton Road, Gloucester GL1-4HD, England/UK.

{Tel/Fax: 01452-306626; 0161-227 9851}

36, Manchester M16-7AN, England.

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا صریح **حکم** (جو فرضِ عین) ہے کہ

" تم اپنے گھروں میں جم کر اور قرار سے بیٹھی رہو "

بچیوں اور عورتوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں یہ کتابیں پڑھی جائیں۔

﴿۱﴾ اِکرام مُسلِمات

(حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانویؒ......سابق مفتی اعظم' پاکستان)

﴿۲﴾ مَدارسِ نِسواں

(حضرت مفتی محمد نعیم مظاہری مدظلہ)

﴿۳﴾ کشف الغطاء عن تبلیغ النساء (اردو)

(شیخ التفسیر والحدیث حضرت مفتی سیف اللہ حقانی مدظلہ)

﴿۴﴾ اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء (اردو)

(شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء اللہ مدظلہ 'بلوچستانی)

﴿۵﴾ مستورات کی جماعت جائز نہیں

ماہنامہ "التبلیغ" برطانیہ کے خصوصی شمارے

﴿۶﴾ پردہ......مسلمان عورت کی عصمت و عفّت کا قلعہ ہے

(ابراهیم یوسف باوا رنگونی ثم تبلیغی......مدیر: ماہنامے **الاسلام و التبلیغ**' برطانیہ)

(مؤلف و مرتب: **فضائل دعاء** وغیرہ)

ادارہ اشاعت الاسلام

خط و کتابت کا پتہ 15 STRATTON ROAD, GLOUCESTER GL1-4HD, ENGLAND/UK.

{Phone/Fax: 01452-306623..... Email: Idarauk @ hotmail.com}

[International Phone/Fax: 0044 1452-306623]

Jama Masjid Imdadia, Blackburn Street, Old Trafford, MANCHESTER M16

ENGLAND/UK. [Phones/Faxes: 0161-232 9851..... Email: idarauk@hotmail.com]

حضرت حکیم الامتؒ حضرت مولانا محمد الیاسؒ حضرت شیخ الحدیثؒ
اور حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ کی تعلیمات کی روشنی میں شائع ہونے
والا دنیا میں دیوبندی مسلک کا واحد تبلیغی

ماہنامہ "التبلیغ" (مع تاثرات)

﴿۱۰۰۰ سے زائد علماء و صلحاء کا پسندیدہ﴾

بانی و مدیر: تبلیغی کام کا عاشق اور ۱۹۶۲ء سے تبلیغی کام سے وابستہ

ابراھیم یوسف باوا تبلیغی

☆ حضرت شیخ الحدیث مہاجر مدنی کا مرید...... ☆ مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف مدظلہ (خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیثؒ و خلیفہ صحبت حضرت مولانا تھانویؒ) کا تربیت یافتہ..... ☆ امیر جماعت تبلیغ برما حضرت مولانا حافظ محمد صالح مدظلہ کا صحبت یافتہ..... ☆ گیارہ سال برما کے تبلیغی شوری کا محرک مبلغ درجنوں تبلیغی و اصلاحی کتب کا مصنف و ناشر، مدارس و خانقاہوں کا عاشق...... ☆ کئی جانی مالی تبلیغی قربانیاں دینے والا...... ☆ دن رات اکابر علماء سے تعلق و نسبت رکھ کر استفادہ کرنیوالا انتہائی تجربہ کار تبلیغی شخص کے رسالہ سے فائدہ اٹھایئے۔ ادارہ

☆ سالانہ اجراء صرف:

(اساتذہ۔ طلبہ۔ علماء۔ مدارس۔ ائمہ مساجد۔ اداروں کیلئے خصوصی رعایت)

IDARA, 15 STRATTON ROAD, GLOUCESTER GL1-4HD, ENGLAND/UK

[Founder of first full-time Islamic Madrasah in UK in 1977];

MASJID-e-IMDADIAH, BLACKBURN ST, OLD TRAFFORD,

Postal address: POBox 36, MANCHESTER M16, ENGLAND]

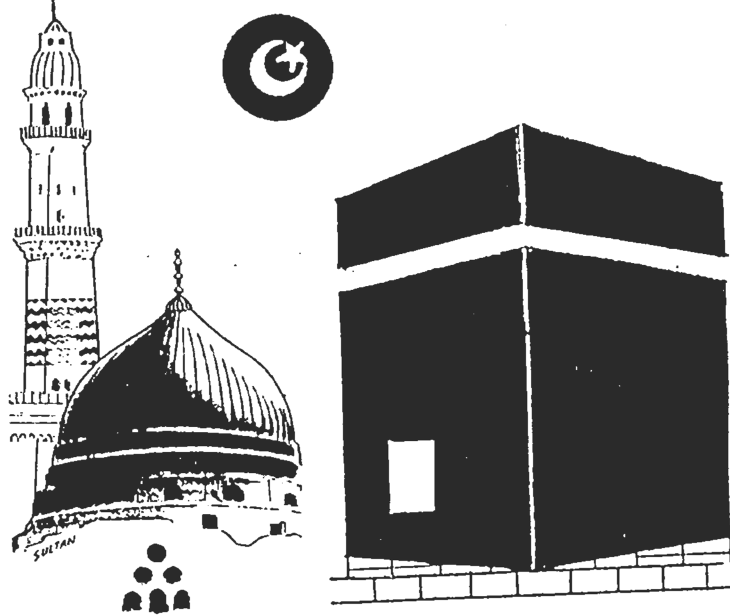
{Tel/Faxes: 01452-306623, 0161-232 9851.... Email: idarauk@hotmail.com}

(انڈیا اور دوسرے ممالک میں ملنے کے پتے ادارہ سے حاصل کریں)

مستورات کی تبلیغی جماعت

شریعت مطہرہ کی روشنی میں ناجائز۔ غیر مقصود
مَردُود۔ ممنوع۔ بدعتِ قبیحہ۔ فتنۂ عظیم اور حرام ہے۔

﴿ حصہ دوم ﴾



مرتبہ: ابراھیم یوسف باوا تبلیغی

IDARA ISHA'AT AL-ISLAM

15 Stratton Road, Gloucester GL1-4HD. England/UK.

[Phone/Fax: 01452-306623]

Old Trafford P.O.Box No.36, Manchester M16-7AN, England/UK.

[Phone/Fax: 0161-232 9851]

مستورات کی تبلیغی جماعت جائز نہیں

﴿ حصہ ۲ ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورتوں کی تبلیغی جماعت کا شرعی حکم

﴿ اکابر مفتیانِ ہند کے فتاوی کی روشنی میں ﴾

حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس صاحب رومی مدظلہ العالی (مفتی اعظم شہر آگرہ)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، حدیث شریف میں علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ قیامت کے قریب فتنوں کی' جیسے بارش ہونے لگی گی' یکے بعد دیگرے فتنوں کا ظہور ہوگا جس طرح تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جانے پر تسبیح کے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں۔

آج کل جبکہ آئے دن ایک تحریک شروع ہوتی ہے 'ایک نئی جماعت قائم ہوتی ہے ضرورت ہے کہ تمام مسلمان پوری طرح چوکنا اور ہوشیار رہیں۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ایک حدیث میں پیشن گوئی فرمائی ہے کہ میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں جائیگا بقیہ تمام فرقے دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی اجمعین نے دریافت کیا کہ جنت میں جانیوالا فرقہ کونسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرقہ جنت میں جائے گا جو میرے اور میرے اصحابؓ کے طریقہ پر چلے گا۔

یہ حدیث شریعت صحیح طور پر مشعلِ راہ ہے۔ اس کی روشنی میں ہمیں حق و ناحق کو سمجھنا اور پہنچاننا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کوئی بھی کام ہمیں کتنا ہی اچھا لگے 'اگر وہ کام آپ ﷺ کے زمانۂ مبارک یا حضراتِ صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں نہیں ہوا تو دین و شریعت کے لحاظ سے اسے ہر گز اُن حضرات کی طرف منسوب نہ کیا جائے گا۔

اہل زیغ نے ایک گمراہ کن طریق کار یہ اختیار کیا ہے کہ بعض آیاتِ قرآن اور بعض روایاتِ احادیث کا مطلب وہ اپنے عمل اور طریق کار کی تائید میں استعمال کرتے ہیں حالانکہ حضراتِ مفسرین کرام اور شراح حدیث نے ان آیات و روایات کو وہ مطلب نہیں بیان کیا ہے تو صورت انتہائی خطرناک اور صریح گمراہی کی ہے۔

مودودی جماعت تو تفسیر بالرائے کی گمراہی میں بہت پہلے سے مبتلاء تھی ہی' دیکھا یہ جارہا ہے کہ "**دعوت و تبلیغ**" کا کام کرنیوالے بھی اب اسی قسم کی غلطی میں مبتلاء ہوتے جارہے ہیں اور محض اپنی بات میں وزن اور زور پیدا کرنے کیلئے بعض آیاتِ قرآنی اور روایاتِ حدیث کو اپنے مزعومہ مطلب کی تائید

میں بے دھڑک پیش کر دیتے ہیں۔

تبلیغ کا یہ کام پہلے تو صرف مَردوں ہی تک محدود تھا لیکن اُدھر پچھلے تقریباً پچاس سال پہلے سے عورتوں کی جماعتیں بھی تبلیغ کیلئے نکلنے کا ایک غلط اور ناجائز طریقہ شروع کیا گیا ہے اور اب اِدھر بیس پچیس سال سے یہ سلسلہ کچھ اور بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

"**اہل** دین اصحابِ صلاح واصلاح کی دینی ذمہ داری اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا تقاضاء ہے کہ دین و تبلیغ کے نام پر اٹھنے والے اس فتنہ کا سدِباب کریں۔ حدیث شریف من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان"

(تم میں سے جو شخص کوئی برائی اور غلطبات دیکھے تو اسے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر یہ نہ کر سکے تو زبان سے اس کی اصلاح کرے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو کم از کم دل سے تو اسے بُرا سمجھے ہی کہ یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے)۔

حضورِ اقدس ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانۂ خیر میں جب کہ دعوت و تبلیغ کی ضرورت اس سے زیادہ تھی۔ اس وقت حضور اقدس ﷺ نے عورتوں کی جماعتیں، تبلیغ کیلئے کہیں نہیں بھیجیں اسلئے اِس زمانہ میں جو لوگ یہ طریق کار اپنا رہے ہیں، وہ اس میں حضور اقدس ﷺ کی پیروی ونیابت کا یقینی طور پر نظر انداز کر رہے ہیں۔ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حضورِ اقدس ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے تو عورتوں کو فرض نماز تک کیلئے مسجد جانے کو پسند نہیں فرمایا تو......

کیا یہ مروجہ تبلیغ فرض نماز سے بھی بڑھا ہوا ہے؟

بڑی خوشی کی بات ہے کہ بعض اصحابِ خیر نے اس فتنہ کے سدِباب کیلئے ہندوستان کے مستند و مشہور حضرات علماء کرام ومفتیانِ عظام کے اِن فتاوی کی اشاعت کا ارادہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالی انہیں بیش از بیش جزائے خیر مرحمت فرمائے اور امت کو اس پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے آمین

عبد القدوس رومی غفرلہ (یکم شعبان ۱۴۱۷ھ)

(ادارہ ۲۰۰۲: ۳۴۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی...... حضرت مولانا مفتی سیّد مہدی حسن صاحبؒ، صدر مفتی دار العلوم دیوبند

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں......

(۱) کیا عورتوں کا تبلیغ کیلئے سفر کرنا محرم کیساتھ درست ہے؟......(۲) مَردوں کا تبلیغ کو جانا اور اپنے اہل وعیال کے نان نفقہ کا انتظام بھی نہ کرنا، کیا ایسا کرنا درست ہے؟......(۳) کیا تبلیغ کرنا ہر مسلمان مَرد وعورت پر فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے؟۔ اگر فرض ہے تو کونسا فرض ہے یا سنت ہے تو کونسی سنت ہے؟ مع الدلائل بیان فرمائیں۔ بینو توجروا۔

☆ عبد الرحیم دہلوی، صدر بازار، بارہ ٹوٹی مسجد کوٹھے والی، دہلی

الجواب (منجانب دار العلوم دیو بند)

﴿۱﴾ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم اور تابعین رحمھم اللہ کے زمانہ میں تبلیغ کیلئے عورتیں سفر نہیں کرتی تھیں اور نہ آپ ﷺ نے اور نہ صحابہؓ نے تبلیغ کیلئے عورتوں کو سفر کرنے کا حکم فرمایا (اور) نہ خود تبلیغ کیلئے سفر میں روانہ کیا۔ اس عمل سے ثابت ہوا کہ عورتوں کے ذمہ تبلیغ کیلئے سفر کرنا جائز نہیں۔ خیر القرون کے زمانہ میں اگر کسی عورت کو کسی مسئلہ کی ضرورت ہوتی تھی تو آنحضرت ﷺ یا ازواج مطہرات یا صحابہؓ کی بیویوں سے آکر دریافت کر لیتی تھیں۔ تبلیغ مَردوں کے ذمہ اس زمانہ میں مقرر تھی اور عورتیں پردہ کے ذریعہ احکام کو معلوم کر کے دین کی باتیں سیکھتی تھیں۔ مَردوں کا کام یہ تھا کہ وہ اپنی عورتوں کو اپنے ساتھ نہ لیجاتے تھے۔ جب اس خیر کے زمانہ میں یہ صورتِ حال رہی ہے تو اِس شر اور فتنوں کے زمانہ میں عورتوں کو تبلیغ کیلئے سفر کرنا اگرچہ مَحرم کیساتھ ہی کیوں نہ ہو، کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟ یہ خیال کہ عورتوں کو کس طرح تبلیغ ہوگی، اس بناء پر صحیح نہیں کہ انکے مَرد انکو تبلیغ کریں اور دین کے احکام انکو سکھائیں اور خود مَرد دین کی باتیں دوسرے واقف کاروں سے سیکھیں یا سیکھنے اور سکھلانے کیلئے سفر کریں ورنہ عام طور پر عورتوں کا تبلیغ کیلئے سفر کرنا فتنہ کے دَروازوں کا کھول دینا ہے جو آج دنیا پر نظر ڈالنے سے مشاہد بھی ہے۔

﴿۲﴾ اپنے اہل وعیال کے نفقہ کا انتظام کرنا مَردوں پر ضروری اور واجب ہے۔ اس کے انتظام سے وقت اگر

میں بے دھڑک پیش کر دیتے ہیں۔

تبلیغ کا یہ کام پہلے تو صرف مَردوں ہی تک محدود تھا لیکن اُدھر پچھلے تقریباً پچاس سال پہلے سے عورتوں کی جماعتیں بھی تبلیغ کیلئے نکلنے کا ایک غلط اور ناجائز طریقہ شروع کیا گیا ہے اور اب اِدھر بیس پچیس سال سے یہ سلسلہ کچھ اور بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

"اہلِ دین اصحابِ صلاح واصلاح کی دینی ذمہ داری اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا تقاضاء ہے کہ دین و تبلیغ کے نام پر اٹھنے والے اس فتنہ کا سدباب کریں۔ حدیث شریف من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان"

(تم میں سے جو شخص کوئی برائی اور غلط بات دیکھے تو اسے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر یہ نہ کر سکے تو زبان سے اس کی اصلاح کرے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو کم از کم دل سے تو اسے بُرا سمجھے ہی کہ یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے)۔

حضورِ اقدس ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ خیر میں جب کہ دعوت و تبلیغ کی ضرورت اس سے زیادہ تھی۔ اس وقت حضور اقدس ﷺ نے عورتوں کی جماعتیں، تبلیغ کیلئے کہیں نہیں بھیجیں اسلئے اِس زمانہ میں جو لوگ یہ طریق کار اپنا رہے ہیں وہ اس میں حضور اقدس ﷺ کی پیروی و نیابت کا یقینی طور پر نظر انداز کر رہے ہیں۔ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حضورِ اقدس ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے تو عورتوں کو فرض نماز تک کیلئے مسجد جانے کو پسند نہیں فرمایا تو......

کیا یہ مروجہ تبلیغ فرض نماز سے بھی بڑھا ہوا ہے؟

بڑی خوشی کی بات ہے کہ بعض اصحابِ خیر نے اس فتنہ کے سدباب کیلئے ہندوستان کے مستند و مشہور حضرات علماء کرام و مفتیانِ عظام کے اِن فتاوی کی اشاعت کا ارادہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالی انہیں بیش از بیش جزائے خیر مرحمت فرمائے اور امت کو اس پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے آمین

عبدالقدوس رومی غفرلہ (یکم شعبان ۱۴۱۷ھ)

(ادارہ ۲۰۰۲: ۳۴۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی...... حضرت مولانا مفتی سیّد مہدی حسن صاحبؒ، صدر مفتی دار العلوم دیوبند

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں......

(۱) کیا عورتوں کا تبلیغ کیلئے سفر کرنا محرم کیساتھ درست ہے؟......(۲) مَردوں کا تبلیغ کو جانا اور اپنے اہل وعیال کے نان نفقہ کا انتظام بھی نہ کرنا کیا ایسا کرنا درست ہے؟......(۳) کیا تبلیغ کرنا ہر مسلمان مَرد وعورت پر فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے؟۔ اگر فرض ہے تو کونسا فرض ہے یا سنت ہے تو کونسی سنت ہے؟ مع الدلائل بیان فرمائیں۔ بینو توجروا۔

☆ عبدالرحیم دہلوی، صدر بازار، بارہ ٹوٹی مسجد کوٹھے والی، دہلی

الجواب (منجانب دار العلوم دیو بند)

﴿۱﴾ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم اور تابعین رحمھم اللہ کے زمانہ میں تبلیغ کیلئے عورتیں سفر نہیں کرتی تھیں اور نہ آپ ﷺ نے اور نہ صحابہؓ نے تبلیغ کیلئے عورتوں کو سفر کرنے کا حکم فرمایا (اور) نہ خود تبلیغ کیلئے سفر میں روانہ کیا۔ اس عمل سے ثابت ہوا کہ عورتوں کے ذمہ تبلیغ کیلئے سفر کرنا جائز نہیں۔ خیر القرون کے زمانہ میں اگر کسی عورت کو کسی مسئلہ کی ضرورت ہوتی تھی تو آنحضرت ﷺ یا ازواجِ مطہرات یا صحابہؓ کی بیویوں سے آکر دریافت کرلیتی تھیں۔ تبلیغ مَردوں کے ذمہ اس زمانہ میں مقرر تھی اور عورتیں پردہ کے ذریعہ احکام کو معلوم کر کے دین کی باتیں سیکھتی تھیں۔ مَردوں کا کام یہ تھا کہ وہ اپنی عورتوں کو اپنے ساتھ نہ لیجاتے تھے۔ جب اس خیر کے زمانہ میں یہ صورتِ حال رہی ہے تو اِس شر اور فتنوں کے زمانہ میں عورتوں کو تبلیغ کیلئے سفر کرنا اگرچہ مَحرم کیساتھ ہی کیوں نہ ہو، کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟ یہ خیال کہ عورتوں کو کس طرح تبلیغ ہو گی، اس بناء پر صحیح نہیں کہ انکے مَرد انکو تبلیغ کریں اور دین کے احکام انکو سکھائیں اور خود مَرد دین کی باتیں دوسرے واقف کاروں سے سیکھیں یا سیکھنے اور سکھلانے کیلئے سفر کریں ورنہ عام طور پر عورتوں کا تبلیغ کیلئے سفر کرنا فتنہ کے دَروازوں کا کھولدینا ہے جو آج دنیا پر نظر ڈالنے سے مشاہد بھی ہے۔

﴿۲﴾ اپنے اہل وعیال کے نفقہ کا انتظام کرنا مَردوں پر ضروری اور واجب ہے۔ اس کے انتظام سے وقت اگر

فارغ ہو تو تبلیغ کیلئے سفر کرنا جائز ہوگا۔ اہل وعیال کو بھوکا چھوڑ کر تبلیغ کیلئے سفر کرنا جائز نہیں۔

"شریعت نے تمام مردوں پر بھی تبلیغ کرنے کو فرض اور ضروری قرار نہیں دیا ہے بلکہ انہی پر تبلیغ کرنا ہے جو تبلیغ کے اہل ہیں اور جو تبلیغ کے اہل نہیں ہیں' ان پر تبلیغ کرنا فرض نہیں بلکہ بسا اوقات نااہلوں کی تبلیغ سے فتنوں کے دروازے اور زیادہ کھل جاتے ہیں جسکا مشاہدہ ہو رہا ہے"۔

قرآن کریم میں یہ نازل ہوا فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون (الآیة) حدیث شریف میں بے شک! یہ وارد ہے بلغوا عني ولو آية و في رواية ولو كلمة وفي رواية ولو حرفا (الحديث)۔۔ لیکن یہ حکم عام طور پر مردوں کیلئے ہے' نہ کہ عورتوں کیلئے اور جو عورتیں پردہ نشین ہیں' دوسری عورتیں یا دوسرے مرد آکر دریافت کر جائیں تو حدیث کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ یہ اس بناء پر کہ عورتوں کو گھر میں رہنے اور پردے کیساتھ زندگی بسر کرنے کا حکم ہے اور بلا ضرورت و مجبوری گھر سے باہر نکلنے اور سفر کرنے سے بتاکید منع فرمایا گیا ہے۔

﴿۳﴾ جوابات بالا سے معلوم ہوا کہ تمام مردوں اور عورتوں پر تبلیغ کرنا ضروری نہیں بلکہ جماعت میں سے بعض لوگوں پر فریضہ تبلیغ عائد ہوتا ہے اور وہ وہی لوگ ہیں جو تبلیغ کے اہل ہوں۔ امر بالمعروف اور نہی عن النکر ہر واقف کار پر فرض اور ضروری ہے۔ ہاں! اگر تمام مسلمان تبلیغِ دین کو چھوڑ دیں تو گنہ گار ہوں گے۔ والله سبحانه تعالى اعلم بالصواب۔ سید مہدی حسن غفرلہ۔ ۲۵۔۲۔۱۳۷۱ھ

فتوی: مفتی اعظم' حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ (سابق مفتی اعظم ہند)

الجواب: ﴿۱﴾ تبلیغ دین ہر مسلمان پر بقدر اسکے مبلغ علم کے لازم ہے لیکن تبلیغ کی غرض سے سفر کرنا ہر مسلمان پر فرض نہیں بلکہ صرف انلوگوں پر جو تبلیغ کی اہلیت بھی رکھتے ہیں...... ﴿۲﴾ اور وہ فکر معاش سے بھی فارغ ہوں تبلیغ کیلئے سفر کرنا جائز ہے۔ فرض ولازم ہر مسلمان کے ذمے نہیں ہے...... ﴿۳﴾ اور عورتوں کا تبلیغ کیلئے گھروں سے نکلنا زمانہ خیر الامم میں نہ تھا اور نہ اسکی اجازت معلوم ہوتی ہے کہ عورتیں تنہا تبلیغ کیلئے سفر کریں۔ عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ حج فرض کیلئے بھی بغیر محرم کے جانا جائز نہیں تو صرف تبلیغ کیلئے کیسے جاسکتی ہیں؟ واللہ اعلم (کفایت المفتی کتاب العلم ج۲ ص۱۰)

فتوی: حضرت مولانا مفتی سعید احمد اجراڑویؒ (صدر مفتی مظاہر علوم سہارنپور)

جوابات صحیح ہیں۔ اس فتنہ کے زمانہ میں عورتوں کا سفر کرنا بہت سے خطرات کا سبب ہے اسلئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ مقامی طور پر ہر جگہ ان کی تعلیم و تبلیغ پردہ کی رعایت کیساتھ ہونی چاہئے۔ سفر اور گشت تبلیغ کا ان کیلئے ہرگز مناسب نہیں ہے۔ (۲۵ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ)

فتوی: حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مدظلہ العالی

﴿ صدر مفتی وناظم مظاہر علوم وقف سہارنپور ﴾

استفتاء: مخدومی مکرمی حضرت مفتی صاحب۔ السلام عليكم ورحمته الله وبركاته

گذارش ہے کہ حسب ذیل مسائل کا جواب تحریر فرما کر ممنون فرمائیں......

(۱) عورتوں کا تبلیغ کیلئے اپنے گھر سے نکلنا درست ہے یا نہیں؟...... (۲) چند عورتیں مل کر ایک محلہ سے دوسرے محلہ کی عورتوں میں جاکر کلمہ نماز کی تبلیغ کرتی ہیں۔ اس طرح چند عورتوں کا مل کر جانا بدعت کی وعیدوں میں شامل ہے یا نہیں؟...... (۳) چند عورتوں کا ایک شہر سے دوسرے شہر میں اپنے کسی محرم کیساتھ تبلیغ کیلئے جانا اور ان میں بعض کے محرم ہوتے ہیں اور بعض کے نہیں ہوتے۔ ایسی صورت میں جن کے محرم ساتھ نہ ہوں' انکا جانا درست ہے یا نہیں اور ایسا کرنیوالا گنہگار تو نہیں ہے؟

بندہ محمد سعید دہلی۔ ۵ جولائی ۱۹۵۲ء

الجواب: تبلیغ کی اہمیت اور موجودہ دَور میں اسکی ضرورت سے انکار نہیں مگر جو حدود اس کیلئے مقرر کردئے گئے ہیں ان سے تجاوز کرنا درست نہیں۔ تمام احکامِ شرعیہ میں افراط و تفریط کی سخت ممانعت آیات وروایات میں وارد ہے۔

حضور اکرام ﷺ اور صحابہؓ و تابعینؒ کے زمانہ میں عورتوں کا تبلیغ کیلئے سفر کرنا ثابت نہیں اور نہ آپ ﷺ نے سفر کا حکم فرمایا۔ عورتوں کیلئے قرار فی البیوت ایک ایسا اہم فریضہ ہے کہ اسکا ثواب جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔ اخرج البزار عن انس رضی اللہ عنہ قال جئن انساء الی رسول الله ﷺ فقلن یا رسولَ الله (ﷺ) ذهب الرجال بالفضل و الجهاد فی سبیل الله تعالی فهل لنا من عمل ندرك به فضل المجاهدين فی سبیل الله تعالی فقال علیه السلام من فقدت منكن فی بیتها فانها تدرك عمل المجاهدين فی سبيل الله اهروح المعانی ٢٢-٦١۔

اسلئے عورتوں کو سفر کرنے کی ممانعت ہے اور بعض ضرورتوں میں خاص شروط مثلاً ترکِ زینت اور وجود محرم وغیرہ کیساتھ درست ہے۔ جو عورت بلا ضرورت اور بلا رعایت شروط سفر کرتی ہے اسکی ممانعت بہت سی روایات سے ثابت ہے قال علیه السلام لا یحل لا مراة تومن بالله والیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم ولیلة الامع ذی محرم علیها (صحیحین)۔

حج جو کہ نہایت اہم عبادت ہے اور شروط کے پائے جانے کے بعد فرض عین ہے مگر اس میں بھی عورت کو بلا محرم سفر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے البتہ کسی عورت کو اگر کسی مسئلہ کی ضرورت ہوتی تھی تو آنحضرت ﷺ یا ازواجِ مطہرات سے دریافت کرلیتی تھیں۔ فقہاء نے عورت کو مجلسِ علم میں حاضر ہونے سے بھی منع کیا ہے اور شوہر کو حق دیا ہے کہ وہ اسکو روک دے۔ فی الدر المختار وله منعها من الغذل الی قوله ومن مجلس العلم الا لنازلة امتنع زوجها من سوالها اھ ج ٢-٢٢٧۔

عورتوں کی تعلیم کا خیال مَردوں کو رکھنا چاہئے لیکن اگر مَرد اسکو پورا نہ کر سکے تو پھر احتیاط کیساتھ مسئلہ وغیرہ کے پوچھنے کیلئے نکل سکتی ہے۔ اس فتنہ کے زمانہ میں جبکہ مَردوں کیلئے بھی سفر میں مشکلات ہیں تو عورتوں کے سفر کرنے میں کس قدر فتنے ہونگے؟

ابتدائے اسلام میں عورتیں خاص شروط کیساتھ شرعی ضرورتوں میں باہر نکلتی تھیں مگر خیر القرون میں ہی اسکی ضرورت محسوس ہوئی کہ عورتوں کو مساجد میں آنے سے روک دیا جائے۔

چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لو ان رسول الله ﷺ رای ما احدث النساء لمنعهن المساجد كما منعت نساء بنی اسرائیل (مسلم)۔ حضرت ابن عمرؓ ایک مرتبہ آپ کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ انذنوا للنساء باللیل الی المساجد تو آپ کے صاحبزادے حضرت واقدؓ نے فوراً ارشاد فرمایا کہ اذا یتخذ نه دغلاً (هو الفساد والخداع) (مسلم ١٥-١٨٣ و غیر ذالک)۔

الغرض نماز جیسی عبادت کہ شہر اور محلہ کی مسجد میں اداء کی جاتی ہے اور زیادہ دُور بھی نہیں اس کیلئے جانا نہیں پڑتا خیر القرون میں ہی اس کیلئے مساجد میں آنے سے رک گئی تھیں اور مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی کے ثواب معہود سے حرام ہوگئیں۔ فقہاء لکھتے ہیں ولا یحضرن الجماعات (کنز) وفی البحر لقوله تعالیٰ وقرن فی بیوتکن وقال علیه السلام صلاتها فی قعر بیتها افضل من صلاتها فی صحن دارها وصلاتها فی صحن دارها افضل من صلاتها فی مسجدها و بیوتهن خیر لهن ولانه لا یومن من الفتنة من خروجهن العلقة فشمل الشابه والعجوز والصلاة النهارية والليلية قال المص والفتوىٰ على الكراهة فی الصلوٰة كلها ومتى كره حضور المسجد للصلوة فلان يكره حضور مجالس الوعظ خصوصاً هؤلاء الجهال الذين تحلوا بحلية العلماء اولىٰ ذكره فخر الاسلام اھ ومن فتح القدير المعتمد منع الكل فی الكل الا العجائز المتفانية اھ بحر ص٣٥٨، شامی ص٥٩١، زاد المعاد وطحطاوی ص١٦٦

﴿٢﴾ جیسا کہ اس میں ہم نے بیان کیا کہ عورتوں کا تبلیغ کیلئے سفر اور گشت کرنا ثابت نہیں ہے اسلئے ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں عورتوں کو جماعتیں بنا کر جانا اور گشت کرنا، گھر گھر پھرنا، اس زمانہ میں فتنہ کا باعث ہے البتہ اپنے محلہ میں کسی خاص مقام پر پوری احتیاط اور پردہ کیساتھ کبھی کبھی تعلیم اور وعظ و تبلیغ کیلئے جمع ہو جائیں تو گنجائش ہے۔

﴿٣﴾ جیسا کہ ابھی معلوم ہوا کہ یہ سفر ثابت نہیں ہے لیکن اگر سفر کیا جائے اور پوری احتیاط کیساتھ کیا

جائے تو پھر اس سفر میں ہر عورت کا محرم ہونا ضروری ہے۔ یہ صورت کہ بعض کا محرم سفر میں ساتھ ہو اور بعض کا نہ ہو، ہرگز درست نہیں۔ فقہاء احناف نے تو حج جیسے اہم فریضہ میں بھی ایسی صورت کو جائز نہیں لکھا۔ چہ جائیکہ تبلیغ کیلئے ایسی صورت کو جائز رکھا جائے' ایسی صورت میں تنہاء سفر کرنے سے زائد فتنہ کا اندیشہ ہے۔

وتعتبر فی
المراۃ ان یکون لھا محرم تحج بہ او زوج اذا کان بینھا
و بین مکۃ مسیرۃ ثلثۃ ایام و قال الشافعی یجوز لھا الخروج
اذا خرجت رفقۃ معھا نساء ثقاۃ لحصول الامن بالمرافقۃ
ولنا قولہ علیہ السلام لا تحجن امراۃ الا ومعھا محرم ولانھا
بدون المحرم یخاف علیھا الفتنۃ و تزداد بانضمام غیرھا
ولھذا الخلوۃ بالاجنبیۃ وان کان معھا غیرھا ھدایہ ص ۲۱۳

فقط واللہ اعلم بالصواب
کتبہ مظفر حسین مظاہری دارالافتاء مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
۱۶/ شوال ۱۳۷۱ھ
الجواب صحیح عبداللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
الجواب صحیح سعید احمد مفتی مظاہر العلوم سہارن پور ۱۷/ شوال ۱۳۷۱ھ

سوال
تبلیغ کون کرے اور کہاں کرے
جواب
تبلیغ اہل سے ہو اور محل میں ہو

دار الافتاء

مستورات کی تبلیغی جماعت

بددینی عمل اور سو گمراہیوں کی ایک گمراہی ہے۔

☆ حضرت مولانا محمد الیاسؒ ملفوظ نمبر ۱۵۰ میں عورتوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ تم اپنے مردوں کو دین کے کاموں میں لگاؤ (یہ بھی نہیں فرمایا کہ اپنے مردوں کو تبلیغ میں لگاؤ) بلکہ ایکبار یہ فرمایا کہ لوگ علما کے پاس جاکر دین سیکھیں اور مشائخ کے پاس جاکر اپنے اخلاق کی درستگی کرائیں۔ پھر عورتوں کی جماعت کا کیا سوال؟...... ☆ ملفوظ ۲۱۰ میں فرماتے ہیں کہ صرف میری باتوں پر عمل کر نا بند دینی ہے۔ میں جو کچھ کہوں اسے کتاب و سنت (شریعت) پر پیش کر کے از خود غور و فکر کر کے اپنی ذمہ داری پر عمل کرنا۔ میں تو بس اِ مشورہ دیتا ہوں...... ☆ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے فرمایا کہ سو گمراہیوں کی ایک گمراہی یہ ہے کہ آدمی کا اعتماد سلفِ صالحین پر سے اٹھ جائے (بندہ کے نزدیک یہ ۴۹ کروڑ گمراہی ہے یعنی تبلیغ والے یہ جو ۴۹ کروڑ نیکیاں گنواتے ہیں' انکے غلط کاموں کا گناہ بھی ۴۹ کروڑ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انکو ہدایت دیں آمین۔ مدیر)۔

﴿۱﴾ سلفِ صالحین وہ مبارک ہستیاں ہیں جنکے نقشِ قدم پر چلنے کے بارے میں سورہ فاتحہ میں حکم دیا گیا کہ کہو کہ اے میرے پروردگار! مجھے اُن لوگوں کے راستے پر چلا جنھوں نے آپ سے انعام پایا یعنی کامیاب ہوئے۔ مفسّرین لکھتے ہیں کہ کامیاب ہونے والے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام' صدیقین' شہداء اور صالحین ہیں۔

﴿۲﴾ حضرت جی مولانا محمد یوسف کا خط جو مستورات کیلئے ہے' شائع ہو چکا...... حضرت جیؒ کا خط اور حضرت شیخ التبلیغ کا مندرجہ بالا ملفوظ' موجودہ مرکز نظام الدین کے چوں کا تقسیم کردہ خفیہ پرچہ "مستورات میں کام کی شروعات" کی دھجیاں اڑا دی ہے اور بے قیمت و بے حیثیت کر دی ہے۔ اسی پرچہ میں ہے کہ حضرت جیؒ نے مستورات کی جماعت کی مخالفت کی ہے...... ﴿۳﴾ بالفرض اگر ہم اسے صحیح بھی سمجھ لیں تو یاد رکھو! کسی چیز کا جائز ہونا یا ناجائز ہونیکا مدار و معیار شریعت (کلام اللہ' سنت نبوی اور اجماع صحابہ) پر ہے' نہ کہ کسی کے قول اور عمل سے کسی چیز کو شریعت میں داخل کیا جائے۔ اسکی دلیل حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے ملفوظ ۷' ۱۱' ۱۵۰ اور ۲۱۰ میں خوب واضح ہو چکی اور مولانا لدھیانوی شہیدؒ کے ملفوظ قابل عمل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ اور سنت نبوی کو مضبوطی کو پکڑے رہے گا' وہ ہرگز گمراہ نہ ہوگا ۱۲۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص شریعت کو چھوڑے گا' وہ گمراہی میں پھنسے گا۔ بعضوں کا قول ہے کہ

تقریریں کراؤ۔ یقین جانو کہ بہت سارے لوگ از خود آجائیں گے۔ آپ لوگوں کو گشت بھی کرنا نہ ہوگا۔ یہ کام تم کرو گے؟ تم کہو گے کہ یہ شریعت کے خلاف کے کام ہیں تو بھائیو! علماء و فقہاء کے فتاویٰ میں ہے کہ مستورات کی جماعت ناجائز۔ بدعت۔ مَردُود۔ ممنوع۔ غیر مطلوب۔ فتنہ اور حرام ہے پھر اسے کیوں نہیں مانتے؟

(**مجھے** خوف ہے کہ آئندہ کسی زمانے میں...... فتنے جب عروج پر ہونگے تو کوئی تعجب نہ کرنا کہ اس زمانے کے تبلیغی، عورتوں کو مسجد میں بلائیں گے اور انسے تقریر کروائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں آمین)۔

حضرت شیخ الحدیثؒ "مستورات کی جماعت" کی ضرورت اور فائدہ نہیں سمجھتے تھے؟ از دو حضرت جیؒ مستورات کی جماعت کا فائدہ نہیں سمجھتے تھے؟ کیا ان حضرات نے اپنی مستورات کو جماعتوں میں لیکر گئے تھے یا کسی کیساتھ بھیجا تھا؟۔ میں "عقلِ کُل" رکھنے والوں سے پوچھتا ہوں کہ آپنے بانی و شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کا ملفوظ نمبر ۱۵۰ پڑھا ہے؟ اِس ملفوظ میں تو انہوں نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ مَردوں کو تبلیغی جماعتوں میں نکالو پھر عورتوں کا کیا سوال؟ ۱۴۰۰ سال تک یہ بات کسی کو کیوں نہیں سُوجھی؟ یا تو مراکز تبلیغ نظام الدین اور رائے ونڈ والے دعویٰ کریں کہ ہم **عقلِ کل** رکھنے والے ہیں اور وہ بھی ایسی عقل جو دنیا میں نہ کسی کے پاس تھی اور نہ ہے یا معاف کیجئے میرے اس کہنے پر کہ تم جاہل، بابو اور غیر صحبت و تربیت یافتہ ہو (یہ الفاظ میرے نہیں حضرت تھانویؒ حضرت شیخ الحدیث حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ اور حضرت مولانا محمد عمر پالنپوریؒ کے ہیں) اور میں (بندہ ابراہیم) کہتا ہوں کہ تم گمراہی کی راہ پر چل رہے ہو اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہو۔

﴿۱۰﴾ حضرت شہید اسلامؒ کی رائے کا ناجائز نفع اٹھاتے ہوئے تبلیغی مرکز ڈیوز بری برطانیہ کے ظالموں نے مجھے نہایت گندا و غلیظ فیکس کر کے اکرام مسلم نمبر کی دھجیاں آڑا دیں۔ دوسری بات یہ ہوئی کہ حضرت شہید اسلامؒ کے بعد یہ لوگ عورتوں کو بلا محرم اور غیر محارم کیساتھ نکالنا شروع کیا ہے۔ اگر یہ باتیں حضرتؒ کی حیاتی میں ہوتیں تو حضرتؒ انکی اس بھی زیادہ خبر لیتے جو "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کی ج ۱۰-۲۵ میں ہے۔

☆ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کا خوف جو انہوں نے ملفوظ نمبر ۳۸ میں فرمایا اور وہ خوف جو تقریر ترمذی ج ۲-۲۰۹ میں درج ہے، سامنے آہی گیا۔

☆ حضرت مولانا قاضی عبد السلامؒ کا خوف جو اوپر گزرا سامنے آہی گیا۔

تبلیغ میں جس تیزی اور بے لگام بے اصولیاں اور غلو و تشدد بڑھ رہا ہے، اللہ ہی جانیں کہ کیا کیا برائیاں ظہور میں آئیں گے؟ میرا اشارہ اسطرف ہے کہ یہ کام اب ۹۹ فیصد جاہلوں و بابوؤں اور غیر تربیت یافتوں کے ہاتھوں میں پہنچ ہی چکا ہے اور ہمارے علماء، تبلیغی منکرات سے کتراتے ہیں حالانکہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے علماء کو

تاکید فرمایا کہ تم منکرات سے ضرور روک ٹوک کرو (ملفوظات شیخؒ)۔ حضرت شیخؒ کے خلیفہ حضرت مفتی ٹونکیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ منکرات کی روک ٹوک نہ ہوئی تو طاعات والے اعمال بھی ضائع ہو جائیں گے اور کوئی عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب نازل فرمادیں ۱۲۔

دیکھو! "فضائل تبلیغ" میں ایک حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور قوم و جماعت باوجود قدرت کے اسکو اس گناہ سے نہیں روکتی تو پوری قوم و جماعت پر اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔ یہاں ایک شخص کا سوال نہیں، پوری جماعت دین کے نام گناہ بلکہ جُرات اور سرکشی کر رہی ہے۔ ہے کوئی جو انکو روکے؟ روکنا درکنار، اپنی عزت، اپنی روٹی بوٹی اور اپنے مفاد کیلئے گناہ کرنیوالوں کا ساتھ دیا جارہا ہے۔ یہ بہت خطرناک ہے۔ اِنہی گناہوں کی پاداش میں آج مسلمانوں کی پٹائی ہو رہی ہے جسکا احساس تک نہیں ہوتا۔

﴿۱۱﴾ حضرت اقدس مفتی محمد فرید مدظلہ العالی (سابق شیخ التفسیر والحدیث و صدر مفتی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور مہتمم دار العلوم صدیقیہ، زروبی سرحد پاکستان) نے پہلے پہل نسائی جماعت کا جواز کا فتویٰ دیا تھا لیکن جب دیکھا کہ اس میں فلاں فلاں خرابیاں آگئی ہیں تو فوراً رجوع فرما کر عدمِ جواز کا نیا فتویٰ جاری کیا اور مجھے بھیجا (جو پہلے چھپ چکا ہے) یہ بہت بڑی دینی خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو خوب جزائے خیر دیں آمین۔

﴿۱۲﴾ مرکز نظام الدین والوں نے "**خفیہ**" طور پر مستورات کی جماعت کے جواز کا پرچہ نکالا اور اس میں چوں جیسی باتیں لکھی ہیں۔ یہ پرچہ شرعًا و عقلاً ناقابلِ قبول ہے۔ بعض فقہاء نے اسکے شرعی و عقلی جوابات دیئے ہیں جو ہم نے شائع کیے۔ حسبِ معمول نظام الدین والوں کو جیسا کہ سانپ نے ڈس لیا ہے، بالکل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ انکی حرکتیں اور کام و بول دین کو مونڈنے والے ہیں۔ اللہ کی پناہ!

﴿۱۳﴾ مرکز نظام الدین والوں کے قریب ترین رشتہ دار حضرت مولانا محمد طلحہ مدظلہ (ابن حضرت شیخ الحدیثؒ) ہیں۔ آپ نے تبلیغ والوں کے بارے میں کیا فرمایا یہ برطانیہ والوں سے پوچھا جائے اور انکی تقریریں جو کوئی ۱۳ مقامات پر ہوئیں، حاصل کر کے سنی جائیں۔ کئی حضرات نے مختلف جگہ سے فون کر کے مجھے بتلایا کہ "حضرت نے آپ والی باتیں کہی ہیں"۔ اللہ قبول فرمائیں اور تبلیغ والوں کو ہدایت دیں آمین۔

﴿۱۴﴾ **الحمد للہ!** آج سے کوئی ۴۰ سال پہلے بھی مظاہر علوم سہارنپور کا فتویٰ مستورات کی جماعت کے بارے میں عدم جواز کا ہے اور اب بھی مظاہر علوم اور مظاہر علوم وقف دونوں نے عدم جواز کے فتوے دیئے ہیں۔ اللہ کرے یہ لوگ مان لیں اور یہ سلسلہ بند کر دیں ورنہ گناہ عظیم کے مستحق ہونگے۔ اللہ نیک توفیق دیں آمین۔

مولانا موصوف" (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ) سے یہ لوگ بالکل منافقانہ محبت و پیار جتاتے ہیں۔ اِنکو گوں کی محبت کسی سے اُسی وقت تک کیلئے ہوتی ہے جبتک کوئی انکی ہاں میں ہاں ملانے والا ہو۔ اگر اِن جاہلوں ناہلوں باولوں کی محبت بزرگوں سے حقیقتاً ہوتی تو یہ لوگ بزرگوں کے تمام شرعی دینی کاموں (مدارس خانقاہیں جہاد تصانیف و تالیفات وعظ و نصیحت والے کاموں) میں حصہ لیتے یا کم از کم تائید کرتے لیکن انکا حال یہ ہے کہ انکے نزدیک مروجہ تبلیغ کے سواء سارے ہی کام نعوذباللہ بیکار و حقیر اور ڈھونگ ہیں۔

ان لوگوں کو من مانیاں کرنے کیلئے کہیں سے جواز مل جانا چاہیئے چاہے وہ لنگڑا لولا ہی کیوں نہ ہو۔ کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ مولانا شہیدؒ کی مراد مستورات کی جماعت غیر محارم اور بلا محرم نکالنے کی تھی؟ یہ لوگ ایسی جماعتیں نکال رہے ہیں۔ انصاف سے کوئی بتائے کہ یہ لوگ گمراہی کا کام کرتے ہیں کہ نہیں؟

مولانا موصوفؒ نے اپنی زندگی کا بیشتر وقت قادیانیوں کے تعاقب میں گزارا اور یہ کام تبلیغی والوں کی نظر میں امت میں توڑ پیدا کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ کس کھیت کی مُولی ہے؟ انکی مساجد میں اس عنوان پر بلکہ کسی عنوان پر کوئی بات نہیں کر سکتا۔ موجودہ دَور کا جہاد انکے نزدیک جہادِ اسلامی نہیں ہے۔ اس سے جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ جہاد کی ساری آیات قرآنی اور احادیث ان جہلاء کے نزدیک دعوت و تبلیغ سے وابستہ ہیں (دیکھئے انکی کتاب منتخبِ احادیث کا آخری باب)۔ مولاناؒ نے ماشاء اللہ! کئی ضروری مسائل سے مسلمانوں کو واقف کرایا (آپ کے مسائل اور ان کا حل) لیکن یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے کلمہ نماز کا ٹھکانا نہیں ہے اور یہ فقہاء مسئلہ مسائل کی باتیں کرتے ہیں یعنی یہ سارے کام اور باتیں انکے نزدیک العیاذباللہ بیکار ہیں۔ یہ لوگ مولانا موصوف" سے جو محبت بتلاتے تھے وہ صرف اور صرف تبلیغی تائید کی حد تک تھی (الحمد للہ! مولانا شہیدؒ کا تبلیغی فتویٰ جو آپ کے مسائل اور انکا حل ج ۱۰ ص ۲۵ میں چھپا، اس سے انکے ہوش اڑ گئے اور انکے دانت کھٹے ہو گئے)۔

میں ثابت کر سکتا ہوں اور انشاء اللہ! ثابت کرونگا کہ یہ جو انکے نزدیک تبلیغی نصاب، تفاسیر اور دیگر دین کی کتابوں سے بہتر ہے، یہ لوگ خود تبلیغی نصاب کے دشمن ہیں۔ اکابر علماء کی چند باتیں ہمارے دعوت و تبلیغ نمبر ۹ میں چھپی بھی ہیں اور انشاء اللہ آئندہ چھپے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سارے ہی علماء و صلحاء کے کاموں اور ذاتوں سے دشمنی رکھتے ہیں جو اُنھیں نصیحت کرے۔ (اِلاماشاءاللہ)۔

تبلیغی حضرات یوں بھی مردوں کے تبلیغی کام میں اپنے تبلیغی اکابرین کی نصیحتوں پر عمل نہیں کر پاتے اور بے شمار غلطیاں کرتے ہیں، وہ مستورات کے نہایت نازک معاملہ میں 'اصولوں کی پابندی کیسے کر سکتے ہیں؟ اللہ انکو ہدایت دین آمین۔

(۴۲۵:۲۰۰۲)

☆مستورات کی تعلیم☆

﴿ حضرت جی مولانا انعام الحسنؒ ﴾

(ایک تبلیغی خط۔ بنام بمبئی کی مستورات۔ کیا تبلیغ والے اس پر عمل کریں گے؟)

السلام علیکم رحمتہ اللہ وبرکاتہ...... امید ہے کہ خیر و عافیت سے ہونگے۔ ماہ مبارک کی گھڑیوں کو دعوت اور عبادت و دعاء کی مشغولی کیساتھ گذار رہا ہوگا۔ حق تعالیٰ شانہ اخلاص کیساتھ اپنی مرضیات کے کاموں میں لگے رہنے اور آگے بڑھتے رہنے کو نصیب فرما کر دنیا میں دین کی سرسبزی کا سبب اور دارین میں ترقیات کا ذریعہ بنائیں (آمین)۔ حق تعالیٰ شانہ نے ہر مرد و عورت کو ہمیشہ کی کامیابی دینے کیلئے اس دنیا میں اپنی استطاعت کے اعتبار سے محنت اور جد و جہد میں لگنے کا مکلف بنایا ہے اور وہ محنت پہلے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ عملی طور پر سمجھائی ہے اور حضور پاک ﷺ ۲۳ سال کی محنت کر کے اپنے صحابہ کو وہ محنت سکھلا کر قیامت تک آنیوالی انسانیت کے نمونہ چھوڑا ہے۔ اس دعوت کی محنت کو صحیح جذبہ اور صحیح طریقہ سے جو کرتے ہیں وہ دنیا میں بھی امن و امان اور سکون و اطمینان اور عبدیت کیساتھ زندگی بسر کرتے ہیں اور موت کے بعد ہمیشہ کیلئے اللہ تعالیٰ کی لامتناہی انعامات و اکرامات حاصل کرتے ہیں۔

دعوت کی یہ مبارک محنت بعض زمانوں کے اعتبار سے بعض مکانات کے اعتبار سے بعض احوال کے اعتبار سے اپنے اجر و ثواب کو بیحد بڑھا دیتی ہے جیسا کہ اِس وقت رمضان شریف کا مبارک مہینہ چل رہا ہے جسمیں گھر بیٹھے نفلوں کا ثواب فرضوں کے برابر اور فرضوں کا ثواب ستر گناہ بڑھ جاتا ہے تو پھر اللہ کی راہ میں نکل کر ان نوافل و فرائض کے زندہ کرنے کی محنت میں لگنا کس قدر اجر و ثواب کو بڑھاتا ہوگا؟ ۔

حضرت جیؒ لکھتے ہیں...... فتح مکہ اور بدر جیسے واقعات اس مبارک ماہ میں ہوئے یعنی اس مبارک ماہ کی محنت و قربانی سے حق تعالیٰ شانہ خوش ہو کر ایمان والوں کی مدد کیلئے آسمان سے فرشتے اتارے اور غلط زندگیوں کو خدا نے زمین میں دفن کیا اور حق کی زندگی کو دنیا میں سربلند کیا گویا حق تعالیٰ شانہ کیلئے اس راہ میں قربانی دینا محبوب ہے اور اسی پر اہل عالم کے لئے رشد و ہدایت کے فیصلے ہوتے ہیں لیکن انسان کے دشمن نفس و شیطان اسکو اسپر آنے نہیں دیتے۔ اگر زیادہ سے زیادہ فکر میں بات آتی ہے تو بھی کہ اتنی کہ حضور ﷺ کے اعمال ہمارے اندر آجائیں۔ یہ بات تو پہلے انبیاء علیہم السلام کی سنت تھی۔

<u>ختم نبوت کی محنت</u>: حضور ﷺ کی سنت ختم نبوت والی محنت کو عالم میں رواج دیکر قیامت تک کیلئے زندہ

☆ مستورات کے کام کی شروعات ☆

مرکز نظام الدین کا خفیہ پرچہ شریعت اور عقل دونوں کے خلاف ہے

مرکز نظام الدین کی طرف سے ☆مستورات کے کام کی شروعات☆ کے عنوان سے ایک پرچہ خفیہ طور پر تقسیم کیا گیا ہے (جس کے چند جوابات دیے جا چکے)۔ اسمیں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ عورتوں کو بلا محرم تبلیغ میں نکالنے کے قائل تھے۔ کیا کوئی مسلمان اسے قبول کریگا جبکہ

﴿۱﴾ شرعی حکم یہ ہے کہ ایک عورت بلا محرم ☆**فرض حج**☆ کیلئے بھی نہیں جاسکتی؟

﴿۲﴾ کوئی عورت اپنی مقامی مسجد نہیں جاسکتی' چاہے نماز جماعت اور دینی تعلیم ہی کیلئے کیوں نہ ہو؟

﴿۳﴾ آج (۷ ستمبر ۱۹۹۹ء) جبکہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ ملفوظات کا مطالعہ کر رہا تھا' اسمیں یہ ملفوظ نظر سے گزرا (ملفوظ ۱۵۰)۔

[A6:170]

"میں مستورات سے کہتا ہوں کہ دینی کام میں تم اپنے گھر والوں کی مددگار بن جاؤ۔ انھیں اطمینان کیساتھ دین کے کاموں میں لگنے کا موقع دو اور گھریلو کاموں کا انکا بوجھ ہلکا کر دو تاکہ وہ بے فکر ہو کر دین کا کام کریں۔ اگر مستورات ایسا نہ کریں گی تو **حبالتہ الشیطان** (یعنی شیطان کے جال اور پھندے جنمیں پھانس کے وہ آدمیوں کو دین کی راہ سے روکتا ہے) ہو جائیں گی"۔

(اس مبارک ملفوظ میں یہ بھی نہیں ہے کہ مرد تبلیغ میں نکلیں پھر عورتوں کا کیا سوال؟)

﴿۴﴾ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے ملفوظ ۱۷' ۱۱' ۱۲۶' ۲۱۰ اور وہ مکالمہ جو حضرت مولاناؒ کا حضرت مفتی محمد شفیع عثمانیؒ سے ہوا جسے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے "تقریر ترمذی ج ۲ صفحہ ۲۰۹" میں نقل کیا' کے ہوتے ہوئے 'مستورات کی جماعت کا جواز بنانے کی سعی میں' یہ پرچہ خفیہ شائع کرنا ناجائز ہی نہیں' **قطعاً حرام** ہے۔ انہوں نے خود اس پرچہ میں یہ ثابت کیا کہ حضرت مولاناؒ مغلوب الحال تھے اور حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ اسکے مخالف تھے (مغلوب الحالوں کی باتوں اور کاموں کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں اور بے عقلوں کو نیک ہدایت دیں آمین)۔

مستورات کی جماعت......اگر جائز ثابت ہوئی تو......

سوال: آپ بڑی شدت سے مستورات کی تبلیغی جماعت کا انکار کرتے ہیں......اور بار بار علماء اور فقہاء کے فتاوی بھی شائع کر رہے ہیں......ابھی ابھی آپکی تازہ اشاعات ☆دعوت و تبلیغ نمبر ۹ اور مستورات کی جماعت جائز نہیں ہے☆ میں دلائل بھی پیش کیے ہیں۔ اگر خدانخواستہ قبر میں پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ آپ سے یہ کہیں کہ مستورات کی جماعت جائز تھی تو آپ کیا جواب دیں گے؟

الجواب: اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو میں اللہ تعالیٰ سے عرض کرونگا اور پوچھونگا کہ......﴿۱﴾ کیا مروجہ تبلیغی کام اور مستورات کی تبلیغی جماعت فرض عین تھی جسطرح کہ نماز روزہ زکوٰۃ اور حج ہے؟ (۲-) ......﴿۲﴾ حضور اقدس ﷺ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں عورتیں بڑی کڑی شرائط کیساتھ مسجد نبوی جاتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ و صحابہؓ سے دین سیکھتی تھیں اور انھیں ہر عبادت کا ۵۰ ہزار گنا اجر بھی زیادہ ملتا تھا......پھر سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سلسلہ کیوں بند کروادیا؟......اور سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انسے کیوں اتفاق کیا؟......اور یہ کیوں فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ بقید حیات ہوتے تو یہ سلسلہ بند کروادیتے؟......اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں سے کسی نے کیوں کوئی اعتراض نہیں کیا؟......﴿۳﴾ کیا حضور ﷺ اور صحابہ سے بہتر امت کی کوئی تعلیم و تربیت کر سکتا ہے؟......﴿۴﴾ کیا مسجد (حرام اور مسجد) نبوی سے بہتر کوئی مقام ہے؟......﴿۵﴾ کیا کسی نبی یا کسی صحابیؓ نے مستورات کی تبلیغی جماعت نکالی تھی؟......﴿۶﴾ ائمہ اربعہ اور اولیاء عظام رحمہم اللہ نے گزشتہ ۱۳۵۰ سال میں مستورات کی تبلیغی جماعت نکالی تھی؟......﴿۷﴾ ۱۴۰۰ سال سے امت میں گھر کی تعلیم و تربیت کا جو رواج ہے اور اس سے امت میں بے شمار مائیں حافظہ قاریہ عالمہ اور مفتیہ بنیں......کیا اسکا کوئی فائدہ نہ ہوا جو مستورات کی جماعت کی نئی ایجاد کی گئی؟......﴿۸﴾ کیا تبلیغی تحریک کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ اور حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ یا کوئی حضرت جی رحمہم اللہ اپنی مستور کو مستورات کی جماعت میں لے گئے تھے؟ یا کسی کیساتھ بھیجا تھا؟ ﴿۹﴾ سلف میں دینی کتابیں......علماء کی تقریروں کے ٹیپ......اور سکالرز کے ذریعے مساجد سے دینی تعلیم نشر کرنے کے ذریعے بھی نہ تھے

۱-دو پونڈ کا پوسٹل آرڈر بھیج کر ادارہ سے منگوائیں۔......۲-حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے معتمد و خلیفہ حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی (رحمہم اللہ) نے لکھا کہ یہ کام مولانا الیاس صاحب کے زمانے میں بدعت حسنہ تھا۔ اسکے بعد اس سے بھی نیچے گر چکا ہے......مفتی اعظم دار العلوم حقانیہ اور مہتمم دار العلوم صدیقیہ زروبی حضرت مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم نے مروجہ تبلیغی کام کو تو پسند فرمایا لیکن فتوی دیا کہ یہ کام بدعت حسنہ ہے۔ جب مردوں کا کام بدعت ہے تو عورتوں کی جماعت کا کیا سوال؟

اسکے باوجود عورتوں کو دین سیکھنے کیلئے گھروں سے باہر نہیں نکالا حالانکہ وہ دور فتنوں کے لحاظ آج سے کہیں بہتر تھا......اور مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی چاہت یہ تھی کہ اسلام میں لوگوں کا لگا کر ۵۰۔۷ سال پہلے کیطرف لوٹا دوں یعنی اس زمانے کے لوگوں کیطرح دیندار بنادوں حالانکہ اس دور میں مروجہ تبلیغی کام کی طرح کا کوئی کام نہ تھا......﴿۱۰﴾ نناوے فیصد قدیم وجدید علماء و فقہاء اور دارالعلوموں کے فتوے ہیں کہ مستورات کی جماعت جائز نہیں۔ کیا یہ سب غلط کہہ اور لکھ رہے ہیں؟ اس کے بعد میں اللہ تعالیٰ سے عرض کرونگا کہ اگر یہ سارے حضرات غلط تھے تو میں نے بھی غلطی کی ہے۔ جو سزاء ان کیلئے مقرر ہو' وہ سزاء ...... میرے لئے بھی مقرر فرمادیں کیا اللہ تعالیٰ ایسا کرینگے؟ انشاء اللہ انہیں کریں گے۔ انشاء اللہ بزرگوں کے طفیل ہماری بھی مغفرت ہو جائیگی۔

دیکھو! یہاں ایک ضروری بات دیا آئی کہ حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ ماہِ رمضان 'مدینہ منورہ کی پاک سرزمین اور وہاں کی برکتیں اور فضائل چھوڑ کر امت کی صلاح و فلاح کیلئے دوسرے ملک تشریف لیجا کر گزارتے تھے تو بعضوں نے اعتراض کیا تو جواب میں فرمایا کہ قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی (یا کوئی اور بزرگؒ) بھی ایسا کرتے تھے تو اگر انہوں نے غلطی کی ہے تو میں بھی کر رہا ہوں لیکن انہوں نے غلطی نہیں کی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ انکی گرفت فرمائیں گیلیکن

اگر اللہ تعالیٰ آپ سے یہ سوال کرلیں کہ مستورات کی جماعت جائز نہیں تھی اور علماء و فقہاء کے سارے فتوے عدم جواز کے صحیح تھے تو آپ کیا جواب دیں گے؟

چند نصیحتیں: ﴿۱﴾ اس وضاحت کے بعد میں یہ مشورہ دونگا کہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی بات پر عمل کرو۔ انہوں نے فرمایا کہ اختلافی معاملات میں احتیاط کا پہلو اختیار کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ گنجائش پر عمل کرنے سے بعض اوقات بڑی آفتیں آجاتی ہیں (یاد رہے کہ حضرت حکیم الامت کی ساری تعلیمات تبلیغی نصاب میں داخل ہیں)......﴿۲﴾ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کیطرف منسوب کر کے ایک پرچے میں یہ جو لکھا ہے کہ وہ بلا محرم بھی عورتوں کو نکالنے کے قائل تھے۔ کیا کوئی ادنیٰ مولوی اسے قبول کریگا جبکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ یک عورت بلا محرم فرض حج کو بھی نہیں جاسکتی اور یہ لوگ بلا محرم جماعتوں میں عورتوں کا نکالتے ہیں؟......﴿۳﴾ یاد رکھو کہ کوئی بات یا کام شریعت کے خلاف ہو اور کرنیوالا اور بولنے والا کتنی ہی بڑی شخصیت کیوں نہ ہو' اُسے نہ شریعت میں داخل کیا جاسکتا ہے اور نہ اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ مولانا لدھیانوی شہیدؒ نے فرمایا کہ سو گمراہیوں کی ایک گمراہی یہ ہے کہ آدمی کا اعتماد سلف صالحین پر سے اٹھ جائے ۱۲۔ اور سلف صالحین مفتی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہؒ اور دارالعلوم دیوبند و مظاہر علوم سہارنپور کے قدیم فقہاء کے فتوے ہیں کہ یہ جائز نہیں۔ واللہ اعلم

(تبلیغ ۴ : ۱۷۴)

فتویٰ: خواتین کا تبلیغی جماعت میں جانا منع ہے

﴿ دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ...... علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ﴾

مبلغ دین یا مروجہ تبلیغی جماعت کیلئے مردوں کی طرح عورتوں کی جماعت کا خروج قرون اولیٰ سے نصوص اور روایات سے ثابت نہیں ہے لہٰذا ناجائز ہے البتہ اگر عورتیں شوہر کی اجازت سے پردے کیساتھ محلّہ کے کسی مکان میں جمع ہو جائیں اور وہاں کوئی عالمہ عورت یا پردے میں رہتے ہوئے کوئی (تجربہ کار) مرد عالم تبلیغ (دین) کے بارے میں بیان کرے تو جائز ہوگا جیسا کہ مدینہ منورہ کی عورتیں آنحضرت ﷺ کے دور مبارک میں محلّہ کے کسی مکان میں جمع ہو جاتیں تھیں اور حضور اکرم ﷺ اس مکان میں تشریف لیجاتے اور تقریر و وعظ و نصیحت سے انکے دلوں کو منور فرماتے۔

ویسے (بھی) محرم کے بغیر یا محرم کیساتھ بے پردہ ہو کر یابن سنور کر نکلنا جائز نہیں ہے مزید یہ کہ مروجہ تبلیغ فرض عین نہیں ہے بلکہ فرض کفایہ کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔ چونکہ مرد حضرات میں سے ایک کثیر تعداد یہ کام انجام دے رہی ہے اسلئے یہ ذمہ داری عورت پر باقی نہیں رہتی لہٰذا ضروری ہے کہ خواتین گھر میں رہتے ہوئے دینی تعلیم اور دینی معلومات (مردوں اور کتابوں اور علماء کے بیانات کے ذریعے) حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کی شکل میں باہر نہ جائیں کیونکہ قرآن حکیم میں عورتوں کیلئے وقرن فی بیوتکن (گھروں میں قرار سے اور جم کر بیٹھی رہیں) کا حکم ہے...... واخرجن من بیوتکن کا حکم نہیں ہے۔ اسوجہ سے عورتوں کو مسجد کی نماز باجماعت۔ جمعہ کی نماز۔ عیدین کی نماز۔ جنازہ کی نماز۔ تدفین میت۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ امامت صغریٰ۔ امامت کبریٰ وغیرہ عبادتوں سے سبکدوش کر دیا گیا ہے تاکہ وہ بلا ضرورت شدید (گھر سے) باہر نہ جائیں بلکہ چشم غیر سے زیادہ سے زیادہ پوشیدہ اور پنہاں رہیں کیونکہ عورات ذات اپنی اصل کے اعتبار سے ہی چھپی رہنے کی چیز ہے جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے:

ان المراة اذا خرجت استشر فها الشيطان ـ رواه الطبرانی و رکاله رجال الصحیح

(مجمع الزوائد۔ ص ۳٤ ج ۲)۔۔

مفتی محمد انعام الحق۔ مفتی عبدالسلام۔ مفتی عبدالمجید دین پوری۔ مفتی محمد عبدالقادر (مد ظلہم)

(از ماہنامہ بینات کراچی' محرم الحرام ۱۴۱۸ھ)

(تبلیغ ۴ : ۱۱۵)

نوٹ: بعض حضرات نے یہ افواہ اڑائی کہ جامعہ کے فتوی میں تبدیلی آئی ہے۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ یہ بے حقیقت اور بے بنیاد ہی نہیں' **جامعہ** کا دوسرا فتوی بھی شائع ہوا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جامعہ کا تازہ مؤقف

جامعہ علوم شرعیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فقہاء نے ۱۷ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ کو لکھا ہے کہ "مستورات کی جماعت" نکلنا نصوص قرآن واحادیث اور فقہی روایات کے منافی ہونے کیوجہ سے اور بے شمار فتنے وفساد کی بناء پر ناجائز ہے۔ اس سلسلہ میں دار الافتاء کا ایک تفصیل فتوی محرم الحرام ۱۴۱۸ھ کے ماہنامہ **بینات** میں شائع ہوا تھا' اب بھی دار الافتاء کا وہی مؤقف ہے۔

جن حضرات نے جواز کا فتوی دیا ہے وہ بلا دلیل ہے۔ اور نصوص وروایات کے خلاف ہے اسلئے قابلِ اعتبار نہیں۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ: رشید احمد السندی عفی عنہ۔ المتخصص فی الفقہ۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوریؒ (۲۰۰۱-۴-۲۱=۱۷-۱-۱۴۲۲ھ)

الجواب الصحیح: محمد عبدالمجید دین پوری   الجواب الصحیح: سعید الرحمٰن عفی عنہ

مستورات کی جماعت جائز نہیں...... ﴿اس کیلئے یہ رسالے پڑھے جائیں﴾

☆ **اکرام مسلمات**...... سابق مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ۔ کراچی

☆ **کشف الغطاء عن تبلیغ النساء**

حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی مدظلہ

(شیخ التفسیر والحدیث ورئیس الافتاء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ سرحد)

☆ **اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء**...... (حضرت مولانا عطاء اللہ مدظلہ' بلوچستان)

☆ اور کوئی ۱۰۰ **فتاوی** اور **تحریروں** کیلئے **ماہنامہ التبلیغ** (برطانیہ) **دیکھیں**

فتوی

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم

﴿مفتی اعظم دار العلوم حقانیہ...... و...... مہتمم دار العلوم صدیقیہ زروبی پاکستان﴾

سوال: مروجہ تبلیغ میں خواتین کا نکلنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: کیونکہ موجودہ تبلیغ نسواں میں شرائط معتبرہ غیر متقین ہیں...... بسا اوقات غیر والد کو' والد قرار دیتے ہیں لہذا میں اس تبلیغ نسواں سے مخالف ہوں ۱۲۔

--------(واضح رہے کہ برطانیہ میں بھی عورتوں کو بلا محرم اور غیر محارم نکالتے ہیں۔ مدیر)--------

حضرت مفتی صاحب نے پہلے پہل مستورات کی جماعت کے بارے میں جواز کا فتوی دیا تھا۔ الحمد للہ: اب انہوں نے رجوع فرمالیا ہے (جزاکم اللہ خیرا)۔ آپ کا فتوی یہ بھی ہے کہ مروجہ تبلیغی کام (سرے ہی سے) بدعت حسنہ ہے۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلویؒ نے لکھا ہے کہ یہ کام حضرت مولانا الیاسؒ کے دور میں بدعت حسنہ تھا۔ انکے بعد یہ کام اور بھی نیچے گر چکا ہے۔ دار العلوم کراچی کے فتوی میں ہے کہ یہ کام فرض نہیں ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نہ تو مولانا الیاسؒ۔ نہ حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ۔ نہ حضرت جی مولانا انعام الحسنؒ۔ نہ حضرت شیخ الحدیثؒ۔ نہ مولانا محمد عمر پالنپوریؒ...... اپنی مستورات کو جماعت میں لے گئے تھے اور نہ کسی محرم کیساتھ بھیجا تھا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے فرمایا کہ سو (بندہ ابراھیم کے نزدیک ۴۹ کروڑ) گمراہیوں کی ایک گمراہی یہ ہے کہ آدمی کا اعتماد سلف صالحین پر سے اٹھ جائے (اشرف العلوم)۔ اور سلف صالحین مفتی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ۔ صدر مفتی دار العلوم دیوبند حضرت مفتی سید مہدی حسنؒ۔ صدر مفتی مظاہر علوم سہارنپور حضرت مفتی سعید احمدؒ کے فتاوی ہیں کہ مستورات کی جماعت جائز نہیں۔ جو لوگ مستورات کی جماعت میں جاتے ہیں اور نکالتے ہیں اور اسکی تائید کرتے ہیں' وہ بقول حضرت مولانا لدھیانوی مدظلہ سو گمراہیوں میں مبتلاء ہیں۔

اللہ تعالی انکو نیک توفیق دے آمین۔ ادارہ)   (تبلیغ ۴: ۱۳۸)

مستورات کی تبلیغی جماعت

حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

عورتوں کی تبلیغ میں صرف یہ کہا جائے کہ عورتیں دینی کتب پڑھیں' پڑھائیں اور سنائیں۔ اسلامی رواج کی پوری پابندی کریں اور اپنے متعلقین کو بھی اسکا پابند کریں۔ اپنے مردوں کو دین سیکھنے کیلئے تبلیغ میں بھیجیں تاکہ جو کچھ وہ سیکھ کر آئے' وہ ان کو سکھائیں۔ گشت کی قطعاً اجازت نہ دی جائے۔

فائدہ: حضرت جیؒ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ (۱) پردہ کی مکمل پابندی کیساتھ کسی کے مکان پر معتبر و مستند دینی کتاب پڑھی سنائی جائے۔ الحمد للہ! یہ سلسلہ ہم نے ۱۹۶۵ء میں رنگون میں اور یہاں بنگلا دیش میں ۱۹۷۴ء میں شروع کیا ہے اور الحمد للہ! ابتک جاری ہے۔۔۔۔ (۲) فرمایا کہ دین سیکھنے کیلئے اپنے مردوں کو تبلیغ میں (فقیہ کیساتھ) بھیجا جائے تاکہ جو وہ سیکھ کر آویں' وہ اپنی مستورات کو سکھائیں (یہ نہیں فرمایا کہ مستورات کو لیکر نکلو یا انکو بھیجو)۔ ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ حضرت مولانا الیاسؒ نے بھی یہی فرمایا کہ لوگ علماء کے پاس جاکر دین سیکھے اور مشائخ کے پاس جاکر اپنی تربیت کرائے۔ مقصد بالکل ظاہر ہے کہ دین علماء سے سیکھا جائے چاہے مقامی علماء ہوں' چاہے جماعت کے علماء ہوں پھر اپنے اہل و عیال کو دین سکھائے۔ یہ ہر باپ اور شوہر پر فرض ہے۔ یہ طریقہ شریعت اسلامیہ میں ہے ہی نہیں کہ مستورات کی جماعت نکالی جائے چاہے ہزار فائدے نظر آئے۔ جب فائدوں پر نظر پڑے گی تو برائیوں سے نظر ہٹ جاتی ہے۔ ہم کو دیکھنا یہ ہے کہ شریعت کیا کہتی ہے؟ (۳) اب چونکہ اللہ پاک نے جدید آلات کے ذریعے دین سیکھنے کا گھر بیٹھے انتظام کر دیا ہے اور علماء مساجد سے دین و شریعت کی باتیں نشر کرتے رہتے ہیں اسلئے اب کسی کے گھر تعلیم ہونے کا انتظام بھی بند کر دینا چاہیئے۔ ہاں۔۔۔۔۔ جس مقام پر اسکا انتظام نہیں ہے' وہاں گھر کی تعلیم جاری رکھی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔ (۴) اللہ کے فضل و کرم سے گھر کی تعلیمی نظام کا جو فائدہ ہمیں نصیب ہوا ہے' شاید ہی کسی تبلیغی کو ہوا ہو۔ اسپر حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو بھی رشک آیا۔۔۔۔۔ (۵) سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ حضرت جی نے گشت سے قطعاً منع کیا ہے تو مستورات کی جماعت دُور اور دیر کیلئے اور دوسرے ملکوں کیلئے کیسے نکالی جاسکتی ہے؟ ہمارے نزدیک یہ فتنہ عظیم اور حرام ہے۔ واللہ اعلم (تبلیغ ۴: ۱۴۹)

مستورات کی جماعت ناجائز اور بعض حالات میں حرام ہے

﴿۱﴾ قرآن کریم میں صاف صاف حکم ہے کہ عورتیں اپنے گھروں میں قرار اور جم کر بیٹھی رہیں ۱۲۔ اگر کوئی کہے کہ دین سیکھنا فرض ہے' اس کیلئے نکلنے میں کیا حرج ہے؟ تو اسکا جواب یہ ہوگا کہ (۱) مرد علماء کی مجالس میں جائیں اور دین سیکھ کر گھر والوں کو سکھائیں (یہ بہترین طریقہ ۱۴۰۰ سال سے مسلسل جاری وساری ہے۔ حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے اسی کو پسند فرمایا ہے اور یہی بات حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے فرمائی ہے کہ لوگ علماء کے پاس جاکر دین سیکھیں اور مشائخ کے پاس جاکر اپنے اخلاق کی تربیت کرائیں۔ اسی کے ذریعہ امت میں بڑی بڑی عابدہ حافظہ قاریہ عالمہ اور مفتیہ بنی ہیں اور الحمد للہ! موجودہ نازک دور میں بھی بن رہی ہیں۔۔۔۔۔ (۲) الحمد للہ موجودہ دَور میں دین کی ہر ضرورت کی کتابیں اکثر زبانوں میں مل جاتی ہیں۔ بہشتی زیور ایک ایسی مبارک کتاب ہے کہ اگر کوئی عورت چاہے تو گھر بیٹھے عالمہ مفتیہ بن سکتی ہے۔۔۔۔۔ (۳) ہمارے علماء کرام کی تقریروں کے ٹیپ بھی آسانی سے مل جاتے ہیں۔۔۔۔۔ (۴) کئی شہروں میں علماء کرام کی تقریریں اور درس و تفسیر مساجد سے نشر ہوتی ہیں جو عورتیں ریڈیو سکانر کے ذریعہ گھر بیٹھے سن سکتی ہیں۔ ان مفید ذرائع کے ہوتے ہوئے مستورات کو تبلیغی جماعت میں نکالنے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہیں؟ کوئی مجھے سمجھائے!

﴿۲﴾ حضور اقدس ﷺ اور سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں عورتیں' آپ ﷺ اور اکابر صحابہ کرام سے' کئی شرائط کیساتھ دین سیکھنے مسجد نبوی جاتی تھی اور انہیں ہر نیکی پر ۵۰ ہزار گنا اجر بھی ملتا تھا۔ اس کے علاوہ دین سیکھنے کا کوئی اور راستہ بھی نہ تھا۔ نہ کتابیں تھیں' نہ ٹیپ تھے اور نہ ریڈیو سکانر کا دَور تھا۔ اسکے باوجود نہ صحابہ کے دَور میں اور نہ اسکے بعد کے کسی دَور میں دین سیکھنے کیلئے عورتیں گھر سے باہر نکلتی تھیں۔

﴿۳﴾ سب جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کا مسجد میں جانے کا سلسلہ بند کرا دیا حالانکہ مسجدیں دنیا میں سب سے اچھی جگہیں ہیں۔ کسی ایک صحابی نے اعتراض نہیں کیا اور نہ یہ پوچھا کہ وہ کام آپ کیسے کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور میں جاری تھا؟ بلکہ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوری طرح اتفاق کیا اور فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ بقید حیات ہوتے تو عورتوں کے حالات دیکھ کر یہ سلسلہ بند کرا دیتے۔ یہ ۱۴۰۰ سال پہلے کی عورتوں کی بات ہے۔ آج کی عورتوں کا کیا حال ہے سب جانتے ہیں۔ کوئی شخص اپنی حکمت اور فائدے کی بناء پر مستورات کی جماعتیں نکالتے ہیں' وہ غیر شعوری طور پر کہتے ہیں کہ منشاء نبوت کو ہم (نعوذ باللہ) حضرت عمرؓ و حضرت عائشہؓ اور صحابہؓ و اولیاء کرامؒ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھا جائے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی

ہو تا تو حضرت عمر ہوتے......اور حضرت تھانویؒ کے خلیفہ اجل اور دار العلوم دیوبند کے سابق مہتمم' حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ نے ایکبار فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا تمام علم و فہم اگر تقسیم کر دیا جائے تو آدھا علم و فہم حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حصہ میں آجائے۔ یہی وجہ ہے کہ جلیل القدر صحابہ حضرت عائشہؓ کے پاس جاتے اور علم و فہم دین معلوم فرماتے۔ ہاں بھائی! آج کے تبلیغی تو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ جو ہم جانتے ہیں وہ علماء (یعنی وارث الانبیاء بھی نعوذ باللہ) نہیں جانتے.......﴿۴﴾ اگر مستورات کی جماعت کا کوئی جواز ہوتا تو حضرت مولانا تھانویؒ ضرور اسے بہشتی زیور میں شامل کرتے۔ وہ تو لڑکیوں کیلئے نسوانی مدرسہ کے بھی سخت خلاف تھے اور فرمایا کہ اگر تم نے میری بات نہیں مانی اور مدرستہ البنات قائم کیا تو ایک دن پچھتاؤ گے۔ کئی جگہ خرابیاں ہو چکیں اور لوگ پچھتا رہے ہیں......﴿۵﴾ بقول حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی مدظلہ حضرت شیخ الحدیثؒ بھی مدرستہ البنات کے خلاف تھے پھر نسائی جماعت کا کیا سوال ؟ اگر جواز ہوتا تو اپنی بیٹیوں کو لیجاتے یا ضرور بھیجتے۔ فضائل رمضان میں ان کی بیٹیوں کا تذکرہ ہے.......﴿۶﴾ کیا کسی حضرت جیؒ نے اپنے گھر کی مستورات کو تبلیغ میں بھیجا تھا یا ساتھ لے گئے تھے ؟ انکے خطوط جو عورتوں کی تعلیم کے بارے میں شائع کئے گئے ہیں' ان میں اس بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے.......﴿۷﴾ جو لوگ حضرت مولانا الیاسؒ کی طرف منسوب کر کے خفیہ طور پر پرچہ تقسیم کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ وہ مستورات کو بغیر محرم کے بھی نکالنے کے قائل تھے' خوب اچھی طرح جان لیں کہ یہ حضرت بانئ تبلیغ پر بہت بڑا الزام ہے۔ یہ بات تو ایک ادنیٰ طالب علم کی بھی نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ حضرتؒ فرمائیں۔ انکا ملفوظ نمبر ۵۰ دیکھا جائے۔ اگر وہ چاہتے تو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے گھر والوں سے یہ بات اور کام چلاتے تاکہ بات مستند ہوتی لیکن اسکا ذکر تک نہیں فرمایا۔ انکے ملفوظ نمبر ۱۱۷ اور ۲۱۰ کے ہوتے ہوئے اور روتے ہوئے جوبات انہوں نے حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی کو فرمائی (دیکھئے مفتی محمد تقی مدظلہ کی تقریر ترمذی ج ۲ – ۲۰۹ اور دعوت نمبر ۱۴)' کے ہوتے ہوئے کسی اور بات پر ہرگز اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ یا تو وہ پرچہ بالکل جھوٹ ہے اور اگر صحیح ہے تو اس سے یہ لوگ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ حضرتؒ مغلوب الحال تھے اور مغلوب الحالوں کی باتوں کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں۔ اصل چیز شریعت ہے جو انہوں نے ملفوظ ۱۱۷ اور ۲۱۰ میں فرمایا ہے' وہی شریعت ہے اور اسی کا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ ایسی باتوں سے عورتوں کو بلا اور بغیر محرم کے جماعتوں میں نکلنا اور نکالنا **حرام** ہے.......﴿۸﴾ مستورات کی جماعت چند سال کی پیداوار ہے۔ سنہ 1973ء میں جب برطانیہ پہنچا تو یہاں مستورات کی تعلیم بھی نہیں ہو رہی تھی۔ بہت کچھ ذہن سازی کے بعد یہ سلسلہ اپنے گھر سے شروع کیا۔ رنگون برما میں بھی یہ سلسلہ اپنے گھر سے چالو کیا تھا۔ اگر کسی جگہ پر ریڈیو سکانر کے

ذریعہ علماء کی تعلیم و درس کا نظام ہے تو مستورات کی مقامی تعلیم کا یہ طریقہ بھی بند کرا دینا چاہئے۔ عورتوں سے کہا جائے کہ گھر بیٹھے دین کی باتیں سنیں.......﴿۹﴾ دنیا میں سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں اور مسجدوں میں مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ہیں۔ پھر حج و عمرہ کا وقت ہو تو کیا پوچھنا ؟ لیکن حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نصیحت فرماتے ہیں کہ ان مبارک مقامات پر بھی عورتیں نماز فرض باجماعت کیلئے مسجد نہ جائیں' اپنے مقامات پر پڑھ لیں' زیادہ اجر ملیگا.......اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان تو یہ ہی کہ عورتیں گھر کے اندر ترین حصہ میں نماز پڑھیں۔ اگر کسی کو یہ بات سمجھ میں نہ آئے' اسے مشورہ دیا جاتا ہے کہ اللہ والوں کے پاس جا کر اپنے دل و دماغ کا علاج کرائے کیونکہ اہل اللہ کی صحبت فرض عین ہے اور صرف اسی میں ایمان کی سلامتی ہے جیسا کہ حضرت تھانویؒ کا فتویٰ ہے.......﴿۱۰﴾ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فرمان ہے کہ ۱۰۰ (بندہ کے نزدیک ۴۹ کروڑ) گمراہیوں کی ایک گمراہی یہ ہے کہ آدمی کا اعتماد سلف صالحین پر سے اٹھ جائے ۱۲۔ اس سلسلہ میں قدیم و جدید اکابر علماء و فقہاء اور تقریباً سب ہی مشہور دار العلوم کے فتوے اور کوئی سو سے زائد علماء کرام اور صالحین کی تحریریں ہیں کہ مستورات کی جماعت ناجائز' بدعت' فتنہ' مردود اور حرام ہے۔ (دیکھئے کشف الغطاء عن تبلیغ النساء و اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء اور ہمارے تبلیغی رسائل) ان فتاویٰ میں سلف صالحین مفتی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہ اور دار العلوم دیوبند و مظاہر علوم سہارنپور کے فتوے بھی شامل ہیں۔ ان فتاویٰ کے ہوتے ہوئے کسی کے ذاتی فائدے کو دلیل بنانا بہت بڑی جرات اور سرکشی ہے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کے ایک خلیفہ نے فرمایا کہ دار العلوم دیوبند کے فتاویٰ کے بعد ساری حجتیں بند کر دینی چاہئے۔ دیوبند کے ایک فتویٰ میں یہ بھی ہے کہ بعض علاقوں میں اسکے نتائج بڑے گھناؤنے نکل چکے ہیں۔

ذاتی فائدہ تو کجا' ایک دو مفتی کے فتوے ہوں تب بھی احتیاط کا پہلو اختیار کرنا لازم ہے جیسا کہ حضرت تھانویؒ کی نصیحت ہے۔ آپ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ گنجائش والی باتوں پر عمل کرنے میں بعض مرتبہ بڑے فتنے پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے صاف صاف فرمایا کہ بدعت کے سارے دروازے بند کر دئے جائیں۔ یاد رکھو کہ حضرت تھانوی اور انکے متعلقین سے استفادہ کرنا تبلیغی نصاب میں داخل ہے (ملفوظ ۵۶' ۵۷ اور ۵۷ دیکھئے۔ اللہ پاک توفیق بخشے آمین) یہ دین کی باتیں ہیں' کھیل اور ہنسی مزاق نہیں ہے کہ جو من میں آئے کیا جائے۔ ایسے کاموں سے بعض دفعہ ایمان سلب ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے.......﴿۱۱﴾ دیکھئے حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے معتمد اور خلیفہ لکھتے ہیں کہ مولانا الیاسؒ کے زمانے میں (مردوں کا) تبلیغی کام (ہی سرے) سے بدعت حسنہ تھا۔ انکے بعد تو اور بھی نیچے گر چکا ہے اور صوبہ سرحد کے مفتی اعظم حضرت مفتی محمد

فرید مدظلہ کا بھی فتویٰ ہے کہ یہ کام بدعت حسنہ ہے۔ جب یہ کام ہی بدعت ہے اور چاروں طرف سے بے اصولیوں اور غلو و تشدد کی لگاتار خبریں آرہی ہیں تو کرنا یہ چاہئے تھا کہ اسے شرعی اور تبلیغی اصولوں پر لانے کی بھرپور سعی اور ساری خرابیوں کو دور کرنے کی محنت کرتے۔ بجائے اسکے عورتوں کی جماعت نکالنا کونسی عقلمندی کا کام کیا ہے؟ محنت کرنا اور چیز ہے اور روحانی عقل کیساتھ کرنا اور چیز ہے۔ روحانی عقل والے وارث الانبیاء ہوتے ہیں جن کے پاس جانا لازم ہے۔ روحانی عقل حاصل کرنے کیلئے سورہ توبہ کی آیت ۱۲۲ دیکھئے۔ اسی لئے مولانا الیاسؒ نے لکھا کہ خانقاہوں میں اہل اللہ کے پاس لوگوں کو بھیجو اور مرکز نظام الدین والے تم بھی جایا کرو۔ ہاں بھائی جسکو اہل اللہ دکھائی ہی نہ دے اور بات ہے جیسا کہ کراچی کی مکی مسجد کا ایک تبلیغی ذمہ دار لکھتا ہے اور پوچھتا ہے کہ اہل اللہ کتنے اور کہاں ہیں؟ جب انسان اپنے آپکو اور جاہلوں کو اپنا مقتداء اور دینی رہبر بنالیتا ہے تو خدا کی قسم! ایسے لوگوں کو اہل اللہ کبھی دکھائی نہ دینگے حالانکہ کراچی میں اہل اللہ بھرے پڑے ہیں۔ تبلیغی نصاب میں ہے کہ ہر دور میں ۴۰ ابدال اور ۵۰۰ اللہ کے برگزیدہ بندے قیامت تک رہیں گے ۱۲۔ انہیں تلاش کرنا ہوگا اور اس کیلئے نور بصیرت چاہئے۔ اسی غرض سے مولانا الیاسؒ نے یہ تبلیغی تحریک جاری فرمائی ہے کہ علماء کے پاس دین سیکھنے جاؤ اور اہل اللہ کے پاس جاکر اپنے اخلاق کی تربیت کراؤ ۱۲۔ لیکن ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ والے جب آتے ہیں تو تبلیغی حضرات کسی نہ کسی بہانے بھاگ جاتے ہیں (الا ماشاء اللہ) حالانکہ علماء کی مجالس سے بہتر کوئی مجلس نہیں اور یہ لوگ اپنے جیسے جاہلوں کی مجلسوں میں بڑی پابندی اور اہتمام سے بیٹھتے ہیں۔ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں..... یہی قیامت کی سب سے بڑی نشانی ہے۔ اللہ کی پناہ!...... ﴿۱۲﴾ ہدایت تب ہی ملتی ہے جب انسان اس کیلئے کوشش کرے۔ یہ لوگ تو ہدایت کے پیچھے ڈنڈے لئے پھرتے ہیں پھر ہدایت کہاں سے ملیگی؟ کیا وحی آئیگی اور انکی بھول قصور بتائیگی؟ وہ وقت رسول اللہ ﷺ کے بعد ختم ہو چکا۔ اب وحی آکر تمہیں آگاہ نہیں کریگی بلکہ جاننے والا انسان ہی تمہیں بتائیگا کہ یہ صحیح ہے اور یہ غلط۔ مسلمان وہ ہے جو غلطیوں کا اقرار کرے اور اپنی اصلاح کرلے، چاہے بتلانے والا کوئی بھی ہو۔ ۱۹۷۲ء میں مولانا احمد لاٹ صاحب کی تقریر مکہ معظمہ میں سنی تھی۔ فرمایا کہ جب دنیا سے اچھے اعمال جائیں گے تو اوپر سے اچھے فیصلے فرشتے لاکر نافذ کرینگے اور اگر خراب اعمال گئے تو فرشتے برے فیصلے (عذاب) لاکر نافذ کریں گے ۱۲۔ آج دنیا میں ہر طرف اللہ کا خوفناک و عبرتناک عذاب ہی عذاب نافذ ہو رہا ہے۔ یہ کہیں اسوجہ سے تو نہیں کہ انبیاء کرام والے کام میں گڑبڑی ہو رہی ہے اور کوئی اسے روک ٹوک کرنیوالا نہیں؟ واللہ اعلم۔ ابراھیم یوسف باوا تبلیغی (۸ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ) (تبلیغ ۴: ۱۷۸)

فضائل دعوت و تبلیغ

امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی تبلیغی کام کے احکام و ضرورت، اہمیت و افادیت، وعدہ و وعید کو قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں نہایت جامع طریقہ پر گویا کوزہ میں بھر کر مسلمانوں کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔



مؤلف: الحاج ابراہیم یوسف باوا صاحب
(مدیر ماہنامہ الاسلام برطانیہ)
تقدیم: حضرت مولانا سید اسعد مدنی
(صدر جمعیۃ علماء ہند دہلی)





IDARA ISHA'AT AL- ISLAM
ENGLAND.



يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اے ایمان والو! یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر

فضائل ایمان و یقین

تبلیغی جماعت میں حصہ لینے والوں کے لئے انمول تحفہ

مرتبہ
الحاج ابراھیم یوسف باوا صاحب
برطانیہ

مقدمہ
حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس رومی صاحب
آگرہ ہندوستان

ناشر: ادارہ اشاعت الاسلام برطانیہ

تبلیغی کام کو جاننے سمجھنے کیلیے یہ کتابیں / مضامین ضرور پڑھیں

مرتبہ: ابراہیم یوسف باوا رنگونی ثم تبلیغی مدظلہ

جدید غیر مطبوعہ تقاریر

تبلیغی تقاریر

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی

ادارہ اشاعت الاسلام، برطانیہ
IDARA ISHA'AT AL-ISLAM
Founder of first full-time Madrasa for Girls in Europe
No. 15 Stratton Road, Gloucester GL1 4HD, England.
Phone (0452) 306623.

مندرجات

نمبر شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	دو باتیں	ابراہیم یوسف باوا صاحب	۲
۲	[illegible]	[illegible]	۵
۳	[illegible]	[illegible]	۶
۴	[illegible]	[illegible]	۱۶
۵	[illegible]	[illegible]	۲۳
۶	[illegible]	[illegible]	۳۰
۷	[illegible]	[illegible]	۳۱
۸	[illegible]	[illegible]	۳۲
۹	[illegible]	[illegible]	۳۳

15 Stratton Road, Gloucester GL1 4HD. PHONE: (0452) 306623.

﴿۲۴﴾ فضائل ایمان ویقین	ابراہیم یوسف باوا تبلیغی مدظلہ
﴿۲۵﴾ ماہنامہ التبلیغ	" "
﴿۲۶﴾ ماہنامہ تاثرات تبلیغ	" "
﴿۲۷﴾ اصلاح خلق کاالٰہی نظام	حضرت مفتی محمد اسمٰعیل بہاولپوری مدظلہ
﴿۲۸﴾ بچیوں اور عورتوں کی تعلیم وتربیت	مفتی اعظم حضرت مولانا رشید احمد لدھیانوی مدظلہ
﴿۲۹﴾ انچاس کروڑ کا (تبلیغی) ثواب	" " " "
﴿۳۰﴾ تبلیغی جماعت کے ذمہدار حضرات توجہ فرمائیں	حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کراچی
﴿۳۱﴾ تبلیغی جماعت اپنے گفتار وکردار کے آئینہ میں	حضرت مفتی صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ
﴿۳۲﴾ بزرگان تبلیغ کے نام ایک خط	حضرت مولانا فضل محمد مدظلہ کراچی
﴿۳۳﴾ تبلیغی جماعت کے متعلق گزارشات	حضرت مولانا سخی داد خوستی مدظلہ
﴿۳۴﴾ علماء کرام کے خطوط وتاثرات	ماہنامہ التبلیغ اور دعوت و تبلیغ میں دیکھیں
﴿۳۵﴾ تذکرہ مولانا ظفر احمد عثمانیؒ	حضرت مفتی عبدالشکور عثمانیؒ
﴿۳۶﴾ کشف الغطاء عن تبلیغ النساء	حضرت مفتی سیف اللہ حقانی مدظلہ
﴿۳۷﴾ اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء	حضرت مولانا عطاء اللہ بلوچستانی مدظلہ
﴿۳۸﴾ عورتوں کی تبلیغی جماعت کا شرعی حکم	اکابر مفتیان ہند فتاوی کی روشنی میں
﴿۳۹﴾ مستورات کی تبلیغی جماعت فتنہ وحرام ہے	ماہنامہ التبلیغ برطانیہ کے درجنوں شمارے
﴿۴۰﴾	

☆اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے ملفوظ ۵۶۔ ۵۷ اور ۷۵ ضرور دیکھے جائیں۔

نوٹ: ان کتابوں اور مضامین کے علاوہ اور کوئی تبلیغی مضمون یابات ہو تو ہمیں اطلاع فرمائیں۔ مندرجہ بالا کتابوں میں اکثر ہمارے پاس موجود ہیں اور اللہ نے چاہا تو ہم انکی اشاعت کرینگے۔ اہل خیر ومال حضرات ہماری للہ مالی مدد کریں تاکہ امت کے سامنے یہ کتابیں اور مضامین آجائیں۔ ادارہ (تبلیغ ۱:۱)

E.Y.Bawa, POBox No. 36, Manchester M16-7AN, England/UK.

چند تصانیف وتالیفات: الحاج ابراہیم یوسف باوا رنگونی ثم تبلیغی

﴿۱﴾ فضائل دعاء (مدلل ومفصل۔ ضخیم جلدوں میں)	﴿۲۱﴾ حقیقت تبلیغ (پسندیدہ حضرت شیخ الحدیثؒ)
﴿۲﴾ ہفت سورہ (قرآن کریم کی سات سورتیں	﴿۲۲﴾ فضائل ایمان ویقین
اور آیت الکرسی مع فضائل وفوائد وواقعات)	﴿۲۳﴾ فضائل دعوت و تبلیغ
﴿۳﴾ پردہ۔ مسلمان عورت کی عصمت وعفت	﴿۲۴﴾ تبلیغ کے چھ بنیادی اصول
کا قلعہ ہے۔	﴿۲۵﴾ تبلیغی تقاریر (حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ)
﴿۴﴾ فضائل شعبان المعظم وشب برات	﴿۲۶﴾ نصرت خداوندی کی چار شرطیں
﴿۵﴾ فضائل واعمال رمضان المبارک	(برمانوں میں تقریر۔ مولانا محمد عمر پالنپوریؒ)
﴿۶﴾ فضائل اعتکاف	﴿۲۷﴾ مولانا سعید احمد خانؒ کے تبلیغی مکتوبات
﴿۷﴾ فضائل واعمال عید	﴿۲۸﴾ ملفوظات وارشادات (رسول اللہ ﷺ
﴿۸﴾ فضائل قربانی	کے ارشادات، مولانا تھانویؒ مولانا مدنی اور مولانا
﴿۹﴾ فضائل جمعہ	محمد الیاسؒ کے ملفوظات
﴿۱۰﴾ فضائل نوافل	﴿۲۹﴾ اولاد ونسل کا کیا ہوگا؟
﴿۱۱﴾ پچاس قرآنی اعمال	﴿۳۰﴾ کشف الغطاء عن تبلیغ النساء
﴿۱۲﴾ جسمانی بیماریوں کا شرعی علاج	(مولانا مفتی سیف اللہ حقانی مدظلہ
﴿۱۳﴾ دین وایمان کی دو باتیں	﴿۳۱﴾ اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء
﴿۱۴﴾ علم اور عمل کی باتیں	(مولانا عطاء اللہ بلوچستانی مدظلہ
﴿۱۵﴾ اعمال جمعہ	﴿۳۲﴾ مستورات کی تبلیغی جماعت
﴿۱۶﴾ ماہنامہ "الاسلام" برطانیہ	(شریعت وفتاوی کی روشنی میں۔ ۳ حصے۔ مجلد)
﴿۱۷﴾ ماہنامہ "التبلیغ" برطانیہ	﴿۳۳﴾ مدارس نسواں۔ شریعت کی روشنی میں)
﴿۱۸﴾ تبلیغی نصاب کی کتابیں (برمی زبان میں	(مفتی محمد نعیم الہ آبادی مدظلہ
﴿۱۹﴾ دینی واصلاحی کتابیں "	﴿۳۴﴾ تبلیغی جماعت۔ اکابر کی نظر میں
﴿۲۰﴾ دینی واصلاحی کتابیں (انگریزی میں	(مولانا سخی داد خوستی شیخ آبادی مدظلہ

﴿۳۵﴾ جزاء الاعمال (حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

IDARA, OLD TRAFD POBOX 36, MANCHESTER M16-7AN, ENGLAND/UK

بانی تبلیغ، حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ

نے جس اعلی مقصد کیلئے تبلیغی کام جاری فرمایا ...... اور

شیخ الحدیث، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

کی سرپرستی میں

حضرت جی، مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

نے اپنی روحانی قوت و صلاحیت سے اسے عروج پر پہنچایا،

اور گزشتہ ۴۰ سال میں کوئی ۴۰ اکابر علماء و صلحاء نے کتابوں کے ذریعہ نصیحتیں کیں

انشاء اللہ! عین اسی طرز پر

پختہ و تجربہ کار علماء کرام اور صحبت و تربیت یافتوں کی نگرانی میں

دعوۃ و تبلیغ

والا کام کیلئے برطانیہ انڈیا اور پاکستان میں

اِمدادِیَہ دَارُ التّبلِیغ

قائم کیا جارہا ہے۔ اس کیلئے ہم سے رابطہ کریں

IDARA ISHA'AT AL-ISLAM

15 STRATTON ROAD, GLOSTER GL1-4HD, ENGLAND.[Tel: 01452-306623]

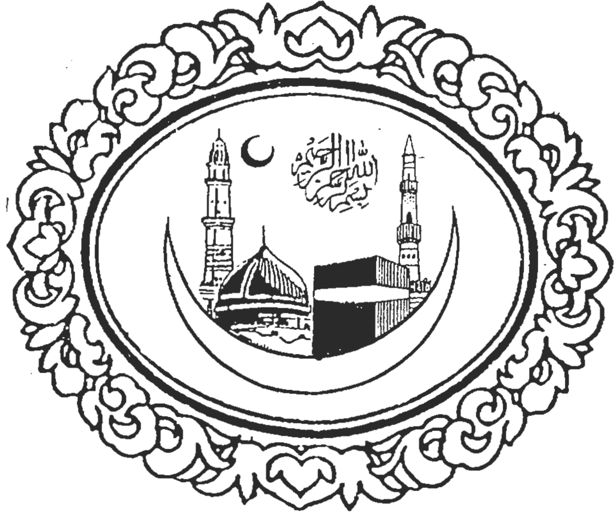
{&} POBox No. 36, Manchester M16-7AN, England.

[Email: idarauk @hotmail.com]

مستورات کی تبلیغی جماعت

شریعت مطہرہ کی روشنی میں ناجائز-غیر مقصود مَردُود-ممنوع-بدعتِ قبیحہ- فتنئہ عظیم اور حرام ہے-

﴿ حصہ سوم ﴾



مرتبہ : ابراهیم یوسف باوا تبلیغی

IDARA ISHA'AT AL-ISLAM

15 Stratton Road, Gloucester GL1-4HD. England/UK.

[Phone/Fax: 01452-306623]

Old Trafford P.O.Box No.36, Manchester M16-7AN, England/UK.

[Phone/Fax: 0161-232 9851]

مستورات کی تبلیغی جماعت جائز نہیں

﴿ حصہ ۳ ﴾

اسلام میں شریعتِ اسلامیہ سب سے اہم اور بنیادی چیز ہے۔ جو شخص شریعت کو مضبوطی سے پکڑ کر عمل کریگا وہ کھرے سکے کی طرح قبول ہوگا چاہے اس کا نفع بالکل ظاہر نہ ہو اور جو شخص شریعت کو چھوڑ کر عمل کریگا وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول نہیں ہوگا، چاہے بظاہر اسکا نفع عام ہو۔ اس سلسلہ میں ماہنامہ **التبلیغ** جلد ۴ شمارہ ۴ (ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ) میں حضرت امام محمد غزالیؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت حکیم الامتؒ حضرت مولانا محمد الیاسؒ حضرت مولانا ابوالحسن ندویؒ حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ حضرت مفتی محمد ارشد مدظلہ کی اہم و مفید باتیں آچکی ہیں۔ اُن شرعی احکام کے خلاف مستورات کی جماعت جاری کرنا اور بضد چالو رکھنا بہت بڑی جرأت، بغاوت، سرکشی، نصرانی طریقہ کی تقلید اور فرعونیت و نمرودیت ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فرمان ہے کہ ۱۰۰ گمراہیوں کی ایک گمراہی یہ ہے کہ آدمی کا اعتماد سلفِ صالحین پر سے اٹھ جائے۔ مدیر کہتا ہے کہ یہ ۴۹ کروڑ گمراہی کی ایک گمراہی ہے اور اسکا انجام خطرناک ہے

ناشر: ادارہ اشاعت الاسلام......برطانیہ

IDARA ISHA'AT AL-ISLAM,

15 Stratton Road, Gloucester GL1-4HD, England/UK.

{Tel/Fax: 01452-306626; 0161-232 9851....Email: idarauk@hotmail.com}

مستورات کی تبلیغی جماعت

﴿ فتاوی کی روشنی میں ﴾

سوال: مستورات کی جماعت کے بارے میں عدمِ جواز کے یہ فتاوی نظر سے گزرے ہیں۔
﴿۱﴾ مفتی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ نے ناجائز لکھا ہے......﴿۲﴾ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کے قدیم و جدید فقہاء نے مطلقاً ناجائز لکھا ہے......﴿۳﴾ مفتی اعظم گجرات انڈیا (مفتی عبدالرحیم لاجپوری مدظلہ) نے غیر مطلوب کا فتوی لکھا ہے......﴿۴﴾ مفتی اعظم آگرہ انڈیا (مفتی عبدالقدوس رومی مدظلہ) نے ناجائز لکھا ہے......﴿۵﴾ مفتی اعظم پاکستان نے " **اکرام مسلمات**" میں ناجائز لکھا ہے......﴿۶﴾ مفتی اعظم برما (مفتی محمود داؤ دیوسف مدظلہ) نے ناجائز لکھا ہے......﴿۷﴾ کوئی ۲۵ علماء و فقہاء و دارالافتاء نے ناجائز فتنہ مردود اور حرام لکھا ہے (دیکھئے کشف الغطاء عن تبلیغ النساء از شیخ التفسیر و رئیس الافتاء مفتی سیف اللہ حقانی مدظلہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)......﴿۸﴾ شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ بلوچستانی مدظلہ کی کتاب **اقوال الفقہاء من تبلیغ النساء** میں حرام لکھا ہے......﴿۹﴾ مزید کوئی ۱۰۰ جید و اکابر علماء و فقہاء کی تحریریں عدمِ جواز کی ہیں......﴿۱۰﴾ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ یک واحد عالم ہیں جنھوں نے مطلقاً جواز دیا ہے......﴿۱۱﴾ دو ایک مفتیوں نے شرائط کیساتھ نکلنے کو جائز لکھا ہے......﴿۱۲﴾ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے اہم ملفوظ ۱۵۰ میں عورتوں کو جو نصیحتیں کی ہیں، اسمیں عورتوں کی جماعت کا کوئی ذکر نہیں ہے......﴿۱۳﴾ حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ و حضرت جی مولانا انعام الحسنؒ کے تبلیغی خطوط میں عورتوں کی تعلیم پر زور دیا ہے لیکن عورتوں کی جماعتوں کا کوئی ذکر نہیں ہے......﴿۱۴﴾ حضرت شیخ الحدیثؒ نے فضائل رمضان میں اپنی بچیوں کا تلاوتِ قرآن کا ذکر فرمایا ہے لیکن عورتوں کی جماعت کا کہیں ذکر نہیں ملتا......﴿۱۵﴾ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا تھانویؒ نے بہشتی زیور جیسی کتاب میں عورتوں کی جماعت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ وہ تو بچیوں کیلئے مدرسۃ البنات بھی پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ سختی سے منع فرماتے تھے......﴿۱۶﴾ انکے خلیفہ حضرت مولانا قاضی عبدالسلامؒ نے ۳۰ سال پہلے لکھا ہے کہ اگر عورتوں کی جماعتیں نکالی گئیں تو بہت بڑا فتنہ ہوگا حالانکہ وہ خود (مردوں کی) جماعتوں میں نکلتے تھے۔ آپ کے نزدیک کون صحیح ہے؟

(205:2001)

الجواب

ہمارے نزدیک وہ علمائے دین صحیح ہیں جو منع کرتے ہیں۔ انکے فتاوی شریعت کی مقدس تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔ کسی زمانے میں یہ کام رائج نہیں تھا اور نہ ہی کوئی حضرت جیؒ اپنی مستور کو جماعت میں لے گئے یا بھیجا ہے۔ یہ نئی ایجاد ہے اسلئے یہ بدعت ممنوع و مردود ہے۔ واللہ اعلم۔ ادارہ

جو علماء چند شرائط کیساتھ جواز دیتے ہیں' وہ علمی وفقہی باتیں ہیں۔ جب ایسی باتوں پر عمل نہیں ہوتا یا لوگ عمل نہیں کرتے بلکہ اسکے خلاف کرتے ہیں تو ایسے فتاویٰ عمل کے اعتبار سے قابلِ قبول نہیں ہوتے۔

حضور اقدس ﷺ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دَور میں عورتیں' رسول اللہ ﷺ اور جلیل القدر صحابہؓ سے صرف دین سیکھنے کیلئے کڑی شرائط کیساتھ مسجد نبوی جاتی تھیں' اور انکو ۵۰ ہزار گنا اجر (مسجد نبوی کا) زیادہ بھی ملتا تھا لیکن یہ سلسلہ سیدنا حضرت عمرؓ نے بند کرادیا' سیدہ حضرت عائشہؓ نے اتفاق کیا اور کسی ایک بھی صحابی نے اعتراض نہیں کیا حالانکہ اس زمانے میں نہ کتابیں تھیں' نہ کیسٹ تھے اور نہ رذیو سکالر کے ذریعہ گھر بیٹھے دین سیکھ سکتی تھیں۔ موجودہ زمانے میں یہ سارے ذرائع موجود ہیں ۱۴۰۰ سال کی قدیم وجدید اسلامی زندگی میں یہ رائج تھا کہ مَرد علماء سے دین سیکھتے تھے' مشائخ سے اپنی تربیت کراتے تھے اور اپنے گھر والوں پر محنت کرتے تھے۔ اس سے الحمدللہ' ماشاء اللہ! تقریباً ہر گھر میں عورتیں حافظہ قاریہ عالمہ مفتیہ عابدہ اور متقیہ بنتی تھیں بلکہ دوسری عورتوں پر دینی محنت کرتی تھیں اس مفید وکار آمد اور شرعی رواج کو قتل کرکے عورتوں کی تبلیغی جماعت کا سوچنا بھی ظلم عظیم ہے چہ جائیکہ اس پر عمل کیا جائے اور شرائط کیساتھ فتوے دیئے جائیں۔ ہمارے نزدیک یہ بڑی جرات ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے مَردوں کی تبلیغی جماعت جاری کرنے کا مقصد یہ فرمایا کہ لوگ علم دین کی اہمیت کو سمجھیں پھر علماء کے پاس جاکر دین سیکھیں اور مشائخ کے پاس جاکر اپنے اخلاق کی درستگی کرائیں ۱۲۔ ملفوظ ۱۵۰ میں عورتوں کو فرمایا کہ تم اپنے مَردوں کو (کسی بھی) دینی کام میں لگاؤ ورنہ شیطان کے جال میں پھنس جاؤ گی۔ اللہ کی قسم! جو کوئی ان ہدایات پر عمل کریگا' ضرور کامیاب ہوگا۔ بندہ نے ٹوٹے پھوٹے طور پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطاء فرمائی۔ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی ایک اہم چاہت یہ تھی کہ اسکام میں لوگوں کو لگاکر ۵۰۔ ۷ سال پہلے کی طرف لوٹادے حالانکہ اس دَور میں مروجہ تبلیغی کام کی نوعیت کا کوئی کام ہی نہ تھا لیکن یہ بات مسلّم ہے کہ اُس زمانے کے لوگ دین کے نہایت پابند تھے۔ انکی زندگیوں پر رشک آتا ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اسلاف کا ایک دَور ایسا گذرا جس میں قرآن خوانی' شبینہ' مولود شریف وغیرہ والا عمل جائز تھا بلکہ خوب زوروں سے ہوتا تھا لیکن جیسا جیسا وقت گذرتا گیا اس میں خرابیاں پیدا ہوئیں اسلئے علماء وفقہاء نے بدعت قرار دیا اور فتوے شائع کئے (ابھی دو سال پہلے ایک بڑی مسجد میں ماہ رمضان میں باجماعت نفل نمازوں میں شبینہ پڑھا گیا)۔ عورتوں کی تبلیغی جماعت کا کسی بھی دَور میں رواج نہ تھا بلکہ جیسا کہ اوپر سیدنا حضرت عمرؓ کا واقعہ گذرا' عورتوں کو مسجد جانے کا سلسلہ بھی بند کرادیا۔ کیا حضرت عمرؓ چند شرائط کیساتھ یہ سلسلہ جاری نہیں رکھ سکتے تھے؟ مطلقاً کیوں بند کرادیا؟

خوب سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے...... پھر مستورات کی جماعت کی خرابیوں کا وجود میں آنا' انکی تعلیم کے دیگر شرعی ومفید ذرائع کا ہونا' کیسا جواز دیا جاسکتا ہے؟ جواز دینے والے علماء غور کریں۔

مَردوں کی تبلیغی جماعت میں سینکڑوں خرابیاں اور بے اصولیاں گھس گئی ہیں۔ غلو اور تشدد ہو رہا ہے جسکا اعتراف خود جماعت کے اکابر وذمہدار کر رہے ہیں' انہیں دُور کرنے اور مٹانے کی سخت ضرورت ہے۔ جہلاء' تبلیغی کام کیساتھ دین وشریعت کا دن رات جنازہ نکال رہے ہیں' جوش میں ایسے بول بول رہے ہیں جنکا خود انکو احساس وہوش نہیں ہوتا۔ اسکی روک ٹوک لازم ہے۔ یہ کام تو ہوتا نہیں پھر عورتوں کی جماعتیں نکال کر کونسی دینی خدمت یہ لوگ انجام دے رہے ہیں؟ (۲۰۰۱: ۲۰۷)

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ جیسی ہستی کی بات وہ مانتے نہیں (دیکھئے ماہنامہ التبلیغ شوال ۲۲ھ کا شمارہ نمبر ۱۰)' مل جل کر کوئی خیر کا نظام بناتے نہیں بلکہ خود انکے اکابرین اور بانئ تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی درجنوں مفید ہدایات اور باتوں (ملفوظات) کے خلاف کام کررہے ہیں۔ غیر فرض کام کو فرض عین کا درجہ دیکر لوگوں کا دماغ خراب کررہے ہیں brainwash کررہے ہیں۔ سمجھانے والوں کو کافر مشرک بے ایمان گمراہ جیسے فتوے لگاتے ہیں' تو اسکا حشر دہی ہوگا' جو ہو رہا ہے اور خدا نہ کرے ایسے عذاب نازل ہونگے جو پہلے آچکنے والوں سے زیادہ سخت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ امت کی حفاظت فرمائیں آمین۔

باز آ' برباد مت کر' عزت وناموسِ قوم
خود فناء ہو جائے گا' گر تُو نے یہ ناداں کیا
نہ سمجھوگے تو مِٹ جاؤ گے تم اے تبلیغیو!...... تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں
اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد
نہیں ہے دَاد کا طالب یہ بندہ ابراھیم
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام...... وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

عہد الٰہی کو توڑنے والے کی مخالفت ضروری ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو جو کوئی ایسے حاکم (امیر وذمہ دار) کو دیکھے جو ظلم کرتا ہے خدا کی قائم کردہ حدیں توڑدیتا ہے عہد الٰہی کو شکست کرتا ہے اسکی مخالفت قولاً فعلاً واجب ہے اگر یہ دیکھنے پر بھی کچھ نہیں کرتا (یعنی روکتا نہیں) تو اللہ تعالیٰ اسکو اچھا ٹھکانہ نہیں بخشیں گے۔ دیکھو یہ لوگ شیطان کے پیروکار بن گئے ہیں اور رحمان سے سرکشی کرتے ہیں (خدام الدین ۴۲ - ۲۰ - ۵)

نسائی تبلیغی جماعت

مفتی محمد خالد صدیقی نیپالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواتین کے سلسلہ میں اسلام کا التبلیغ کا موقف بالکل واضح ہے کہ زن وشو میں تقسیم کار کے تحت عورتوں کے ذمہ امور خانہ داری یعنی بچوں کی صحیح تربیت و پرداخت اور معاشرہ قوم، ملک بلکہ دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے ایک اچھی اور مثالی نسل کو بنانے میں مؤثر کردار ادا کرنا بلاشبہ حاجت وضرورت کے فقہی اصول کے مطابق عورتوں کو بقدر ضرورت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن کیا مہینہ چار مہینہ کے لئے مروجہ دعوتی سفر اسی حاجت وضرورت کے زمرہ میں آتا ہے اس سلسہ میں کتب تفسیر وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ:

اسلام نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ سخت پردہ میں رہیں اور اپنے گھروں میں جمی رہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلىٰ۔ (احزاب: ۳۳)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ حافظ ابن کثیرؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

الزمن بیوتکن فلا تخرجن بغیر حاجة۔ (ابن کثیر ۳/۴۶۴ مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ)

اپنے گھروں کو پکڑے رہیں بلاضرورت نہ نکلا کریں۔

اب یہ بھی سن لیجئے کہ بطور مثال وہ کیا ضرورت ہوسکتی ہے جو کہ خروج من البیت کے لئے وجہ جواز بن سکے؟ بقول حافظ ابن کثیرؒ:

و من الحوائج الشرعية الصلوٰة من المسجد بشرطه كما قال رسول الله ﷺ لا تمنعوا اماء الله مساجد الله وليخرجن وهن تفلات. وفي رواية وبيوتهن خير لهن۔ (ایضا)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں نماز با جماعت جیسی ضرورت کے لئے عورتیں گھر سے نکل سکتی ہیں لیکن واضح رہے کہ قرن اول میں خصوصاً آنحضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں اس کی اجازت اس پر موقوف تھی کہ نکلنا محض جائز ومباح ہے نماز کے لئے بھی گھر سے جانا کوئی افضل مستحب امر نہیں۔ بلکہ ان کے لئے بہتر یہ قرار دیا گیا کہ وہ گھر کے ایک کونہ کو نماز گاہ بنالیں جتنے پردہ میں وہ کار خیر کریں گی ان کے لئے اتنا ہی زیادہ مناسب ہوگا۔ احمدؒ اور طبرانی میں موجود حضرت ام حمید الساعدیہؓ کی یہ روایت پڑھ جائیے:

انها جاءت الىٰ رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله انى احب الصلوٰة معك قال قد علمت وصلوٰتك في بيتك خيرلك من صلوٰتك في حجرتك وصلوٰتك في حجرتك خيرمن صلوٰتك في دارك وصلوٰتك في دارك خيرمن صلوٰتك في مسجد قومك وصلوٰتك في مسجد قومك خيرمن صلوٰتك في مسجد الجماعة.

(نقلاً عن فتح الباری ۲/۴۰۷ھ قاہرہ)

لیکن دن گذرتے گئے اور ساتھ ہی مسلم معاشرہ میں فتنہ اور اخلاقی بگاڑ درآنا شروع ہوگئے اس کو دیکھتے ہوئے حضرت عمر فاروقؓ اپنی عورتوں کو سختی کے ساتھ مسجد جانے سے روکتے تھے ان کی فکر تھی کہ اگر انھیں نہیں روکا گیا تو اخلاقی بگاڑ پیدا ہوگا بلکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی رائے تھی کہ خواتین کو مسجد جانے سے روک دیا جائے کیوں کہ جس زمانہ میں انھیں جانے کی اجازت تھی وہ خیر کا دور تھا آج جب کہ مسلم معاشرہ میں فتنہ گھس گیا تو ایسی حالت میں انھیں اجازت نہیں دی جاسکتی نیز وہ یہاں تک فرماتی تھیں کہ اگر خود آنحضور ﷺ آج کی عورتوں کے حالات کو دیکھتے تو انھیں مسجد جانے سے منع فرمادیتے۔ صحیح بخاری شریف کی یہ روایت پڑھ جائیے جو کہ باب انتظار الناس قیام الامام العالم میں موجود ہے:

عن عائشةؓ قالت لو ادرك رسول الله ﷺ ما احدث النساء لمنعهن كما منعت نساء بني اسرائيل۔

جماعت کے معزز اور قابل احترام احباب۔ جب عورتوں کی جماعت کو جہاد سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کے لئے وہی فضائل ومناقب بیان کرتے ہیں۔ جو کہ اصلاً "جہاد بالسیف" سے متعلق ہے تاہم اگر ان کی اس بات کو تسلیم بھی کرلیا جائے تو اس سے دعویٰ ثابت نہیں ہوتا "نفیر عام" کے علاوہ جہاد میں عورتوں کی شمولیت کو بہتر نہیں سمجھا گیا ہے۔ حافظ ابوبکر بزارؒ حضرت انسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے جس سے مسئلہ کافی حد تک واضح ہوجاتا ہے:

عن انسؓ قال جئن النساء الىٰ رسول الله ﷺ فقلن يا رسول الله ﷺ ذهب الرجال بالفضل والجهاد في سبيل الله تعالىٰ فمالنا عمل ندرك به عمل المجاهدين في سبيل الله تعالىٰ فقال رسول الله ﷺ من قعدت او كلمة نحوها منكن في بيتها فانها تدرك عمل المجاهدين في سبيل الله تعالىٰ۔

لہٰذا عورتوں کے لئے یہ نا مناسب ہے کہ وہ اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر سفر پر روانہ ہوں جب کہ ان کی اصل عبادت صحیح دعوت یہی ہے کہ وہ گھر میں جمی رہ کر اپنے بچوں کی بہترین تربیت کریں اڑوس پڑوس کی عورتوں کو ایمان ویقین کی دعوت دیں اور اپنے گھر میں اور مقام پہ رہ کر ایک ایسی نسل کی تعمیر وتشکیل کریں جو

(باقی ص ۸ پر)

مستورات کی جماعت

حضرت مولانا اختر امام عادل کی نظر میں

حالات وواقعات یا وہ ظروف جنمیں شرائط وجود پذیر ہو سکتے ہیں 'انپر بھی نظر رکھا جائے تو عدمِ جواز کے سواء کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ اسکے علاوہ اصول فقہیہ کے مطابق حرمت وحلت اور جواز وعدم جواز میں حرمت اور عدم جواز کے پہلو کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے عددی اکثریت تو کوئی خاص معنویت نہیں رکھتی تو ان اصولوں کے مطابق عدم جواز کے فتاوی زیادہ قابل عمل ہیں اور اگر جانب خلاف حضرات پر شرح صدر ہو تو اسکا ترک واجب ہے...... حضرت مفتی عبد القدوس رومی صاحب مد ظلہ کا فتوی بر حق ہے اور انھوں نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے وہ بھی لائق توجہ ہیں۔ حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کی "اکرام مسلمات" حضرت مفتی سیف اللہ حقانی مد ظلہ کی "کشف الغطاء عن تبلیغ النساء" حضرت مولانا عطاء اللہ بلوچستانی مد ظلہ کی "اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء" اور آپ کے درجنوں ماہنامہ "التبلیغ" کے شماروں میں علماء وفقہاء کے فتوی اور تحریروں کے بعد بھی یہ سلسلہ بند نہیں کیا گیا تو یہ لوگ بہت خسارے میں رہیں گے۔ یہ مجلّے اور شمارے ایسے ہیں کہ ہر دار العلوم کے تعلیمی نصاب میں داخل کئے جائیں۔ اللہ انکو ہدایت دیں آمین۔ والسلام

(بقیہ ص ۷ کا)

کہ انسانیت کے لئے ایک سرمایہ ثابت ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ ماں باپ کی مہینوں مہینوں کی غیبوبت سے بچے بگڑ جائیں پھر وہ ایک مسئلہ ثابت ہوں یا اگر کوئی صاحب اولا د نہ ہو تب بھی گھر کی دیگر دینی ضروریات اہم ہیں۔ اس عاجز کی نگاہ میں خواتین کے اس طبقہ کو کسی حد تک اپنے شوہر کے ساتھ یا محرم رشتہ دار کے ساتھ جماعت میں جانے کی اجازت دی جاسکتی ہے جس کو قرآن نے غَيْرُ أُولِي الْإِرْبَةِ کا مصداق قرار دیا ہے تاہم خیر کا پہلو اسی میں ہے کہ عورتوں کی جماعت سے بالکل اجتناب برتا جائے اگر کھینچ تان کر مفتیان کرام اس کے لئے وجہ جواز نکال بھی لیں تو فتنہ وفساد کے سیلاب کو دیکھتے ہوئے اہم فقہی اصول "سد ذرائع" کے تحت اس سے بچنا امت کے اجتماعی مفاد میں ہے نیز دعوتی وتبلیغی کاز کی نیک فالی کا ذریعہ بھی!

هذا ما عندي و الله اعلم بالصواب۔

محمد خالد صدیقی

۲۰۰۰/۶/۱۸ء

مستورات کی تبلیغی جماعت

﴿ فتوی مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ ﴾

سوال: ﴿۱﴾ کیا عورتوں کا تبلیغ کیلئے سفر کرنا مع محرم درست ہے؟...... ﴿۲﴾ مردوں کا تبلیغ کو جانا اور اپنے اہل وعیال کے نان نفقہ کا انتظام بھی نہ کرنا کہانتک درست ہے؟...... ﴿۳﴾ کیا تبلیغ کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض وواجب ہے یا سنت؟

الجواب: ﴿۱﴾ تبلیغ دین ہر مسلمان پر بقدر اسکے مبلغ علم کے لازم ہے لیکن تبلیغ کی غرض سے سفر کرنا ہر مسلمان پر فرض نہیں بلکہ صرف انلوگوں پر جو تبلیغ کی اہلیت بھی رکھتے ہیں ۱-۔...... ﴿۲﴾ اور وہ فکر معاش سے بھی فارغ ہوں تبلیغ کیلئے سفر کرنا جائز ہے فرض لازم ہر مسلمان کے ذمے نہیں ہے ۲-۔...... ﴿۳﴾ اور عور تو ں کا تبلیغ کیلئے گھروں سے نکلنا زمانہ خیر الامم میں نہ تھا اور نہ اسکی اجازت معلوم ہوتی ہے کہ عورتیں تنہاء تبلیغ کیلئے سفر کریں۔ عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ حج فرض کیلئے بھی بغیر محرم کے جانا جائز نہیں تو صرف تبلیغ کیلئے کیسے جاسکتی ہیں۔ واللہ اعلم (کفایت المفتی کتاب العلم ج ۲-۱۰)۔

تبصرہ از ابراهیم یوسف باوا تبلیغی: ۱-۔ حضرت مفتی اعظمؒ کے جواب میں ہے کہ مبلغ کے علم مطابق ہر مسلمان پر تبلیغ لازم ہے۔ حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے فرمایا کہ کام کا طریقہ میرا اور تعلیم حضرت مولانا تھانویؒ کی ہو۔ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا کہ آہ! کام تو یہی ہے لیکن اسکے اہل (یعنی علماء و صلحاء) کریں۔ حضرتؒ کی تفسیر میں ہے کہ عمومی دعوت و تبلیغ کا کام علماء کا ہے۔ یہ کام ساری امت کا نہیں۔ اس کیلئے عالم کا ہونا ضروری ہے۔ دوسرے فرمان سے استنباط ہوتا ہے کہ وہ حضرات جو اہل اللہ کے صحبت و تربیت یافتہ ہیں 'وہ اپنے حدود میں رہکر تبلیغ دین کر سکتے ہیں البتہ دعوت خاصہ ہر شخص پر (یعنی اپنے اہل وعیال اور ماتحت کے افراد پر) فرض ہے۔ ایکبار فرمایا کہ کام تو یہی (تبلیغی) ہے لیکن اسکے اہل (یعنی علماء و صلحاء) کریں۔ دار العلوم کراچی کے فتوی کا مفہوم بھی یہی ہے کہ یہ کام فرض نہیں۔ حضرت مولانا الیاسؒ کے معتمد و خلیفہؒ نے حضرت مفتی محمد فرید مد ظلہ نے اسے بدعت حسنہ سے تعبیر فرمایا ہے۔ حضرت مولانا الیاسؒ کے ملفوظ ۳۸ میں ہے کہ دین اپنے مقامی علماء واہل علم سے سیکھا جائے۔ ایکبار صاف صاف لفظوں میں فرمایا کہ علماء کے پاس جاکر دین سیکھو اور مشائخ کے پاس جاکر اپنے اخلاق کی تربیت کراؤ (خطبات حکیم الاسلام) ان باتوں سے واضح ہوا کہ دین سیکھنے والوں اور غیر عالم 'غیر صحبت وغیر تربیت یافتوں کا عمومی دعوت و تبلیغ کرنا صرف ناجائز ہی نہیں' حرام ہے۔ (تبلیغ ۳ : ۱۷)

ـ ۲ـ حلال روزی حاصل کرنا دوسرے دینی فرائض کی طرح ایک فرض عظیم ہے اور اسکے بہت سارے
فضائل ہیں۔ (دیکھئے "فضائل دعاء اور ماہنامہ الاسلام") حلال روزی کی محنت سے چھڑا کر اور گھر والوں کو
بے سہارا چھوڑ کر تبلیغ میں نکلنا اور نکالنا جائز نہیں۔

ـ ۳ـ عورتوں کا تبلیغی سفر میں نکلنا چاہے محرم کیساتھ ہی ہو...... ناجائز، غیر مطلوب، غیر پسندیدہ، فتنہ اور
حرام ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مفتئی اعظمؒ کے علاوہ قدیم وجدید مشہور و معروف دار العلوم اور فقہاء کے
ؤئی ۱۰۰ فتاوی شائع ہو چکے ہیں۔ اب تو یہ لوگ تو بلا محرم بھی عورتوں کو جماعتوں میں نکالتے ہیں، جو قطعا
حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص کے کسی گناہ کا ارتکاب کرنے پر پوری قوم و جماعت پر اللہ کا
عذاب مسلط ہوتا ہے جب قوم و جماعت قدرت رکھتے ہوئے اسے گناہ سے نہیں روکتی "لیکن" یہاں تو پوری
کی پوری جماعت گناہ کا ارتکاب کرتی ہے۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب کی دعوت دیتے ہیں۔

مرکز نظام الدین کے خفیہ پرچہ میں درج ہے کہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ عورتوں کو بلا محارم اور غیر محارم
نکالنے کے قائل تھے۔ میں قارئین سے عرض کرونگا کہ عورتوں کی تعلیم کیلئے حضرتؒ کا ملفوظ نمبر ۱۵۰ ضرور
پڑھیں اور دین و شریعت کا حضرتؒ کتنا پاس رکھتے تھے، اس کیلئے ملفوظ ۱۶۶، ۱۱۷ اور ۲۱۰ ضرور دیکھیں اور
حضرتؒ اور حضرت مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی، اس کیلئے تقریر ترمذی ج ۲ - ۲۰۹
ضرور دیکھیں۔ مرکز کے دو تبلیغی بچے جو آپس میں امیر کی گدی کیلئے لڑتے جھگڑتے ہیں کا پول کھل جائیگا۔
حدیث شریف میں ہے کہ جہاں کہیں دو امیر ہوں، ان میں سے ایک کو قتل کردو (ماہنامہ بینات کراچی) (تاکہ
امت میں فساد ہونے نہ پائے)۔ افسوس! یہ تبلیغی بچے دین و شریعت اور اکرام مسلم کا دن رات قتل کر رہے ہیں
اور علماء تماشا دیکھ رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنوری ۲۰۰۳ء کی خبر کے مطابق نظام الدین والے اب مستورات کی جماعت کم کرنے کا حکم جاری کیا
ہے، 'دُور دُور دیر کیلئے بھیجنے پر پابندی لگائی ہے'، مستورات کی جماعت کا اعلان نہیں ہوتا وغیرہ۔ جب علماء اور فقہاء
نے بدعت ناجائز فتنہ مردُود ناپسندیدہ غیر مطلوب اور حرام جیسے الفاظ فتاوی میں استعمال کئے ہیں، پھر
یہ دودھ کچھ دھئی جیسی حرکت کرنا چوری پہ سینہ زوری جتانا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو ہدایت دیں۔ آمین
مستورات کی جماعت کے بارے میں دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ التفسیر والحدیث اور صدر مفتی
حضرت مولانا سیف اللہ حقانی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء اللہ بلوچستانی مدظلہم اور ماہنامہ **التبلیغ**
۱۴۲۱ھ کے شمارے دیکھے جائیں۔ مدیر

خواتین کا تبلیغی جماعت میں نکلنا جائز نہیں

﴿مفتی اعظم پاکستان، حضرت مولانا رشید احمد لدھیانویؒ﴾

سوال: عورتوں کا تبلیغی جماعت کیساتھ تبلیغ کیلئے اپنے محارم کیساتھ تین دن دس دن سال کیلئے اپنے ضلع یا صوبہ یا اپنے ملک یا دوسرے ملک میں نکلنا کیسا ہے جب کہ موجودہ دَور کے حالات بھی آپ حضرات کے سامنے ہیں۔ اگر انکا نکلنا جائز ہے پھر تو کوئی حرج نہیں اور اگر جائز نہیں تو پھر جو لوگ اپنی عورتوں کو لیجاتے ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ وہ گنہگار ہوتے ہیں یا نہیں؟ مسئلہ کی مکمل وضاحت مطلوب ہے۔ بینوا تو جروا (۴۲۴:۲۰۰۲)

الجواب: عورتوں کا گھر سے نکلنا بہت بڑا فتنہ ہے اسلئے حضراتِ فقہاء کرام نے اسپر بہت سخت پابندی لگائی ہے۔ دینی کاموں کیلئے بھی عورتوں کے نکلنے کو بالاتفاق حرام قرار دیا ہے۔ عورتوں کا گھروں سے نکلنا بہت بڑا فتنہ ہے اسلئے حضراتِ فقہاء کرام نے مسجد کی جماعت، جمعہ، طلبِ علم اور وعظ سننے کیلئے عورتوں کے نکلنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ جب ایسی اہم عبادات و ضروریاتِ دین کی خاطر تھوڑے سے وقت کے لئے قریب تر مقامات تک نکلنے پر بھی اس قدر پابندی ہے تو تبلیغ کیلئے کئی کئی دنوں بلکہ مہینوں اور چلوں کیلئے دُور دراز مقامات میں جانا بطریقِ اَولی ناجائز ہونا چاہیئے۔ حضراتِ فقہاء کرام کے مطلقاً حرمت کے فیصلہ میں ضرورتِ شرعیہ سے کچھ گنجائش تلاش کرنے کی سعی مذکور کے باوجود خواتین کے لئے تبلیغی جماعت میں نکلنے کے جواز کی کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ واللہ سبحانہ و تعالی اعلم

ف: عورتوں کی تعلیم و تربیت انتہائی ضروری ہے اور اسکا انتظام گھروں میں اسکے محارم کریں۔ اگر مرد پڑھے لکھے نہیں ہیں تو علماء حقانی و ربانی کے پاس جا کر دین سیکھے، مشائخ کے پاس جا کر اپنے اخلاق درست کرائے اور اپنے گھر والوں پر محنت کرے۔ نسائی تبلیغی جماعت کا ہوچنا کبیرہ گناہ اور عمل کرنا حرام ہے۔ اللہ تعالی کا قرآن مجید میں قطعی حکم ہے کہ عورتیں گھروں میں قرار اور جم کر بیٹھیں۔ عورتوں کیلئے دین سیکھنے کے کئی شرعی و مفید ذریعے ہیں جنکا کامیاب سلسلہ ۱۴۰۰ سے چلا آرہا ہے۔ کسی حضرت جیؒ نے اپنی مستور کو جماعت میں نہ بھیجا ہے اور نہ لے گئے ہیں لہذا اسے جلد از جلد بند کر دینا چاہیئے۔ **مدیر** (۴۲۴:۲۰۰۲)

۲۔ حلال روزی حاصل کرنا دوسرے دینی فرائض کی طرح ایک فرض عظیم ہے اور اسکے بہت سارے فضائل ہیں۔ (دیکھئے "فضائل دعاء اور ماہنامہ الاسلام) حلال روزی کی محنت سے چھڑا کر اور گھر والوں کو بے سہارا چھوڑ کر تبلیغ میں نکلنا اور نکالنا جائز نہیں۔

۳۔ عورتوں کا تبلیغی سفر میں نکلنا چاہے محرم کیساتھ ہی ہو...... ناجائز، غیر مطلوب، غیر پسندیدہ، فتنہ اور حرام ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مفتئی اعظمؒ کے علاوہ قدیم و جدید مشہور و معروف دار العلوم اور فقہاء کے کوئی ۱۰۰ فتاوی شائع ہو چکے ہیں۔ اب تو یہ لوگ تو بلا محرم بھی عورتوں کو جماعتوں میں نکالتے ہیں، جو قطعا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص کے کسی گناہ کا ارتکاب کرنے پر پوری قوم و جماعت پر اللہ کا عذاب مسلط ہوتا ہے جب قوم و جماعت قدرت رکھتے ہوئے اسے گناہ سے نہیں روکتی "لیکن" یہاں تو پوری کی پوری جماعت گناہ کا ارتکاب کرتی ہے۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب کی دعوت دیتے ہیں۔

مرکز نظام الدین کے خفیہ پرچہ میں درج ہے کہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ عورتوں کو بلا محارم اور غیر محارم نکالنے کے قائل تھے۔ میں قارئین سے عرض کرونگا کہ عورتوں کی تعلیم کیلئے حضرتؒ کا ملفوظ نمبر ۱۵۰ ضرور پڑھیں اور دین و شریعت کا حضرتؒ کتنا پاس رکھتے تھے، اس کیلئے ملفوظ ۱۱۷، ۱۶۶ اور ۲۱۰ ضرور دیکھیں اور حضرتؒ اور حضرت مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی، اس کیلئے تقریر ترمذی ج ۲۔ ۲۰۹ ضرور دیکھیں۔ مرکز کے دو تبلیغی بچے جو آپس میں امیر کی گدی کیلئے لڑتے جھگڑتے ہیں کا پول کھل جائیگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جہاں کہیں دو امیر ہوں، ان میں سے ایک کو قتل کر دو (ماہنامہ بینات، کراچی) (تاکہ امت میں فساد ہونے نہ پائے)۔ افسوس! یہ تبلیغی بچے دین و شریعت اور اکرام مسلم کا دن رات قتل کر رہے ہیں اور علماء تماشاء دیکھ رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنوری ۲۰۰۳ء کی خبر کے مطابق نظام الدین والے اب مستورات کی جماعت کم کرنے کا حکم جاری کیا ہے، دُور دور کیلئے بھیجنے پر پابندی لگائی ہے، مستورات کی جماعت کا اعلان نہیں ہوتا وغیرہ۔ جب علماء اور فقہاء نے بدعت ناجائز فتنہ مردود ناپسندیدہ غیر مطلوب اور حرام جیسے الفاظ فتاوی میں استعمال کیے ہیں، پھر کچھ دودھ کچھ دھئی جیسی حرکت کرنا چوری پہ سینہ زوری جتانا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو ہدایت دیں۔ آمین مستورات کی جماعت کے بارے میں دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ التفسیر والحدیث اور صدر مفتی حضرت مولانا سیف اللہ حقانی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء اللہ بلوچستانی مد ظلہم اور ماہنامہ **التبلیغ** ۱۴۲۳ھ کے شمارے دیکھے جائیں۔ مدیر

خواتین کا تبلیغی جماعت میں نکلنا جائز نہیں

﴿مفتی اعظم پاکستان، حضرت مولانا رشید احمد لدھیانویؒ﴾

سوال: عورتوں کا تبلیغی جماعت کیساتھ تبلیغ کیلئے اپنے محارم کیساتھ تین دن دس دن سال کیلئے اپنے ضلع یا صوبہ یا اپنے ملک یا دوسرے ملک میں نکلنا کیسا ہے جب کہ موجودہ دَور کے حالات بھی آپ حضرات کے سامنے ہیں۔ اگر انکا نکلنا جائز ہے پھر تو کوئی حرج نہیں اور اگر جائز نہیں تو پھر جو لوگ اپنی عورتوں کو لیجاتے ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ وہ گنہگار ہوتے ہیں یا نہیں؟ مسئلہ کی مکمل وضاحت مطلوب ہے۔ بینوا توجروا (۴۲۴:۲۰۰۲)

الجواب: عورتوں کا گھر سے نکلنا بہت بڑا فتنہ ہے اسلئے حضراتِ فقہاء کرام نے اسپر بہت سخت پابندی لگائی ہے۔ دینی کاموں کیلئے بھی عورتوں کے نکلنے کو بالاتفاق حرام قرار دیا ہے۔ عورتوں کا گھروں سے نکلنا بہت بڑا فتنہ ہے اسلئے حضراتِ فقہاء کرام نے مسجد کی جماعت، جمعہ، طلبِ علم اور وعظ سننے کیلئے عورتوں کے نکلنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ جب ایسی اہم عبادات و ضروریاتِ دین کی خاطر تھوڑے سے وقت کے لئے قریب تر مقامات تک نکلنے پر بھی اس قدر پابندی ہے تو تبلیغ کیلئے کئی کئی دنوں بلکہ مہینوں اور چلوں کیلئے دُور دراز مقامات میں جانا بطریقِ اَولی ناجائز ہونا چاہیئے۔ حضراتِ فقہاء کرام کے مطلقاً حرمت کے فیصلہ میں ضرورتِ شرعیہ سے کچھ گنجائش تلاش کرنے کی سعی مذکور کے باوجود خواتین کے لئے تبلیغی جماعت میں نکلنے کے جواز کی کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ واللہ سبحانہ و تعالی اعلم

ف: عورتوں کی تعلیم و تربیت انتہائی ضروری ہے اور اسکا انتظام گھروں میں اسکے محارم کریں۔ اگر مرد پڑھے لکھے نہیں ہیں تو علماء حقانی و ربانی کے پاس جاکر دین سیکھے، مشائخ کے پاس جاکر اپنے اخلاق درست کرائے اور اپنے گھر والوں پر محنت کرے۔ نسائی تبلیغی جماعت کا ہونا کبیرہ گناہ اور عمل کرنا حرام ہے۔ اللہ تعالی کا قرآن مجید میں قطعی حکم ہے کہ عورتیں گھروں میں قرار اور جم کر بیٹھیں۔ عورتوں کیلئے دین سیکھنے کے کئی شرعی و مفید ذریعے ہیں جسکا کامیاب سلسلہ ۱۴۰۰ سے چلا آرہا ہے۔ کسی حضرت جیؒ نے اپنی مستور کو جماعت میں نہ بھیجا ہے اور نہ لے گئے ہیں لہذا اسے جلد از جلد بند کر دینا چاہیئے۔ **مدیر** (۴۲۴:۲۰۰۲)

فتوی

حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ

﴿ مفتی اعظم گجرات انڈیا......و......صاحب فتاوی رحیمیہ ﴾

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ میں اپنی اہلیہ کو لیکر تبلیغی جماعت میں جاسکتا ہوں ؟ عورتوں کو جماعت میں لے جانا چاہیئے یا نہیں ؟

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً

عورتوں کو جماعت میں لے جانا مطلوب اور پسندیدہ نہیں ہے و اثمہما اکبر من نفعہم (فائدہ سے زیادہ نقصان ہے) کا مصداق ہے۔ عورتیں غیر محتاط ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

(از فتاویٰ رحیمیہ جلد ۱۰ ص ۴۹۸) [2002:418]

تبصرہ: ابراہیم یوسف باوا تبلیغی...... ﴿۱﴾ جو تبلیغی حضرات یوں سمجھتے کہتے ہیں کہ عورتوں کی وجہ سے مَردوں کی اصلاح ہوتی ہے' انکو میں کہتا ہوں کہ عورتوں کو تبلیغی مراکز میں بلاؤ اور منبروں پر بٹھوا کر تقریریں کراؤ۔ مجلس میں بہت سارے لوگ خود بخود شریک ہونگے 'گشت بھی کرنا نہیں پڑیگا اور لوگ جوق در جوق تبلیغ میں نکلیں گے...... ﴿۲﴾ قرآن کریم میں شراب و جواء کا فائدہ بھی بتلایا گیا ہے تو پھر اسکی بھی دعوت دو...... ﴿۳﴾ عیسائی مبلغین عورتیں اور مرد ساتھ ساتھ ہر گھر کا گشت کرتے ہیں 'تم بھی انکی نقل اتارو۔ یوں بھی تم بلا محرم اور غیر محارم کیساتھ عورتوں کو جماعت میں نکالتے ہو' تو ایسا کرنے میں کیا نقصان ہے ؟...... ﴿۴﴾ یاد رکھو کہ مسلمان شریعت (کتاب اللہ' سنت نبوی اور اجماع صحابہ) کا مکلف ہوتا ہے۔ جس کام کا حکم شریعت دے اسے قبول کرو اور عمل کرو اور جس سے منع کرے 'بلا چوں و چراء فوراً رک جاؤ۔ اسی میں سلامتی ہے ورنہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے...... ﴿۵﴾ اسلاف میں ختم قرآن' شبینہ' مولود شریف کا رواج تھا۔ بعضوں نے شرائط لگائے اور جب دیکھا کہ جواز لیکر غلط کرنیوالے غلط کر رہے ہیں تو عدم جواز کے فتوے لکھے لیکن مستورات کی جماعت کا کسی زمانے میں رواج نہ تھا اور نہ کسی تبلیغی اکابر نے اپنی مستور کو بھیجا یا لے گئے پھر یہ کام کر کے کیوں اپنی عاقبت اور آخرت بگاڑتے ہو ؟ دین میں ضد اچھی بات نہیں ہے۔ علماء و فقہاء جو کہیں قبول کر کے یہ سلسلہ بند کر دو۔ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کا جہاد' حج فرمایا ہے (جو اپنے محارم کیساتھ کیا جائے۔ بلا محرم حج کرنا حرام ہے پھر مستورات کی جماعتیں بلا محرم اور غیر محارم کیساتھ کیسے نکالی جاسکتی ہیں ؟ (۲۰۰۲: ۴۱۸)

فتوی

حضرت مولانا حافظ قاری مفتی الحاج محمود داو' دیوسف دامت برکاتہم

﴿ خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مہاجر مدنیؒ اور خلیفہ صحبت حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانویؒ ﴾

[مفتی اعظم برما...... صدر جمعیۃ العلماء برما...... مہتمم دارالعلوم رنگون]

سوال: مستورات کی تعلیم کا احسن طریقہ کیا ہے اور مستورات کی تبلیغی جماعت کے بارے میں کیا خیال ہے ؟

الجواب: مسلمان بچیوں اور عورتوں کی دینی تعلیم و تربیت کا احسن اور رائج طریقہ یہی ہے کہ گھر کے محرم مَرد علماء کرام اور فقہاء عظام سے دین سیکھے اور اہل اللہ سے اپنی تربیت کرا کر اپنے گھر کی مستورات کو سکھائے، گھر میں بہشتی زیور، حیاۃ المسلمین، فضائل اعمال اور اکابر علماء کی مستند و معتبر کتب کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ کر سکھایا جائے۔ آج کل عورتوں کو دین سکھانے کیلئے مستورات کی تبلیغی جماعت کا سلسلہ جو جاری ہوا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ غیر مطلوب اور ناپسندیدہ ہے اسے بند کر دینا چاہیئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (۲ مارچ ۱۹۹۸ء)

تبصرہ از مدیر: ﴿۱﴾ تقریباً ۱۰۰ قدیم و جدید علماء و فقہاء اور دار العلوم کے دارالافتاء کے فتوی سے معلوم ہوا کہ مستورات کی تبلیغی جماعت ناجائز۔ بدعت۔ غیر ضروری۔ ناپسندیدہ۔ ممنوع۔ مَردود و حرام ہے...... ﴿۲﴾ اس سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا رشید احمد لدھیانویؒ کا مختصر رسالہ اکرام مسلمات۔ شیخ التفسیر والحدیث و رئیس دار الافتاء حضرت مولانا سیف اللہ حقانی مدظلہ کی کتاب کشف الغطاء عن تبلیغ النساء۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء اللہ بلوچستانی کی کتاب اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء۔ حضرت مولانا عبداللہ سلیمانی مدظلہ کا مسودہ کشف الغطاء عن دعوۃ النساء وزیرستانی۔ دارالعلوم دیوبند۔ مظاہر علوم سہارنپور' جامعہ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ مفتی اعظم گجرات انڈیا کا فتاوی رحیمیہ۔ مفتی اعظم آگرہ کے فتاوی اور ماہنامہ التبلیغ (برطانیہ) کے درجنوں شماروں میں شریعت کی باتیں چھپی ہیں' حق و انصاف سے پڑھی جائیں۔ اصل چیز شریعت کا حکم ہے۔ کسی کا ذاتی نفع کا اعتبار تب ہی قابلِ قبول ہوگا جو شریعت کے مطابق ہو ورنہ مَردود ہے۔ کسی زمانہ میں نسائی تعلیم کیلئے نسائی تبلیغی جماعت رائج نہیں تھی اور نہ ہی حضرت مولانا محمد الیاسؒ حضرت شیخ الحدیثؒ اور کسی حضرت جیؒ نے اپنی مستور کو بھیجا یا لے گئے اسلئے یہ نئی ایجاد ۱۴۰۰ سالہ اسلامی تاریخ کی بدترین بدعت و فتنہ ہے۔ واللہ اعلم۔ ابراہیم یوسف باوا تبلیغی (۲۰۰۲: ۴۱۵)

کریں۔اس حدیث شریف سے میری محنت کی صداقت ثابت ہوتی ہے کیونکہ تبلیغ والے چاہے جاہل ہوں چاہے غیر صحبت وغیر تربیت یافتہ عالم ہوں' بھول قصور کرتے ہیں' انکو ہاتھ سے روکوں اور ہاتھ میں قلم بھی شامل ہے (جب لوگ زبانی اصلاح پسند نہیں کرتے تو قلمی جہاد کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے)۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن شہیدوں کا خون اور علماء کی تحریر کی سیاہی ink کا بھی وزن ہوگا اور سیاہی کا وزن شہداء کے خون سے زیادہ وزنی ہوگا۔ حضرت مولانا محمد الیاسؒ پہلے پہل تحریری دعوت و تبلیغ کے قائل نہ تھے لیکن آخری عمر میں فرمایا کہ تحریری دعوت بھی دی جائے۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس کام میں ۱۹۶۶ء سے لگا رکھا ہے۔ درجنوں مکتبی درسی اصلاحی و تبلیغی کتابیں لکھوائیں اور چھپوائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور نجات کا ذریعہ بنائے آمین۔

جس حدیث شریف کا حوالہ دیکر اس مولوی نے عورتوں کی جماعت کا جواز نکالا ہے' یہ دین میں تحریف ہے۔ کسی محدث کا کیا ذکر' حضرت شیخ الحدیثؒ اور کسی بڑے تبلیغی مولانا نے اسکی یہ تشریح نہیں کی ہے اور جب میں لکھتا ہوں کہ ایسے مولویوں سے تقریریں مت کراؤ تو ہمارے مولویوں کو غصہ آتا ہے اور پارہ temperature اتنا چڑھ جاتا ہے کہ موت کی دھمکی دینے لگ جاتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یاد رکھو کہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے فرمایا کہ سو گمراہی کی ایک گمراہی یہ ہے کہ آدمی کا اعتماد سلف صالحین پر سے اٹھ جائے ۱۲۔اگر ہم اسے ۴۹ کروڑ گمراہی کی ایک گمراہی کہیں تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول کو مضبوطی سے پکڑے رہیگا' وہ ہرگز گمراہ نہیں ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ مولوی اپنی دلیل کو کتاب اللہ اور سنت نبوی اور اجماع صحابہ سے ثابت کرے۔

(۳۱۶:۲۰۰۲)

نسائی جماعت کے جواز کیلئے عجیب وغریب مرکزی دلیل

اِن عقلِ کُل رکھنے والوں کو داد دینا چاہیئے

لیڈز سے ایک خط آیا جس سے پتہ چلا کہ تبلیغی مرکز ڈیوزبری برطانیہ کے امام مولوی . صاحب نے کہا کہ عورتوں کی تبلیغی جماعت جائز ہے اور اسکی دلیل یہ پیش کی کہ ......

(۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا پورا مال دین پر لگا دیا......(۲) سیدنا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عورتوں کیوجہ سے ہدایت نصیب ہوئی......(۳) حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام میں پہلی عورت ہے جو شہید ہوئیں۔اسلئے عورتوں کی تبلیغی جماعت جائز ہے۔کیا یہ صحیح ہے؟ (207:2001)

الجواب: ﴿۱﴾ کاش! آپ یہ سوال مرکز نظام الدین اور مشہور دار العلوم کے دار الافتوں سے پوچھتے اور ہمیں بتلاتے۔ خیر ہم یہ سوال مرکز والوں سے پوچھتے ہیں اور جواب طلب کرتے ہیں۔ ﴿۲﴾ آجکل مراکز تبلیغ والے اپنی ترقی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں اور نئے نت مولوی جو مدرسہ سے فارغ ہوتے ہیں انکو سیدھا تبلیغ میں لگا دیں۔ یہ بہت خطرناک بات ہے۔ فارغ ہونیوالے نئے مولوی کو دین کے کسی بھی شعبہ میں نہ لگانا چاہیئے جبتک وہ ایک عرصہ کسی اہل اللہ کی صحبت نہ اختیار کرلے۔خاص طور پر تبلیغ میں تو ہرگز اسلئے نہیں لگنا لگانا چاہیئے کہ یہ جاہلوں نااہلوں بابوؤں اور غیر تربیت یافتوں کی جماعت بنتی جارہی ہے اور بعضے بتلاتے ہیں کہ یہ لوگ خود گمراہ ہوکر دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اپنا ایک فرقہ بنا چکے ہیں۔ کسی عالم کی بات نہیں سنتے مانتے۔ سنت والجماعت کے عقیدہ اور مقصد سے ہٹ رہے ہیں...... ﴿۳﴾ حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے فرمایا کہ طلبہ بدون اساتذہ (جو وارث الانبیاء اور تجربہ کار ہوتے ہیں) کے تبلیغ میں نہ لگیں۔ آپ نے اپنے زمانے کے نظام الدین کے ذمہ داروں کو لکھا کہ تم بھی کم از کم ایک چلہ کیلئے خانقاہ جایا کرو۔ جب تک دین کا فہم نصیب نہ ہو جائے' انکو کسی بھی دینی کام میں نہ لگانا چاہیئے ورنہ ایسے مولوی کل اٹھکر مساجد کے منبر اور محراب میں ڈنکے کی چوٹ یہ بھی کہہ دینگے کہ مردوں کو چونکہ عورتوں سے ہدایت ملتی ہے اسلئے عورتوں کو مسجد بلا کر انسے عام تقریریں کرائی جائیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(نوٹ: عام تبلیغی تقریر کے بارے میں حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ کا فتوی ہے کہ تجربہ کار علماء ہی کریں (فتاوی محمودیہ)۔ اس سلسلہ میں فتاوی رحیمیہ کا سوال جواب نمبر ۸۹۹ اور ۹۰۰ بغور دیکھا جائے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ نیا مولوی تقریر نہیں کر سکتا جبتک کہ کسی شیخ کی صحبت میں نہ رہے)۔

اسی خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستان سے دو تبلیغی عالم آئے اور انہوں نے کہا کہ اسلام کیلئے نہ علم کی ضرورت ہے

نہ عالم کی نہ قابلیت کی۔ خدا کی یہاں قابلیت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ انکو گمراہ کہا جائے تو کیا تعجب ہے؟

ف: اسکا مطلب یہ ہوا غیر عالم' جاہل و نااہل' اناڑی و بے وقوف' شرابی کبابی' بابو اور اُلو ہر قسم کا آدمی یہ کام کر سکتا ہے پھر حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ علماء کیلئے کیوں تڑپتے اور روتے کہ یا **اللہ**! میں کیا کروں' علماء نہیں لگتے؟ یہ کیوں فرمایا کہ تم علماء کے پاس جاکر علم دین سیکھو اور مشائخ کے پاس جاکر اپنے (رزیلہ) اخلاق کی درستگی کراؤ؟ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ تبلیغ میں چلے لگا کر تمام اسلاف سے دینی فہم میں آگے بڑھ گئے ہیں۔ یہ اپنے آپکو عقل کل سمجھ رہے ہیں اور یہی گمراہی کی سب سے بڑی دلیل اور قیامت کی بڑی نشانی ہے۔

حضرت مولانا تھانویؒ (جن کی تعلیمات تبلیغی نصاب میں داخل ہیں) قرآن پاک کی تفسیر میں فرماتے ہیں (جسے حافظ پٹیل صاحب نے قبول کیا) کہ عمومی دعوت و تبلیغ کا کام علماء و صلحاء کا ہے' یہ کام ساری امت کا نہیں' اس کیلئے تجربہ کار عالم لازم ہے...... حضرت شیخ الحدیثؒ نے ایسے تبلیغ والوں کی ملفوظاتِ شیخ۔ ۳۲ میں اچھی خبر لی ہے۔ اور علماء کو بھی تنبیہ فرمائی ہے۔ حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ نے یہ کیوں فرمایا کہ ہم ہر وقت علماء کے محتاج رہیں؟ ایک بار فرمایا: بغیر رجالکار (تجربہ کار عالم) کوئی کام کروگے' وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی جُنُبِی (ناپاک شخص) کو امامت کیلئے کھڑا کر دیا جائے ۱۲۔ انکے ایک بڑے مرکز میں وہاں کا عالم امام جب نماز پڑھانے آیا تو ایک بے وقوف بڑے ذمہدار نے مجمع میں انسے پوچھا کہ آپ عالم ہیں؟ جواب دیا کہ ہاں۔ پوچھا آپ نے نو چلے لگائے ہیں؟ جواب دیا نہیں۔ اس ظالم نے کہا کہ آپکے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور خود نماز پڑھانے بڑھ گیا۔ آج کل تبلیغی جماعتوں میں ایسے ہی جُنُبِی لوگوں کا اقتدار ہے' جو مَن میں آتا ہے کرتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو ذمہ دار بناتے ہیں اور ان سے تقریریں کراتے ہیں۔ آجکل کی تبلیغ کا یہ سب سے بڑا المیہ اور فتنہ بنا ہوا ہے۔

خرد کا نام جنون رکھ دیا' جنون کا خرد...... جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ہر ایرے غیرے نتو خیرے کو تبلیغی کام کا ذمہ دار اور مبلغ و مصلح بنا دیتے ہیں۔ کتنا ہی اہم کام ہو' ایسے ہی لوگوں سے مشورہ لیتے ہیں۔ تبلیغی کام کو ان لوگوں نے ایک کھلونا بنا رکھا ہے (کھلونا کا لفظ مفتی گنگوہی صاحبؒ نے بھی استعمال فرمایا ہے (بے فہم نظام الدین والوں نے ایسا ہی بے فہم فیصلہ برما کے کام کے بارے میں کیا ہے)۔ جاہل اور بے فہم لوگوں سے مشورہ لینا اور ایسے ہی لوگوں کا شوری قائم کرنا ناجائز ہے۔ آج تبلیغ کے نام دین کیسا تھ کھلا مزاق ہو رہا ہے۔

ڈھوڈو نگے ہمیں ملکوں ملکوں' ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم
تعبیر ہے جسکی حسرت و غم اے ہم نفسو! وہ خواب ہیں ہم

ہر کام کیلئے اسکے مقام رتبہ درجات علم و فہم صلاحیت و قابلیت والے لوگ درکار ہوتے ہیں۔ تبلیغی کام کیلئے تو بڑا اسے بڑا عالم اور شیخ کی ضرورت ہے۔

ہمارے برما کے امیر جماعت تبلیغ حافظ و عالم ہیں' دیوبند و سہارنپور کے فارغ ہیں' تقریباً ۴۰ سال انہوں نے دارالعلوم رنگون میں استاد حدیث کی حیثیت سے خدمت انجام دی اور اتنے ہی سال سے تبلیغی کام کے امیر ہیں۔ بندہ کوئی ۱۱ سال تبلیغی شوری میں انکی رفاقت میں رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اس مبارک کام کے اہل و لائق ہیں۔ اسکے باوجود حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ برما کے مفتی اعظم مدظلہ کو اسکام کا سرپرست بنایا ہے۔ خوب غور کرنے کا مقام ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے فرمایا ہے کہ اسکام میں تعلیم حضرت مولانا تھانویؒ کی ہو اور طریقہ میرا ہو۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حضرت مولانا سعید احمد خان صاحبؒ نے فرمایا کہ حضرت مولانا تھانویؒ کی ایک کتاب کے مطالعہ کے بعد انکی زندگی کا رخ دین کی طرف پھر گیا۔ الحمدللہ بندہ کو بھی بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔

صد افسوس! تبلیغی مرکز ڈیوزبری کا بے فہم بے عقل ذمہ دار عمومی تعلیم میں کہتا ہے کہ فضائل اعمال کے سواء کوئی کتاب پڑھوگے تو دماغ خراب ہو جائیگا۔ دوسرا کہتا ہے کہ قرآن توڑ پیدا کرنیوالی کتاب ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تفسیریں اور کتابیں فتنہ ہیں (نعوذ باللہ)۔ اللہ ہی جانیں کہ ایسے لوگوں کا ایمان کا کیا حال ہے؟۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایسے جاہل خود گمراہ ہو کر دوسروں کو گمراہ کریں گے۔ سارا مرض اسلئے ہے کہ جسکام کیلئے یہ کام جاری کیا گیا یعنی عوام کو علماء سے جوڑ کر دین سکھانا' یہ لوگ اُس راہ سے ہٹ چکے ہیں۔ واللہ اعلم

مدیر (ابراھیم یوسف باوا تبلیغی) (۲۰۰۱: ۲۰۷)

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَاهُوَ اَهْلُهٗ کی بے شمار فضیلت

حضرت امام طبرانی معجم کبیر ۱۱/۱۶۵ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل فرمایا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف ایک بار پڑھیگا ستر فرشتے ایک ہزار دن تک ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ اس حدیث شریف میں ایک راوی ہانی بن التوکل کی کمزوری کی وجہ سے ضعف آگیا ہے' لیکن باب فضائل میں عمل کی گنجائش ہے۔ خدا کی ذات سے ثواب کی بھی امید ہے جو کہ حدیث شریف میں ہے۔

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من قال جزی اللہ عنا محمدا ماھو اھلہ اتعب سبعین کاتبا الف صباح.

(معجم کبیر ۱۱/۱۶۵، حدیث ۱۱۵۰۹، الترغیب والترھیب ۲/۳۲۹، فضائل درود شریف ٤٤)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جزی اللہ عنا محمد ماھو اہلہ پڑھیگا فرشتے ایک ہزار یوم تک ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

مستورات کی تبلیغی جماعت

سوال: کیا عورتوں کا جماعتِ تبلیغ میں مَحرم کے ساتھ عشرہ اور چلہ وغیرہ میں نکلنا درست ہے جب کہ مَحرم ہر وقت عورت کیساتھ نہیں رہتا خصوصاً شب میں ؟

الجواب از مظاہر علوم (دارِ جدید) سہارنپور

عورتوں کیلئے بہتر یہ ہے کہ تبلیغ کا کام بھی مقامی طور پر اپنی بستی میں کریں۔ ہر ہر جگہ اسکا اہتمام ہو گا تو تبلیغ کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ فقط واللہ اعلم بالصّواب

(مفتی) محمد طاہر عفا اللہ عنہ ...... (مفتی) مقصود احمد ...... (مفتی) محمد اسرار (۷ ا ربیع الاول ۱۴۲۰ھ)

ف: ﴿۱﴾ مندرجہ بالا جواب میں ہے کہ "عورتیں تبلیغی کام مقامی طور پر کریں"۔ حضرت جی مولانا انعام الحسنؒ نے بھی یہی لکھا ہے۔ الحمد للہ! آجکل جدید آلات کے ذریعہ مسجد سے نشر ہونیوالے علماء وائمہ کے بیانات گھر بیٹھے سننے کو مل جاتے ہیں۔ جہاں کہیں ایسا انتظام ہو' عورتوں کو خوب ترغیب دیجائے کہ اہتمام اور شوق سے سنیں۔ اسے ٹیپ کرلیں اور دوسری جگہ پہنچائیں ...... ﴿۲﴾ جہاں کہیں ایسا انتظام نہیں ہے' وہاں گھر کی تعلیم رکھے اور کوئی اہل علم پہنچ کر پند و نصیحت کردے ...... ﴿۳﴾ لڑکیوں اور عورتوں کی تعلیم وتربیت کا نظام سلف کی طرح گھر ہی پر ہونا چاہیئے۔ اقامت و رہائشی بنات العلوم اور عورتوں کی تبلیغی جماعت ہرگز نہ نکالی جائیں ...... ﴿۴﴾ عورتوں کی تعلیم کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے مَرد علماء کے پاس جاکر دین سیکھیں اور اہل اللہ و مشائخ کے پاس جاکر اپنے اخلاق کی درستگی کرائیں پھر یہ چیزیں اپنے گھر والوں کو سکھائیں۔ **الحمد للہ!** آج ہر ملک اور شہر میں علماء کرام موجود ہیں جن سے فیض اٹھایا جائے ...... ﴿۵﴾ بہشتی زیور اود دین کی ضروری کتابیں (خصوصاً تبلیغی نصاب کی کتابیں' بزرگوں کی تفاسیر اور دین کی اہم کتابیں خصوصاً حضرت تھانویؒ کی' بندہ کی فضائل دعاء وغیرہ) ہر جگہ آسانی سے مل جاتی ہیں۔ مَردوں کو چاہیئے کہ وقت نکال کر گھر میں تعلیم کا پابندی واہتمام کریں ...... ﴿۶﴾ قرآن کریم اور قرات کے کیسٹ ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ اسے سنکر اپنا قرآن کریم صحیح کرلیا جائے۔ اس سے بہتر کوئی کام نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سب میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے ...... ﴿۷﴾ ہر جگہ ہر زبان میں علماء کرام کی تقاریر کے ٹیپ مل جاتے ہیں۔ وہ سنے اور سنائے جائیں (خصوصاً حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ کے) ...... ﴿۸﴾ کسی جگہ کوئی اور مسئلہ در پیش آئے تو وہاں کے فقہاء سے پوچھا جائے۔ واللہ اعلم

(۲۰۰۲:۷ ۴۳)

مستورات کی تبلیغی جماعت

﴿حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کا فتوی اور اسکا جواب﴾

محترم باوا صاحب! سلامِ مسنون' مزاج شریف؟ مستورات کی جماعت کے بارے میں حضرت مفتی محمد تقی صاحب کا فتوی بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ اب آپکو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

﴿۱﴾ عورتوں کیلئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں (۱) کیونکہ عورتوں کے باہر نکلنے میں فتنے کا اندیشہ ہے اسلئے فقہاء کرام نے بغیر ضرورت عورتوں کو گھروں سے نکلنے سے منع فرمایا ہے (۲) البتہ اگر ضروریاتِ دین مثلاً نماز روزہ وغیرہ کے مسائل گھر میں معلوم نہ ہو سکیں اس کیلئے حدودِ شرعیہ میں رہتے ہوئے باہر نکل سکتی ہیں۔ آج کل چونکہ فتنہ وفساد کا دَور ہے اور بے دینی تیزی سے بڑھ رہی ہے' خاص طور پر عورتوں میں بے دینی بہت بڑھ گئی ہے اسلئے اگر عورتیں اصلاح کی غرض سے مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی کرتے ہوئے کبھی کبھی تبلیغ کیلئے جایا کریں تو اسکی گنجائش ہے لیکن اگر وہ ان شرائط کی رعایت نہ رکھیں تو انکا تبلیغ میں نکلنا بھی جائز نہیں اور وہ شرائط یہ ہیں ...... ﴿۲﴾ عورت کے شوہر یا سرپرست کی اجازت ہو ...... ﴿۳﴾ اگر سفر شرعی پر جانا ہو تو محرم یا شوہر کا ساتھ ہونا لازم ہے ...... ﴿۴﴾ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ والسلام

تبصرہ محترمی! اسلام مسنون ...... الحمد للہ خیریت سے ہوں۔ ہم حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے فتوی پر نمبر ان لگا کر نمبر واری جواب دے رہے ہیں۔ اللہ کرے صحیح ہو۔ اگر کوئی بھول پائیں تو علماء و فقہاء ہماری اصلاح کریں' احسان ہوگا۔ اللہ آپکو جزائے خیر دیں آمین۔

(۱) یہ قرآن کریم کا حکم ہے کہ عورتیں گھروں میں جم کر اور قرار سے بیٹھی رہیں (بلاشرعی وجہ گھر سے باہر نہ نکلیں) ...... (۲) یہ بات ذہن نشین رہے کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں عورتیں کئی کڑی شرائط کیساتھ دین سیکھنے کیلئے مسجدِ نبوی جاتی تھیں۔ جسطرح دین کی ضروری باتیں مردوں کیلئے سیکھنا فرض ہے اسی طرح عورتوں پر بھی فرض ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسکے علاوہ کوئی اور طریقہ دین سیکھنے کا نہ تھا۔ اسکے باوجود سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے یہ سلسلہ بند کرادیا۔ کسی ایک بھی صحابیؓ نے اعتراض نہیں کیا بلکہ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اگر حضورِ اقدس ﷺ بقیدِ حیات ہوتے تو یہ سلسلہ بند کرادیتے۔ سیدنا حضرت عمرؓ اور سیدہ حضرت عائشہؓ اور صحابہ کرامؓ سے زیادہ منشاء نبیؐ کو کون سمجھ سکتا ہے؟

دوبارہ غور کریں! اول یہ کہ دین کا سیکھنا فرض' **دوم** یہ کہ اسکے سواء کوئی اور طریقہ نہیں تھا' **سوم** یہ کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حضرت ابوبکرؓ کے دَور میں یہ سلسلہ جاری تھا' **چہارم** یہ کہ وہ دَور امن وامان کا تھا۔ "اسکے باوجود" یہ سلسلہ بند کرادینا کوئی تو بات ہے؟ اسی بناء پر جمہورِ علماء فرماتے ہیں کہ لڑکیوں اور عورتوں کی تعلیم گھر ہی پر ہونی چاہیئے تاکہ کوئی فتنہ پیدا ہی نہ ہو۔ اس میں اللہ کا حکم بھی پورا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی چاہت بھی پوری ہوتی ہے جس میں فرمایا کہ عورتیں گھر کے اندرون ترین حصہ میں نماز

پڑھیں۔ پھر اس زمانہ کے فتنوں سے کون واقف نہیں؟ دار العلوم دیوبند، جامعہ اسلامیہ کراچی کے فتاوی اور ہمارے رسائل میں خرابیوں کا ذکر موجود ہے۔

اِن باتوں کے علاوہ موجودہ دَور میں عورتوں کیلئے دین سیکھنے کے یہ ذرائع موجود ہیں

﴿۱﴾ محارم (مرد) علماء کی مجالس میں جاکر دین سیکھ کر آئے اور اپنے گھر والوں کو سکھائے۔

﴿۲﴾ ہر زبان میں عورتوں کیلئے دینی کتابیں مل جاتی ہیں۔ ان سب میں بہتر بہشتی زیور ہے۔ اگر کوئی عورت اسکا اچھی طرح مطالعہ کرلے تو وہ دین کا بہت بڑا حصہ حاصل کرلیگی۔

﴿۳﴾ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے آج کے دَور میں ہر جگہ علماء دین موجود ہیں۔ بیرون سے بھی علماء آتے رہتے ہیں۔ مساجد سے انکے بیانات و درس نشر ہوکر سکائز (ریڈیو) کے ذریعہ گھر بیٹھے سننے کو مل جاتے ہیں۔

﴿۴﴾ ہر زبان میں علماء ربانی کے بیانات کے audio ٹیپ مل جاتے ہیں۔

﴿۵﴾ کوئی مسئلہ ایسا ہو جو مقامی عالم نہیں بتلا سکتا یا کتابوں سے سمجھ میں نہیں آتا تو دار العلوم میں دار الافتاء اسی مقصد کیلئے قائم کیا جاتا ہے کہ لوگوں کے سوالات کا جواب دیں۔ ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

﴿۶﴾ عورتوں کو دین سکھانے کا ایک انتظام یہ ہے کہ کسی پردہ دار گھر پر عورتیں جمع ہو جائیں اور کوئی عالم چند ساتھیوں کیساتھ مقررہ وقت پر وہاں پہنچ کر پند و نصیحت کردے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔ سندہ نے یہ سلسلہ رنگون (۱۹۶۵ء) اور گلاسٹر (۷۴ء۱۹) میں اپنے گھر سے شروع کیا ہے۔

یہ سارے شرعی و مفید ذرائع ہونے کے باوجود دین سیکھنے سکھانے کے بہانے عورتوں کو گھروں سے باہر نکالنا بہت بڑا جرم اور فتنہ ہے۔

کوئی ۱۰۰ علماء کرام و فقہاء نے شاید اسی باتوں کو مد نظر رکھ کر "مستورات کی تبلیغ جماعت" کو ناجائز مردود بدعت فتنہ غیر مطلوب ناپسندیدہ اور **حرام** فرمایا ہے اور یہ قرینِ قیاس بھی ہے۔ سندہ ناچیز کے خیال میں مندرجہ بالا شرعی و مفید ذرائع ہوتے ہوئے کسی شرط کیساتھ بھی مستورات کی جماعت کا جواز نہیں دینا چاہیئے۔ ہاں! اگر کہیں یہ ذرائع نہ ہوں تو وہاں کے فقہاء شریعت کی روشنی میں اپنا فیصلہ کرلیں۔

یاد رہے کہ اِن شرعی ذرائع کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کیا جائیگا، ہمارے نزدیک وہ کھلی گمراہی اور حرام کام میں مبتلاء ہوگا۔ من مانی کرنیوالوں کو انگلی دی گئی تو وہ کلیاں پکڑلیں گے اور دین و شریعت کا جنازہ نکال دیں گے۔ حضرت مولانا تھانویؒ اور حضرت شیخ الحدیثؒ لڑکیوں کے مدارس کے بھی خلاف تھے۔ ہم نے خود برائیوں کا مشاہدہ اور تجربہ کیا ہے اور بے شمار غلط کام سامنے ارہے ہیں مثلا بڑے تبلیغی ذمہ دار نے عورتوں کی مجلس میں کہا کہ تم تبلیغ میں ضرور نکلو۔ اگر تمہارے شوہر نہ جاسکیں تو دوسرے محرم کیساتھ نکلو اور اگر وہ منع کریں تو انکی بات نہ سنو۔ یہ ترغیب مولانا الیاسؒ کے ملفوظ ۱۵۰ کے خلاف ہے۔ کیا یہ کام اتنا ضروری ہو چکا ہے کہ شوہروں کیساتھ بغاوت کرنے کی دعوت دی جائے؟...... چھ ماہ کی دودھ پیتی بچی کو چھوڑ کر نکلا جائے؟

ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہرگز کسی شرط کی رعایت نہیں کریں گے۔ انکو تو بس جواز کا فتوی چاہیئے چاہے لنگڑا لولا ہی کیوں نہ ہو...... بلکہ تجربہ و مشاہدہ ہے کہ یہ لوگ فقہاء کے فتاوی کے خلاف تبلیغی کام کرتے آئے ہیں، کررہے ہیں اور کرتے رہیں گے حتی یہ کہ اللہ انکو ہدایت دیں یا علماء اٹھ کر انکو جھنجوڑیں اور شدومد کیساتھ انکے منکرات کی روک ٹوک کریں یا یہ کام علماء کرام اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔ واللہ اعلم

اسلاف میں کئی باتیں (شبینہ مولود شریف وغیرہ) رائج تھیں اور وہ شرعی اعتبار سے جائز بھی تھیں لیکن جیسا جیسا دَور گزرتا گیا اور برائیاں وجود میں آنے لگیں تو فقہاء نے بدعت کہہ اور لکھ کر منع کردیا۔ مستورات کی جماعت تو کسی بھی زمانے میں رائج نہیں تھی اور نہ ہی اس کیلئے شرعی و عقلی دلیل ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسکی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے پھر جو برائیاں ظہور میں آچکی اور آرہی ہیں اسکا جواز ملنا تو بہت دُور کی بات ہے، اسے فوراً بند کردینا اور کرادینا چاہیئے ورنہ بہت بڑا فتنہ پیدا ہوگا۔ اسکے ذمہدار تبلیغ والوں کے علاوہ علماء بھی ہونگے جو منکرات کی روک ٹوک نہیں کرتے۔ واللہ اعلم

اللہ تعالی سب کو دین کی صحیح سمجھ اور عمل عطاء فرمائیں آمین

(195:2001)

معاشرت نبوی ﷺ

"حضور ﷺ کی معاشرت کی بنیاد پاکیزگی، سادگی اور حیا پر ہے۔ اور یہودی و نصاریٰ کی لائی ہوئی معاشرت کی بنیاد بے حیائی، اسراف و تعیش پر ہے۔ تمہیں ان کی معاشرت پسند آنے لگی جنہوں نے تمہارے اسلاف کے خون بہائے، عصمتیں لوٹیں، ملک چھینے اور اب بھی تمہیں امداد دے کر اس طرح پال رہے ہیں جس طرح تم مرغیاں پالتے ہو (یعنی ذبح کرنے کے لیے)۔ اور جس نے تمہارے لیے خون بہایا، دانت شہید کرائے، حمزہؓ جیسے چچا شہید کرائے، تمہارے لیے راتیں جاگتے گزاریں، ان کی معاشرت تمہیں پسند نہ آئی۔

دوستو! حضور ﷺ کی معاشرت بھی قیامت تک کے لیے ہے جیسے ان کی نبوت قیامت تک کے لیے ہے۔ جب تم میں نورِ ایمان آئے گا تو تمہیں حضور ﷺ کی معاشرت کی ایک ایک چیز پیاری لگے گی۔

آج خیر و شر، نیکی و بدی کا امتیاز تک باقی نہیں رہا۔ اگر آج کے دور میں ہم سب مل کر یہ کام انجام دے لیں کہ امت خیر و شر میں امتیاز کرنے لگے تو بڑا کام ہو جائے۔"

مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ

ماہنامہ الفاروق کراچی

کیا عورتوں کا تبلیغ میں نکلنا جائز ہے؟

الجواب: نہیں! جیسا کہ اس مسئلہ میں اکابر افتاء کے فتاوی موجود ہیں چنانچہ استاذنا حضرت مولانا مفتی محمد یحیٰ صاحب سہارنپوریؒ تقریباً ۴۴ سال قبل تحریر فرما چکے ہیں کہ عورتوں کو تبلیغی جماعت بنا کر باہر جانا فتنہ سے خالی نہیں خصوصاً اس زمانہ میں اسلئے عورتوں کو تبلیغ کیلئے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ نہ اپنے شہر کے دوسرے محلوں میں جانا بہتر ہے (فتاوی مظہریہ ج ۱۹۷-۲)۔

نیز (مفتی اعظم حضرت) مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلویؒ، (حضرت) مفتی سید مہدی حسن صاحبؒ، حضرت مولانا سید عبداللطیف صاحبؒ، حضرت مفتی سعید احمد اجراڑوی صاحبؒ، حضرت مفتی مظفر حسین صاحب المظاہری صاحب مدظلہ، حضرت مفتی عبد القدوس رومی صاحب مدظلہ کے فتاوی ایک مستقل رسالہ "عورتوں کی تبلیغی جماعت کا شرعی حکم" میں شائع ہو چکے ہیں من شاء فلیطالع...... نیز دارالعلوم دیوبند سے بھی عورتوں کو تبلیغ کیلئے باہر ادھر اُدھر جانے کو واجب الترک قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیر آبادی مدظلہ کا یہ فتوی (مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند) حضرت مفتی محمد نظام الدین اعظمیؒ کی تصدیق کیساتھ چھپ گیا ہے۔ مفتی صاحبؒ نے اس طریقہ مروّجہ کو قطعاً ممنوع و ناجائز اور من احدث فی امرنا هذا ما ليس منه فهو رد (الحدیث) میں داخل فرمایا ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

(مفتی) محمد اللہ غفرلہ و (مفتی) عبدالمجید علی (دارالافتاء مظاہر علوم سہارنپور ۔ ۴۔ ۱۴۲۲ھ) (۲۰۰۲: ۴۲۱)

نوٹ: "عورتوں کی تبلیغی جماعت اور مدرستہ البنات" کے بارے میں شریعت کی روشنی میں کوئی ۱۰۰ فتاوی عدم جواز کے شائع ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں ذیل کی کتابیں منگوا کر پڑھیں۔ ﴿۱﴾ اکرام مسلمات (مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ)۔ ﴿۲﴾ کشف الغطاء عن تبلیغ النساء (شیخ التفسیر و الحدیث وصدر مفتی دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا سیف اللہ مدظلہ)۔ ﴿۳﴾ اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء (شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ بلوچستانی مدظلہ)۔ ﴿۴﴾ عورتوں کی تبلیغی جماعت کا شرعی حکم (اکابر مفتیان ہند کے فتاوی کی روشنی میں)۔ ﴿۵﴾ مدارس نسواں (حضرت مفتی محمد نعیم مظاہری مدظلہ)۔ ﴿۶﴾ ماہنامہ التبلیغ کے درجنوں شمارے (مدیر: ابراہیم یوسف باوا تبلیغی مدظلہ) وغیرہ یکم مارچ ۲۰۰۳ء

یاد رکھو کہ وارث الانبیاء کے فتاوی کے خلاف کام کرنا گمراہی ہے اور شریعت کی باتوں
کے خلاف ضد کرنا کفر ہے۔ (لاد) اللہ ہمارے دین و ایمان کی حفاظت فرمائیں آمین

اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء

﴿ نسائی تبلیغی جماعت کے بارے میں فقہاء کے فتاوی ﴾

(مصنف: مولانا عطاء اللہ بن عبد القیوم مدظلہم، خضدار، بلوچستان)

آپکا مختصر لیکن جامع کتابچہ اور برطانیہ سے شائع ہونیوالا ماہنامہ "التبلیغ" کے کئی شماروں میں "نسائی تبلیغی جماعت" کے بارے معلومات حاصل ہوئیں۔ آج کے نازک دور میں جبکہ **اسلام** کے نام کئی برائیاں ظہور میں آرہی ہیں، ان میں ایک بڑی برائی اور لعنت نسائی تبلیغی جماعت کی ہے۔ اس غیر شرعی اور غیر عقلی کام کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اول یہ کہ عورتوں کا معاملہ بڑا نازک ہوتا ہے۔ انکو گھر سے باہر نکالنا ہی بڑا فتنہ ہے۔ عقل سلیم رکھنے والے سوچ سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تاکید و پیغام تو یہ ہے کہ "عورتیں گھر کے اندرون ترین حصہ میں نماز پڑھیں" اور تبلیغ والے عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ٹرینوں، ہوائی جہازوں، سڑکوں، سٹیشنوں اور ہوٹلوں میں نماز پڑھا کر دین و ایمان کا جنازہ نکال رہے ہیں۔ دوم یہ کہ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے عورتوں کو مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے سے روکا اور جمہور علماء کا یہی مسلک اور فتوی ہے۔ تبلیغ والے تو اب عورتوں کو غیر محارم اور بلا محارم جماعتوں میں نکالتے ہیں۔ علماء کی خاموشی تعجب خیز ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالی جزائے خیر دیں سابق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا رشید احمد لدھیانویؒ (اکرام مسلمات) اور شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی صاحب (کشف الغطاء عن تبلیغ النساء) اور باوا صاحب کو کہ انہوں نے بھی اس سلسلہ میں اپنا عظیم ترین فریضہ اداء کیا ہے۔ اس فتنہ کو روکنے کیلئے ہر مقام کے علماء پر فرض ہے کہ تقریری و تحریری طور پر اسکار د کریں اور عورتوں کی تعلیم و تربیت کے جو شرعی ذرائع ہیں، وہ بتلائیں۔ کہیں پڑھا ہے کہ شہید اسلامؒ کا قول ہے کہ "سو گمراہیوں کی ایک گمراہی یہ ہے کہ آدمی کا اعتماد سلفِ صالحین پر سے اٹھ جائے"۔ کیا کوئی شخص یہ بتلا سکتا ہے کہ سلفِ صالحین میں سے کسی نے اپنی مستور کو دینی تعلیم کیلئے گھر سے باہر نکالا ہو؟۔ میں تو یہاں تک کہونگا کہ کسی بھی تبلیغی اکابر و حضرت جی نہ اپنی مستور کو تبلیغ میں بھیجا ہے اور نہ ساتھ لے گئے پھر یہ جماعت کیسی؟ اگر یہ کہا جائے کہ یہ شیطان کی پیداوار ہے تو بجا ہوگا کیونکہ دارالعلوم دیوبند اور جامعہ علوم الاسلامیہ کراچی کے فتاوی میں کچھ ایسی باتیں آچکی ہیں اور یہ بھی سنا گیا کہ guyana, West Indies میں ایک نسائی جماعت کیساتھ کچھ نازیبا حرکت ہوئی۔ والسلام۔

(مولانا) ابو معاویہ (۲۰۰۲: ۲۷۶)

تبصرہ ﴿۲﴾ : بعد حمد و ثناء اور دعاء سلام...... آپکا "اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء" پڑھ کر دل کو جام شیریں سے ٹھنڈا کیا۔ آپنے کافی شواہد و دلائل پیش کیا ہے جو طالبانِ حق کیلئے ہمارے لئے باعث نعمت ہے۔ یقیناً آپ خراجِ تحسین کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم دیں اور لوگوں کو عمل کی توفیق دیں آمین۔

۔ مولانا عبدالسلام ہگیشکور

تبصرہ ﴿۳﴾ : میں ایک مدت دراز سے اضطرابی اور بے چینی کی حالت میں سوچ رہا تھا کہ (نسائی تبلیغی جماعت والوں کا) اس قبیح فعل کو کس طرح روکا جائے اور اس کیلئے کونسی راہ اختیار کی جائے جس سے یہ لوگ اپنے برے فعل سے باز آجائیں اور حجت بھی تام ہو جائے۔ میں نے اپنے طور پر چند بھائیوں سے عرض بھی کیا تھا کہ...... عورتوں کو "مستورات کی تبلیغی جماعت" میں لیجانا ناجائز اور حرام ہے اور اس کیلئے قلمی جہاد کیا جائے...... اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ آپکی مبارک کتاب ہاتھ لگی اور دل کا دَرد و غم دُور ہو کر سکون و اطمینان ہوا۔ الحمد للہ! آپ کی کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ کریم آپکو اجر دارین دیں اور لوگوں کو ہدایت دیں آمین (مولانا محمد اکبر)

تبصرہ ﴿۴﴾ : آپکی مبارک کتاب "اقوال الفقہاء فی تبلیغ النساء" کا نسخہ حاصل ہو کر دل باغ باغ ہو گیا۔ عورتوں کی تعلیم و تربیت گھریلو سطح تک محدود رکھنا چاہیئے۔ یہی شریعت کے مزاج کے موافق ہے۔ موجودہ دَور میں تو اسکا بہت ہی خیال رکھنا چاہیئے کہ عورتیں تبلیغ کے بہانے گھر سے نکل کر نفس و شیطان کا لقمہ نہ بن جائیں۔ پتہ نہیں علماء اپنا حق کیوں اداء نہیں کرتے؟ ہمارے علماء کے قلوب میں خدا کے بجائے بندوں کا خوف آگیا ہے اسلئے حق باتیں کہنے کی ہمت نہیں رہی۔ اسی وجہ سے ہمارے معاشرے میں ہر قسم کی برائی پکڑتی جارہی ہے۔ ماشاء اللہ آپ نے بڑی جرات مندی کا اظہار کیا ہے۔ اللہ سب کو اپنا حق اداء کرنے کی توفیق دیں آمین۔ والسلام

"مستورات کی تبلیغ جماعت"

کوئی ۱۰۰ قدیم و جدید مشہور علماء اور دار العلوم کے فتوے اور تحریریں ہیں کہ نسائی تبلیغی جماعت ناجائز۔ غیر مطلوب۔ غیر ضروری۔ بدعت۔ فتنہ۔ مَردُود اور حرام ہے۔ اب تو یہ لوگ عورتوں کو بلا محارم اور غیر محارم نکالتے ہیں حالانکہ شرعی حکم یہ ہے کہ ایک عورت بلا محرم فرض حج کیلئے بھی نہیں جاسکتی۔ **ادارہ** سے تفصیل حاصل کریں۔